قندیلِ نور

مجموعۂ حمد و نعت

سیّدہ پروین زینبؔ سروری



قندیلِ نور

نام کتاب : قندیلِ نُور

از قلم : سیّدہ پروین زینب سروری

سنِ اشاعت : 2020ء

طابع : مکتبہ جدید

تعداد : 1,000

مِلنے کا پتہ:

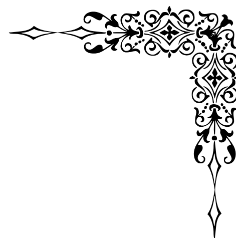
جناب چیف جسٹس عبدالکریم خان کنڈی (مرحوم)

مکان نمبر 32، گلی نمبر 63، ایف ٹین 3، اسلام آباد۔ پاکستان

Email: pasarwari@gmail.com

http://www.facebook.com/parveen.sarwari

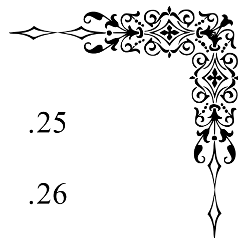

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

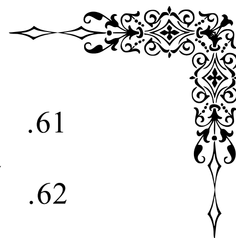


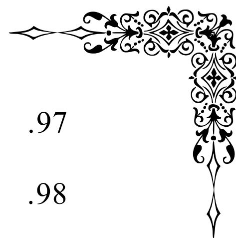
فہرست

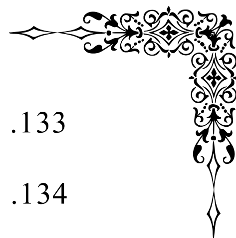
حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ و مناجات

نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم









منقبات

اِنتساب

اِن پاک ہستیوں کے نام

دادا جان بزرگوار، سُلطان الفقر، امامِ شریعت وطریقت، شمعِ زُہد وہدایت

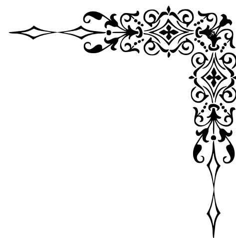
حضرت فقیر نُور محمد سروری قادریؒ

والدِ محترم، سُلطانِ معرفت وتوحید، محرمِ اسرارِ الٰہی، آفتابِ کرم واحسان

حضرت فقیر عبد الحمید سروری قادریؒ

والدۂ گرامی، سیّدہ بی بی زرینہ گُل سروریؒ

جن کی دُعاوں اور فیضانِ نظر کے طُفیل آج میں اِس مقام پر ہوں



اظہارِ مسرّت

وزارتِ مذہبی اُمور، حکومتِ پاکستان کی جانب سے سیرت ایوارڈ ملنے پر اپنی والدہ محترمہ سیّدہ پروین زینب سروری صاحبہ کو صمیمِ قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ اُردو نعت گو شعرا میں وہ سعید رُوح ہیں جن کا کلام اُن کے نام کو معتبر بناتا ہے اور پڑھنے والے کے ذوق کی تربیّت اور تصدیق بن جاتا ہے۔ آپ کا کلام ایک ایسی متاعِ بے بہا ہے جس پر اُردو شاعری ہمیشہ ناز کرے گی۔

نعت گوئی بلاشبہ آپ کا شعری اختصاص ہے۔ آپ کا منفرد، مؤدبانہ اور عقیدت مندانہ انداز آپ کی شناخت کا روشن حوالہ ہے۔ نعت جیسے مقدّس موضوعِ سخن سے آپ کی گہری اور سنجیدہ وابستگی آپ کے نام کو معتبر بناتی ہے۔ آپ کا کلام اور شخصیّت دونوں یکساں طور پر لائقِ ستائش ہیں۔ آپ کا مخصوص لب ولہجہ عصرِ حاضر کی شعری آوازوں میں آپ کی انفرادیت کو نمایاں کرتا ہے۔

اِس حقیر کو نہایت مسرّت ہو رہی ہے کہ آپ کا نیا مجموعۂ حمد و نعت ''قندیلِ نُور'' ایک بہترین ادبی فن پارہ کی صورت میں اُردو دان طبقہ کے سامنے لایا جارہا ہے جو یقیناً اُردو ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ اربابِ علم و فن اِس کتاب کو قیمتی اَدبی اثاثہ سمجھ کر پزیرائی کریں گے۔

کامران کریم کنڈی

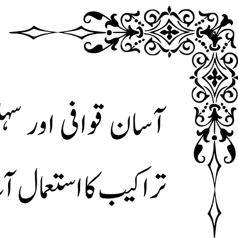
سعودی عرب

قندیلِ نُور کا اجمالی جائزہ

قادر الکلام شاعرہ، استادہ اور شیخہ سیّدہ پروین زینبؔ سروری صاحبہ کا نیا مجموعۂ حمد و نعت کا بیش بہا تحفہ موصول ہوا، گویا دولتِ ہفت اقلیم عطا کر دی ہو۔ کلام کو چوما اور آنکھوں سے لگایا، روشنئ دیدہ و دل میں اضافہ ہوا۔ اظہارِ تشکر کے لیے الفاظ ساتھ نہیں دے رہے۔ آپ کا نیا مجموعۂ کلام میرے لیے سرمۂ نظر ہے۔ اِس فقیر پر آپ کی محبّت، التفاتِ خیر اور خلوصِ بیکراں ہے۔ اِسی سلسلۂ خلوص کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے ''قندیلِ نُور'' کے بارے میں مجھے اپنے تاثرات اور تبصرہ لکھنے کی سعادت بخشی ہے۔

سیّدہ پروین زینبؔ صاحبہ کا شمار پاکستان کے نامور نعت گو شعرا میں سے ہے، جن کی نعت گوئی مختصر عرصہ میں مقبولیّت حاصل کر چکی ہے۔ اِس سے قبل آپ کے دو نعتیہ مجموعے ''تسبیحِ نُور'' اور ''حریمِ نُور'' زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں، جن کو عالمی سطح پر پذیرائی ملی ہے۔ یہ دو مجموعے آپ کے شغفِ نعت اور جذبۂ شیفتگئ رسولِ کریم ﷺ کے ترجمان ہیں۔

نعت گو شعرا میں آپ ایک ممتاز مقام رکھتی ہیں۔ آپ ایک عابدہ شب زندہ دار ہیں۔ اصول و فروعِ دین پر کاربند رہنے کے ساتھ ساتھ آپ آقا حضور صلوات اللہ علیہ کی حمد و ثنا کو بھی عبادت کا درجہ دیتی ہیں۔ ''قندیلِ نُور'' میں آپ نے اپنی فکر و نظر کے پُھول کِھلائے ہیں اور اِن پُھولوں کو چُن کر اِس حُسنِ ترتیب سے سجایا ہے کہ اِن پر بہارِ صد رنگ کا گمان ہوتا ہے۔ اشعار کی جلوہ گری افکار و اَذہان کو اپنی دل آویزیوں میں گم کر دیتی ہے۔ ''قندیلِ نُور'' آپ کی قادر الکلامی کا مظہر ہے۔ شوکتِ الفاظ، شکُوہِ بیان اور اسلوب کی بلند آہنگی کے سبب یہ بلاشبہ ایک ادبی اور رُوحانی شاہکار ہے۔ نعت گوئی آپ کا ذوق ہی نہیں بلکہ پوری زندگی ہے۔ آپ نے اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کو فروغِ نعت کے لیے وقف کر دیا ہے اور نعت کے ہر موضوع، فن اور اسلوب میں وسعت اور تنوّع پیدا کیا ہے۔ آپ خوبصورت بحروں،



آسان قوافی اور سہل لب و لہجہ میں اپنے جذبات کا اظہار کرتی ہیں۔ سادگئ بیان اور مانوس الفاظ و تراکیب کا استعمال آپ کی نعت کی خصوصی خوبی ہوتی ہے۔

آپ کی نئی کاوش ''قندیلِ نُور'' سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بیشمار فضیلتوں کا ایک دل آویز مرقّع ہے جس میں آپ نے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی صفات، اصلی محامد اور رُوحانی کمالات کو عقیدت اور محبّت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اپنے نئے مجموعے میں آپ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار اور سعادت و برکات پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی ہے، جن کے اجمالی تذکرے کا احاطہ بھی مشکل ہے۔ نئے کلام میں رنگوں، خوشبوؤں اور امواجِ نُور کی کائنات بسی ہوئی ہے۔ جو نئے رنگوں میں کِھلتی، پُھولتی اور پھیلتی جارہی ہے۔ ''قندیلِ نُور'' آپ کی فکری عظمتوں، خیال آفرینیوں اور علم و فکر کا واضح ثبوت ہے۔

آپ ایک کہنہ مشق شاعرہ ہیں۔ ''تسبیحِ نُور''، ''حریمِ نُور'' اور ''قندیلِ نُور'' آپ کی شعری تصانیف ہیں۔ آپ نے اپنے خَلّاقِ تخیّل اور طرزِ اسلوب سے سیرتِ مبارکہ کو نہایت خوبصورتی سے نظم کیا ہے۔ آپ کی شاعری میں آپ کا دل کارفرما ہوتا ہے۔ آپ کی طبیعت کی اُٹھان اور شاعری کا رُجحان رُوحانی نوعیت کا ہے۔ اِسی لیے آپ کی شاعری پاکیزہ جذبات اور صالح احساسات کی مرہونِ منّت ہے۔ آپ کے کلام کے شہ پاروں میں عقیدت کا نُور جگمگاتا ہوا دِکھائی دیتا ہے۔ اِسی خاطر آپ کے مجموعے نُور کے نام سے موسُوم ہیں۔

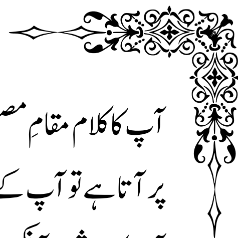
آپ کے جذبات اور احساسات اور اظہارِ خیالات کا رخِ اوّلین اللہ جل جلالہ کی طرف ہے اور اُس کے بعد آپ کی زندگی سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے منوّر ہے۔ حمد نگاری اُردو کی ایک مقبول اور اہم صنعت بن چُکی ہے۔ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ جب تک دل میں محبّتِ الٰہی جل جلالہ کا سمندر موجزن نہ ہو، دل آویز اور رُوح پرور حمد تخلیق نہیں ہوتی۔ آپ کو نعت گوئی کے ساتھ ساتھ حمد گوئی پر بھی کامل دَسترس حاصل ہے۔ آپ کے اشعار سے یہ حقیقت آشکارہ ہے کہ آپ رب العالمین جل جلالہ کی سچی مدّاح ہیں۔ اِسی لیے

آپ کی حمد پڑھنا نہ صرف باعثِ خیر وبرکت ہے بلکہ قاری پر صِدق و صَفا، انوار وضیا اور نُورِ خدا کے اَسرار و رَموز کھُلتے چلے جاتے ہیں۔

علم و عرفان اور فکر و وجدان آپ کو میراث میں عطا ہوئے ہیں۔ اِسی لیے آپ کے اشعار میں صُوفیانہ تصوّرات کا بڑا دخل ہے۔ الفاظ کی لطافت، الفاظ کے معنوی حُسن کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ آپ کی حمد پڑھنے والوں پر وجد طاری کر دیتی ہے۔ کیونکہ کلام میں ''الا بذکر اللہ تطمئن القلوب'' کا اثر ہے۔ حمد کے چند اشعار قارئین کے نذر ہیں:

ہر نفس، وُسعتِ عالم پہ ہے رحمت تیری	مجھ گنہگار پہ ہے چشمِ عنایت تیری
دل نے محسوس کیا، شوق نے رستہ دیکھا	عقل کیا سمجھے زمانے میں حقیقت تیری
دشت وصحرا میں، چناروں میں، چمن زاروں میں	ہر جگہ ہم کو نظر آتی ہے قدرت تیری

آپ نے اُردو نعت کو نُدرتِ اَسلوب اور جدّتِ فکر و فن سے آشنا کیا ہے۔ آپ کے نعتیہ کلام میں زبان و بیان کی شگفتگی اور قادر الکلامی نظر آتی ہے۔ آپ کے اشعار سوزِ قلبی کے غماز اور جذبۂ عقیدت کے ترجمان ہیں۔ آپ کے ہاں جذبۂ عشقِ رسول ﷺ اپنی پوری اثر آفرینی کے ساتھ جلوہ گر دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے اپنے عشق و گداز اور وارفتگیٔ شوق کا جس مہارتِ فن اور نُدرتِ بیان کے ساتھ اظہار کیا ہے، اِس کی بِنا پر آپ عصرِ حاضر کی صفِ اوّل کے نعت گو شعرا میں سے ہیں۔ آپ نے تمام زندگی صرف نعت ہی لکھی ہے اور عمر بھر دیارِ رسول ﷺ میں حاضری کے لیے تڑپتی رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی نعتیں زبان زدِ عام ہیں اور کوئی بھی تذکرۂ نعت آپ کے نام کے بغیر نامکمل ہے۔ اللہ جلّ جلالہٗ کے کرم سے آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے نعت گوئی کو اپنا شعار بنا کر خود کو تادمِ زیست مِدحتِ رسول ﷺ کے لیے وقف کر دیا ہے۔ آپ کا رحجان تصوّف کی طرف ہے اِس لیے آپ نے اپنی ساری زندگی حمد و نعت اور مناقِب لکھتے لکھتے بسر کر دی ہے۔



آپ کا کلام مقامِ مصطفٰی ﷺ کی رِفعتوں کا ترجمان ہے۔ آقا حضور ﷺ کا نام جب بھی آپ کی زبان پر آتا ہے تو آپ کے احساسات کے نہاں خانوں سے درُود و سلام کے دِلپزیر زمزمے پھوٹنے لگتے ہیں۔ آپ کا ہر شعر آنکھوں پر رکھنے کے قابل ہے۔ کچھ اشعار ملاحظہ فرمائیے:

ایک نسبت کا سرشتہ ہے، نبیؐ کی مِدحت — مِہر و بخشش کا وسیلہ ہے، نبیؐ کی مِدحت
بھیجتے رہتے ہیں عُشّاقِ نبیؐ اُن پہ درُود — قُدسیوں کا بھی ترانہ ہے، نبیؐ کی مِدحت
دِل کے قرطاس پہ لِکھی ہے یہ کب سے میرے — بخت ہے، میرا نوشتہ ہے، نبیؐ کی مِدحت

چند اور اشعار دیکھیے:

ایک ایک ادا، نُور سراپا نظر آئے — تُوؐ نُور ہے، کیسے ترؐا سایہ نظر آئے
خالق نے تجھےؐ نُور میں ڈھالا ہے مجسّم — انوار میں ڈوبا ترؐا روضہ نظر آئے
ایسی ہے تڑپ چاہنے والوں کے دلوں میں — ہر چیز مدینے کی مسیحا نظر آئے
زینبؔ ترے اخلاص کی دے گا نہ گواہی — وہ شخص کہ جو بندہ رِیا کا نظر آئے

آپ کی نعتوں کے مطالعے سے زبان کی ترقی کے علاوہ نعتیہ غزل کے اندازِ پزیرائی کا احساس ہوتا ہے۔ آپ بڑی سادگی کے ساتھ غنائیہ لہجے میں حسین نعتیں تخلیق کرتی ہیں۔ جن میں خوبصورت الفاظ عقیدت کی زبان میں محبّت کے باغات کی تصویر کشی کرتے ہیں۔ آپ کی دَرج ذیل نعتیہ غزل آپ کی شاعری کے اِرتقا کے ساتھ ساتھ آپ کے نعتیہ کلام کی تاثراتی سربلندی کی ترجمان ہے۔

چار سُو چھائی ہے رحمت کی گھٹا، آج کے دن — صبحِ نو دیکھ ہوئی رُوح فزا، آج کے دن
جشنِ مولود منائیں گے سدا، آج کے دن — مدح و توصیفِ نبیؐ ہو گی ادا، آج کے دن
نُور ہے ارض و سماوات کی پہنائی میں — ساتھ ہے پھر سے بہاروں کے صبا، آج کے دن
آمدِ نُورِ الٰہی ہے بشر کی صورت — ہے فضا جھومتی، بے خود ہے ہوا، آج کے دن

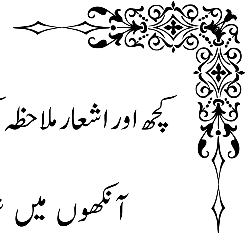
چند اور اشعار قارئین کے ذوقِ سلیم کی نذر ہیں:

رہتا ہے مدینے میں عنایات کا موسم ہر لمحہ عیاں کشف و کرامات کا موسم
سب ختم ہوا ظُلمت و آفات کا موسم ہے جب سے ترے نُور کی برسات کا موسم
مخمور ہے وادی کی فضا آمدِ شہؐ سے مسحور کرے ذکر بھری رات کا موسم
اُمّت میں رسولِ عربیؐ کے ہیں جو زینبؔ ہے اُن کے لیے فخر و مباہات کا موسم

آپ کے دُرود و سلام حکمِ خداوندی کا ایک شرعی انداز ہے، جو آپ کی زبان اور قلم سے ایک نغماتی اظہار کی صورت میں متولّد ہوتا ہے۔ نعت گوئی مصوّرِ حقیقی کے سب سے بڑے شاہکار کی تحسین ہے۔ آقا حضور ﷺ نقّاشِ ازل کا بہترین نقش ہیں۔ جو دیکھنے والا اُن کے حُسن و جمال کی داد دیتا ہے، وہ دراصل مصوّرِ حقیقی کے جذبۂ رحمت اور لُطفِ بے نہایت کو جوش میں لاتا ہے۔ گویا نعتِ رسول ﷺ رضائے الٰہی جل جلالہ کے حصول کا ایک معتبر اور مُستند ذریعہ ہے جو رضا و جزا سے بڑھ کر ہوا کرتی ہے۔

آپ کے حمد و نعت کے مجموعے اُردو ادب کے گلہائے نو بہار ہیں۔ آپ عقل و خِرد کی نہیں عشق و سرمستی کی شاعرہ ہیں۔ نعت گوئی آپ کے لیے سرمایۂ افتخار ہی نہیں، دل و جان کا قرار بھی ہے۔ آپ نے اپنے کلام میں نُورانیّتِ محمد مصطفٰی ﷺ کی جلوہ باریوں اور شکل و شمائل کی حُسن افروزیوں کو خوبصورتی سے قلم بند کیا ہے۔ اِس ضمن میں چند اشعار پیش ہیں:

کس نُور کی آمد ہے مدینے کی فضا میں خوشبو ہے کہ انوار کی ٹھنڈک ہے ہَوا میں
وہ جس کو براہیمؑ نے مانگا تھا دُعا میں محبوبِ خُدا ہم کو ملا اُس کی جزا میں
نبیوں کے صحیفے بھی یہ دیتے تھے گواہی تھی آپؐ کی آمد کی خبر ارض و سما میں
تاباں ہے زمانوں کی جبیں جس کی ضیا سے وہ شمع جلائی ہے محمدؐ نے حرا میں



کچھ اور اشعار ملاحظہ کیجیے:

آنکھوں میں شہرِ نُور کے منظر سما لیے ‏ ‏ ‏ ‏ وجد و سُرور و کیف کے ساگر سما لیے

یادِ حبیبؐ کے کئی مہکے ہوئے گُلاب ‏ ‏ ‏ ‏ گُلشن میں دِل کے شافعِ محشر سما لیے

آنکھوں میں ثبت گُنبدِ خَضرا کا نُور ہے ‏ ‏ ‏ ‏ جلوے حرم کے رُوح کے اندر سما لیے

موجِ صبا نے روضۂ اقدس پہ جھُوم کر ‏ ‏ ‏ ‏ دامن میں خُوشبوؤں کے سمندر سما لیے

آپ ایک بلند نگاہ، معاملہ فہم، لطیف الاحساس اور صاحبِ تخیّل شاعرہ ہیں۔ آپ کے ہاں نعت ایک ایسی تخلیقی جہت پیدا کرتی ہوئی نظر آتی ہے جہاں حُسنِ موضوع، جذبے کی صداقت اور شکوہِ الفاظ سے جاوداں نعت وجود میں آتی ہے۔ آپ نے اپنے کلام سے دنیائے نعت میں اتنی روشنی بکھیر دی ہے کہ وقت کی گردِ اِسے دُھندلا نہ پائے گی۔ آپ محسنِ انسانیّت ﷺ کی تعریف وثنا میں مُدام نغمہ ریز ہیں۔ اِس حوالے سے آپ کا نذرانۂ عقیدت ملاحظہ ہو:

کیف ہے، اک سرخُوشی ہے مصطفٰےؐ کے نام سے ‏ ‏ ‏ ‏ خوبصورت زندگی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

ذاتِؐ اقدس پر ہے قرباں ہر دو عالم کا جمال ‏ ‏ ‏ ‏ حُسن ہے، کیا دلبری ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

کب ستاروں کے تھے جُھرمٹ سینۂ افلاک پر ‏ ‏ ‏ ‏ بزمِ انجم سج گئی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

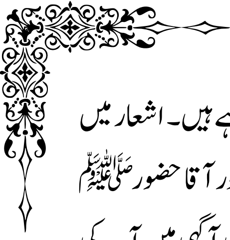
جھلملاتے چاند تاروں میں کہاں تھی روشنی ‏ ‏ ‏ ‏ یہ چمک یہ روشنی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

آپ کا کلام جمالِ رسول ﷺ کے تذکار سے بھرا پڑا ہے۔

دونوں جہاں ہیں احمدِؐ مختار کے سبب ‏ ‏ ‏ ‏ روشن ہیں اُنؐ کے رُوئے پر انوار کے سبب

اعمال پر کسی کو نہ اترانا چاہیے ‏ ‏ ‏ ‏ جنّت ملے گی، الفتِ سرکارؐ کے سبب

زینبؔ یہ زیب وزینتِ گُلشن، یہ رنگ وبُو ‏ ‏ ‏ ‏ ممکن ہوئے ہیں سیدِؐ ابرار کے سبب



آپ کے کلام میں سراسر محبّت و عقیدتِ رسول ﷺ کے نعرہ ہائے قُدسی گونج رہے ہیں۔ اشعار میں فن کی پختہ کاری، زبان کی لطافت اور اظہار کی نُدرت ہے۔ آپ کے دِل کی تڑپ اور آقا حضور ﷺ سے وابستگی بہت سے خوبصورت اشعار کی تخلیق کا سبب بنی ہے۔ عشقِ رسول ﷺ کی آگہی میں آپ کی رُوحانی ترفّع کی داستان ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ ہمہ تن، ہمہ وقت حضور ﷺ پر دُرُودوں کی سوغات نچھاور کرنے میں مصروف ہیں۔

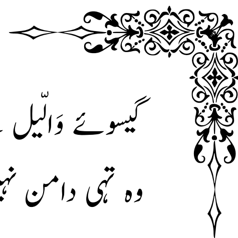
چار سُو دُھوم ہے، دُنیا میں ہے چرچا تیراؐ — کس قدر اَوج پہ رہتا ہے ستارا تیراؐ
ہَفت افلاک سے آتی ہیں صدائیں ہر دَم — اے نبیؐ! کون و مَکاں پر ہے اَجارا تیراؐ
روشنی وُسعتِ عالم میں حقیقت تیریؐ — نُور ہی نُور جہاں میں ہے سراپا تیراؐ
کر دے زینبؔ کو بھی شاداب ترا ابرِ کرم — جوش پر آج بھی رحمت کا ہے دریا تیراؐ

اِسی ضمن میں آپ کے چند اور اشعار دیکھیے:

مشکل میں ہوں اے سیدؐ ابرار، کرم ہو — اے شافعِؐ محشر، مرے سرکارؐ، کرم ہو
ہو جائے نظر ہم پہ بھی ایسی شہِؐ بطحا! — خُوشبو سے مہک جائے دلِ زار، کرم ہو
ہے شوق کہ پھر پہنچوں مدینے کی فضا میں — پھر جا کے میں دیکھوں تراؐ دربار، کرم ہو

ایسا لگتا ہے کہ آپ گُنبدِ خَضرا کے نُورانی پرتو میں بیٹھ کر عقیدت اور وارفتگی کے گوہر پاروں کی لڑیوں پہ لڑیاں تخلیق کرتی ہیں۔ کلام میں شکوہِ الفاظ اور سلاستِ اظہار ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اشعار کی غِنایت سے دل جھُوم اُٹھتا ہے۔ خوبصورت اور روشن اِستعارات سے مزیّن یہ اشعار دِلکش وادیوں میں بہتے ہوے ایک جھرنے کی مانند ہیں۔ اِس موضوع پر اشعار دیکھیے:

رُوح پرور شہرِ طیبہ کی فضا اچھی لگے — صُبح دَم وہ مُشکبو بادِ صبا اچھی لگے
بخشش و اکرام کی برسات ہے چاروں طرف — رُوضۂ اطہر پہ رحمت کی گھٹا اچھی لگے



گیسوئے وَالّیل سے تشبیہ دیتے ہیں اُسے　　سُرمئی بادل کے چھانے کی ادا اچھی لگے
وہ تہی دامن نہیں جاتے کبھی دربار سے　　مانگنے والوں کو یہ شانِ عطا اچھی لگے

آپ کے لبوں پہ سرورِ کائنات ﷺ کی رحمت، ہدایت اور شفاعت کے نغمے مسلسل پھوٹ رہے ہیں۔ آپ اشعار میں آقا حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مبارکہ کے سارے پہلوؤں کا احاطہ کر لیتی ہیں۔ آپ مدحِ رسول ﷺ ایسے مصوّرانہ کمال کے ساتھ کرتی ہیں کہ پڑھنے والے کو سرکار ﷺ کی محفل میں پہنچا دیتی ہیں۔ درج ذیل اشعار نوکِ قلم پر مچلنے لیے بے تاب ہیں:

اپنے کرم کا مجھ کو سزاوار کیجیے　　بے مایہ سنگ کو دُرِشہوار کیجیے
دریا ہو جس میں آپؐ کی اُلفت کا موجزن　　وہ دِل نصیب، احمدِؐ مُختار! کیجیے
جاہ و حشم، نہ دولت و دُنیا کی ہے طلب　　بس اپنی یاد سے مجھے سرشار کیجیے
آقاؐ! بھٹک گئے جو رہِ مُستقیم سے　　اُن کے قُلوبِ خُفتہ کو بیدار کیجیے

آپ مِدحتِ رسول ﷺ میں ایک یگانۂ روزگار سخن ور ہیں۔ آپ کی نعتوں میں محاورات، صفائی، بندش اور شگفتگئ زبان ہر دِل پسند ہے۔ جس رُوحانی خلوص، جس فکری تقدّس اور جس شعری تغزّل کے ساتھ آپ نغمہ سرا ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ یہ توفیق سبز گنبد سے عطا ہوئی ہے۔ اِسی لیے درُودوں کی خُوشبو میں بسے ہوئے اشعار ہر لحہ آپ کی زبان سے جاری ہوتے ہیں۔ آپ کا کلام اِس قدر دِل آویز اور مؤثر ہے کہ اِسے سن کر قلوب مہکتے اور اَذہان جگمگانے لگتے ہیں۔

آپ عشقِ رسول ﷺ میں ڈوب کر سُوز و گُداز اور جذبۂ عقیدت کے ساتھ نعت لکھتی ہیں۔ اِسی لیے آپ کی ’’قندیلِ نُور‘‘ تاابد فروزاں رہے گی۔

ہے زباں پہ ذکرِ شہؐ اُمم، نہ کہیں بھی جس کی مثال ہے
ترےؐ عشق کا دلِ زار میں یہ جو سلسلہ ہے، کمال ہے



سرِ حشر بھی رہے مُشکبو، یہ دہن درُود و سلام سے
ترا وِرد ہے مری زندگی، مری بندگی کا جمال ہے

ترا جلوہ جلوۂ طُور ہے، مرے قلب و جاں کا سُرور ہے
یہ جو کہکشاں میں ہے روشنی، یہ ترا ہی نُورِ جمال ہے

ہیں خدا کی ذات کے رُوبرو، سرِ عرش رب سے ہے گفتگو
کوئی ہمسری کرے آپؐ کی، یہ جہاں میں کس کی مجال ہے

آپ کی نعت کے ایک ایک لفظ سے آقا حضور ﷺ کی بے پناہ محبّت جھلکتی ہے۔ آپ کا اسلوب بہت مؤثر اور دِلکش ہے۔ آپ کے انفرادی لب و لہجہ نے نعت کے اشعار میں گویا جان ڈال دی ہے، جو دل کے چین اور رُوح کی تسکین کا باعث ہے۔ اشعار میں پلکوں پہ آنسوؤں کا ہجوم نظر آتا ہے۔ دِل کی ہر دھڑکن بہرِ سلام چہکتی نظر آتی ہے اور طائرِ رُوح وجد میں آکر رقصاں نظر آتا ہے۔ نعت کے چند اشعار آپ کی نذر ہیں:

چاہتے ہیں جنہیں سرکارؐ صِلہ دیتے ہیں
دید سے اپنی، نگاہوں کو جِلا دیتے ہیں

رُوئے انور سے، وہ محبوبؐ ہٹا کر پردہ
تِشنہ لب کو مئے دِیدار پلا دیتے ہیں

وہ جدھر سے بھی گزرتے ہیں، معطّر رستے
رِہ نَوردوں کی محبّت کو ہَوا دیتے ہیں

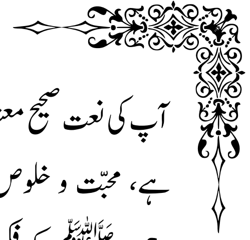
اب تلک بام پہ رکھے تھے، نگاہوں کے چراغ
آج پلکیں تری راہوں میں بچھا دیتے ہیں

اِسی طرح آپ رقم طراز ہیں:

پھر ہم اُنؐ کی یاد سے ہی دل کو بہلانے لگے
بے طرح آنکھوں سے آنسو رو کے ٹپکانے لگے

پھر تبسّم سے ترےؐ گلشن میں آئی ہے بہار
کِھل اُٹھیں کلیاں چمن میں، پُھول مُسکانے لگے

وہ جو تیریؐ یاد میں گزرے، وہ لمحے ہیں امر
جب بھی ہم غافل ہوئے تجھؐ سے، تو پچھتانے لگے



آپ کی نعت صحیح معنوں میں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا دوسرا نام ہے جو سر بہ سر روشنی ہے، نُور ہے، خوشبو ہے، محبّت و خلوص کی بادِ بہاری ہے اور محبتِ رسول ﷺ کا پیغام و نغمہ ہے۔ آپ نے نبیٔ رحمت ﷺ کے فکر و عمل سے فیض پایا ہے، جسے آپ قارئین کو بصورتِ نعت منتقل کرتی ہیں۔ آپ کا عقیدت خیز قلم محبّانِ رسول ﷺ کے دِلوں کی دھڑکن ہے۔ اشعار میں الفاظ متانت، سلاست اور فصاحت کا عمدہ نمونہ ہوتے ہیں۔

گُلشنِ ہستی میں وہ آئے، بہاروں کی طرح　　رحمتوں کا ابر برسا، آبشاروں کی طرح
ہے تریؐ تابانیٔ رخ کا کمالِ بے مثال　　ذرّہ ذرّہ جگمگا اُٹھا، ستاروں کی طرح
آپؐ کی روشن جبیں آئینۂ انوار ہے یوں　　روشنی ہے چار سُو، دِلکش نظاروں کی طرح
حشر تک حاصل رہے زینبؔ تجھے عشقِ رسول　　تُو جیے اُلفت میں اُن کی، شب گُزاروں کی طرح

آپ کے کمالِ تغزّل سے پڑھنے والوں کی آنکھیں بے اختیار اشکوں سے وضو کرنے لگتی ہیں۔ آپ کی شعر فہمی اور ادبی ذوق کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوتی ہے۔ آپ کے کلام میں تنوّع، گہما گہمی اور جذبوں کی سرشاری ہے۔ اشعار میں مسکراہٹوں کے جھرنے ہیں اور کہیں آنسوؤں کی جھڑیاں دکھائی دیتی ہیں۔ آپ کے مجموعۂ کلام میں کھوئے خواب ہیں، خیال ہیں، خواہشیں ہیں اور حسرتیں ہیں۔ اور یہ سب آپ کے معجزۂ فن کی مختلف جہتیں ہیں، جسے پڑھ کر دِل کے غنچے چٹک اٹھتے ہیں۔

وہؐ ہیں جس جا مرے دل! مجھ کو اُدھر جانے دے　　عشقِ سرکارؐ میں ہستی کو سنور جانے دے
مشکبو نَرم ہواؤں میں بکھر جانے دے　　وادیوں میں مجھے طیبہ کی اُتر جانے دے
فکر و غم سے مجھے کچھ دیر گُزر جانے دے　　گُنبدِ سبز کے سائے میں ٹھہر جانے دے
اُنؐ کی گلیوں میں بھٹک جاؤں نہ ملنے کے لیے　　قلب و جاں، رُوح فزا کیف سے بھر جانے دے
قلب کو دائمی راحت کی طلب ہے زینبؔ　　خاک، طیبہ کی فضاؤں میں بکھر جانے دے

ایک اور جگہ آپ یوں نغمہ سرا ہیں:

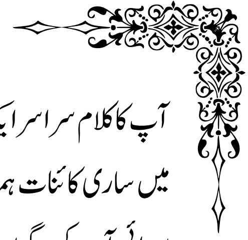
رحمتیں اُنؐ کی، عطائیں یاد آتی ہیں مجھے — ہر گھڑی اپنی خطائیں، یاد آتی ہیں مجھے
پھر حرم کے بام و دَر، محراب و منبر، راستے — سارے مَنظر، سب دُعائیں یاد آتی ہیں مجھے
آہ و زاری وہ محبّوں کی، وہ فریادیں شہاؐ! — سب دُکھی دِل کی صدائیں، یاد آتی ہیں مجھے

آپ کے اشعار میں بہت گہرائی اور گیرائی ہے جو کہ آپ کی اَدبی فہم و فراست اور نکتہ رَسی کا مظہر ہیں۔ آپ کے نزدیک نعت ایک آفاقی قدر ہے اور کوئی قدر اِس سے بڑھ کر نہیں ہے۔ بلکہ صُوفیا تو اِس کو خیر و صداقت سے بھی اعلیٰ درجہ دیتے ہیں۔ آپ کی نعتیں گاہے اشکوں کو صَوت و صدا بناتی ہیں اور کبھی رُوح کی سوزشوں کو نغمگی عطا کرتی ہیں۔ کبھی یہ دِل کی بے چینیوں کا اظہار ہو جاتی ہیں۔ آپ کا دُرود و سلام ہم سب کے لیے وجہِ رحمت ہے اور محبّتِ رسول ﷺ کا ایک دل آویز ذریعہ بھی ہے۔ آپ کی ہر نعت سیرتِ مصطفٰے ﷺ کی بہارِ جاوداں ہے۔

اپنے کرم سے ہم کو سراپا نکھار دیں — آئے نہ پھر خزاں، کبھی ایسی بہار دیں
دَردِ فراق کا مجھے احساس تک نہ ہو — دِل اپنی اُلفتوں سے، مجھے مُشکبار دیں
جس سے ہوں فیضیاب، دِل و جان مستقل — قلبِ حزیں میں ایسی، سکینت اُتار دیں
آنکھیں سُرورِ دِید سے ٹھنڈی رَہیں مری — مجھ کو بھی یہ شرف کبھی، اے ذِی وقارؐ دیں

چند اور اشعار ملاحظہ فرمایئے:

سلام اے رہبرِ اعظمؐ ہمارے — سلام اے آمنہؓ کے ماہ پارے
سلام اے شاہِؐ دیں، اے فخرِ آدم — سلام اے حضرتِ حق کے دُلارے
سلام اے سیّدیؐ! لاکھوں، کروڑوں — تمھاریؐ ذاتِ اقدس پر ہمارے
مکان و لامکاں کا گوشہ گوشہ — خدا محبوبؐ کی خاطر سنوارے



آپ کا کلام سراسر ایک ایسی ذاتِ گرامی ﷺ کی صفاتِ بے کراں کے لیے مخصوص ہے جن کی حمد و ثنا میں ساری کائنات ہمہ تن مصروف ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ کی مِدحت سرائی آپ کی رگوں میں روزِ الست سے دوڑ رہی ہے۔ اس لیے آپ کے کلام میں رُوحانی رنگ و نُور اور سرمدی کیف و سُرور کی سرشاری ہے۔ آپ کا کلام پڑھ کر آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں، سَر احترام سے جھک جاتے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ کے بے پایاں کرم اور نبیٔ کریم ﷺ کی خصوصی نگاہِ رحمت کا نتیجہ ہے۔

ربِ کریم جَلَّ جَلَالَہٗ اپنے محبوب ﷺ کے طفیل آپ کے درجاتِ اُخروی کو سربلندیاں عطا فرمائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کی عمر میں تندرستی اور سلامتی کے ساتھ برکت دے اور آپ سے ایسے ایسے احسن کام کروائے جو ہم فقیروں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوں۔

"بے شک شعر میں حکمت ہے، بے شک بیان میں سحر ہے"

احقر العباد

فقیر ڈاکٹر جاوید احمد سروری قادری

نمائندہ عالمی و جانشین آستانہ عالیہ

حضرت فقیر نُور محمد سروری قادریؒ

و حضرت فقیر عبد الحمید سروری قادریؒ

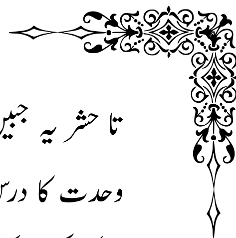
نُوری دربار کلاچی شریف، ڈیرہ اسماعیل خان

قندیلِ نُور پر ایک نظر

محترمہ سیّدہ پروین زینبؔ سروری کے شاعرانہ کلام کا تیسرا مجموعہ بعنوان ”قندیلِ نُور“ میری نظر سے گزرا ہے۔ اِس سے پہلے سیّدہ پروین زینبؔ کے دو شعری مجموعے ”تسبیحِ نُور“ اور ”حریمِ نور“ زیورِ اشاعت سے آراستہ ہو کر ہمارے سامنے آ چکے ہیں۔ یہ نہ صرف عوام میں بلکہ ادبی حلقوں میں بھی مقبولیّت حاصل کر چکے ہیں۔ سیّدہ پروین زینبؔ کا شاعرانہ کلام حمد، نعت، منقبات، غزلیات اور مناجات پر مشتمل ہے۔ اِن سارے شعبوں میں اُن کی شاعرانہ پختگی اور فنّی مہارت، علمی وُسعت، خلوصِ اظہار اور جذبۂ عقیدت آئینہ کی طرح روشن ہے۔ ”قندیلِ نُور“ میں بھی خصوصیات پڑھنے والے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عظیم شعرا کے لیے نہ صرف لِسانی خوبصورتی کی خدمت ہے، بلکہ دِل سے اُن کے لیے سچے اور پُر خلوص جذبات اور احساسات کا اظہار بھی لازمی ہے۔ جو شاعر یا شاعرہ کے کلام کو دَوام بھی بخشتا ہے اور شعری حلقوں میں اُنہیں ایک باعزت مقام بھی عطا کرتا ہے۔ سیّدہ پروین زینبؔ کا کلام اِن خصوصیات سے مالا مال ہے۔

”قندیلِ نُور“ میں آپ کی پہلی کتابوں کی طرح فنّی پختگی اور نُدرتِ اظہار نمایاں ہیں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ پروین زینبؔ سروری شعر گوئی کی طرف اُس وقت مائل ہوتی ہیں جب جذبہ اور احساس کی شدت اُن کو قلم اُٹھانے پر مجبور کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جذبات اور احساسات کے بغیر شعر کا وجود میں آنا ممکن نہیں ہوتا۔ ”قندیلِ نُور“ کے مطالعہ سے اِس حقیقت کا اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے کہ آپ سچے جذبات و احساسات اور حقیقی عقیدت کا اظہار بڑی خوبی سے کرتی ہیں، جن کی مدد سے اپنے احساسات اور جذبوں کو الفاظ میں ڈھالتی ہیں۔

حمد گوئی میں پروین زینبؔ خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کے حضور اپنے احساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:



تا حشر یہ جبیں ترے آگے جھکی رہے — جب تک چلے یہ سانس، مری زندگی رہے
وحدت کا درس دینے کو آیا ترا حبیبؐ — محفل ترے حبیبؐ کی دائم سجی رہے
ہم کو دکھوں کی دھوپ کا احساس ہی نہ ہو — تیرے کرم کی چھاؤں ہمیشہ گھنی رہے

جب انسان کے ادراک میں اللہ جلّ جلالہٗ کی توحید سما جاتی ہے تو پھر وہ اپنی ذات پر بھی غور کرتا ہے۔ آپ نے بھی اِسی احساس کا اظہار یوں کیا ہے:

گم اُسی روز سے ہیں ذات کی تفہیم میں ہم
جب سے آنے لگی اِدراک میں وحدت تیری

توحید پر ایمان اور یقین ہمارے دین کی بنیاد ہے۔ اللہ جلّ جلالہٗ کی توحید پر یقینِ کامل کیے بغیر کوئی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم ہر کام کی ابتدا ہی اللہ جلّ جلالہٗ کے نام سے کرتے ہیں۔ وہی اکیلا کائنات کا مالک ہے، اُس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ پروین زینؔب نے بھی اپنی کتابوں کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے ہی کیا ہے۔

ترا حُسنِ فَراواں دیکھ کر دل
ہُوا قائل تری جلوہ گری کا

تو ہی اوّل تو ہی آخر تو ہی ہے سب سے عظیم
لایزل ہے داورِ محشر! تری ذاتِ قدیم

ایک نہایت ہی خوبصورت قطعہ میں اپنے خدا سے یوں مخاطب ہیں:

ہوں قلم لاکھوں مگر، کیا لکھ سکیں تیری صفات
عقل و دانش سے ورا ہے تیری لا محدود ذات

وقف سب مخلوق ہے، تیری عبادت کے لیے

رازِ ہستی ہے یہ بے شک اور مقصودِ حیات

آپ نہایت خلوص اور محبّت سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی توحید کے بیان میں محور کھتی ہیں۔

مرا خالق، مرا مالک وہی ہے ‏ ‏ ‏ وہی میری اماں، میرا خدا ہے

وہی رازق، وہی خالق ہے سب کا ‏ ‏ ‏ وہی پروردگارِ دو سَرا ہے

ہر اک شے پر ہے اُس کی حکمرانی ‏ ‏ ‏ دو عالم کا وہی فرماں روا ہے

بڑی دِلسوزی اور ادب سے بارگاہِ خداوندی میں التجا کرتی ہیں۔

اے بلندیوں کے مالک، مری پستیاں مٹا دے

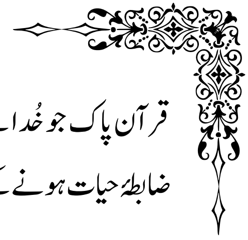
مری بخش دے خطائیں، مرے عیب سب چھُپا دے

ربِ کائنات کی حمد و ثنا کے بعد آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نبی ﷺ اور سرورِ کائنات کے حضور گلہائے عقیدت پیش کرتی ہیں۔ اُن کی ہر نعت میں محبوبِ الٰہی ﷺ کے ساتھ عقیدت کے جذبات و احساسات آئینے کی طرح روشن ہیں۔ نعت گوئی رسولِ پاک ﷺ کی جملہ خدمات کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ دلی عقیدت کے اظہار کا ایک وسیلہ ہے۔ توحید اور رسالت پر مکمل یقین ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔

زینؔب اپنی نعت میں رسولِ اکرم ﷺ کی صفات اور عظمتِ کردار کا اظہار اِس خلوص سے عیاں کرتی ہیں کہ بار بار پڑھنے اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی خوشنودی حاصل کرنے کو دِل چاہتا ہے۔

وہی محبوبِؐ رب ہے جو جہاں میں

محبِ مصطفٰے صلِ علٰی ہے



قرآن پاک جو خُدا نے انسان کی ہدایت کے لیے اپنے رسول ﷺ کو عطا کیا، وہ انسان کے لیے مکمل ضابطۂ حیات ہونے کے ساتھ ساتھ خودرسولِ پاک ﷺ کی ثنا بھی ہے۔ پروین زینؔب نے سچ کہا ہے:

مکمل ضابطہ ہے زندگی کا
کلامِ رب، محمدؐ کی ثنا ہے

آپ کے دل میں محبوب الٰہی ﷺ کے لیے جو محبّت اور عقیدت ہے، اِس کا اظہار اُن کی ہر نعت میں ہے۔ ہر پڑھنے والا بھی خواہش کرے کہ پروین زینؔب کی نعتیں پڑھتا رہے تاکہ اُس کے دل میں وہ روشنی پھیل جائے جو اپنی نعت میں آپ کو نظر آتی ہے۔ کس خلوص سے کہتی ہیں:

تا ابد آپؐ کی اُلفت مرا ایمان رہے
چاہے دنیا یہ اِدھر کی بھی اُدھر ہو جائے

جذبے کا خلوص اور عقیدت کی انتہا سیّدہ پروین زینؔب سے یہ نعتیہ اشعار بھی لکھواتے ہیں۔

بے ساختہ لبوں پہ درُود و سلام ہو — عاصی ثواب خُوب کمائیں بہ چشمِ نم
طیبہ کے دارِ نُور میں نُوری فضاؤں میں — دل کے بجھے چراغ جلائیں بہ چشمِ نم
تب شوقِ دید ہم کو دکھائے حسین خواب — جب ہم ثنا کے پُھول کِھلائیں بہ چشمِ نم

پروین زینؔب کی نگاہوں میں نعت نگاری ایک بہت عظیم کارنامہ ہے لیکن یہ کارنامہ صرف اِسی صورت میں ہو سکتا ہے جب نعت لکھنے والے کے دل میں محبّت اور خلوص کی روشنی ہو۔ دیکھا جائے تو آپ کی نعت اِس بیش بہا دولت سے بھی مالا مال ہے۔

خُلد کا جلوۂ زیبا ہے، نبیؐ کی مِدحت — دِلنشیں، کتنی دِل آرا ہے، نبیؐ کی مِدحت
مُشک و عنبر کا حدیقہ ہے، نبیؐ کی مِدحت — نُور و نکہت، گُلِ رَعنا ہے، نبیؐ کی مِدحت
نُورِ عِرفاں کا اُجالا ہے، نبیؐ کی مِدحت — گُلشنِ خُلد کا جلوہ ہے، نبیؐ کی مِدحت

زینبؔ کا دِل چاہتا ہے کہ اُس کے لبوں پر ہر وقت ذکرِ رسول ﷺ ہو اور اُس کے کانوں میں اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ کے محبوب ﷺ کی ثنا رس گھولتی رہے۔

نہ مہر و مہ، نہ کسی کہکشاں کی بات کرو　　حضورؐ کے درِ رحمت نشاں کی بات کرو

حضورؐ کے رخِ پُر نُور کی ضیا لکھو　　ظہورِ سرورِؐ کون و مکاں کی بات کرو

پروین زینبؔ کے دِل میں حضور ﷺ کے درِ اقدس پر حاضری کا جذبہ ہمہ وقت موجزن رہتا ہے۔ روضۂ رسول ﷺ کا نظارہ ہر پل اُس کی آنکھوں میں بسا رہتا ہے۔

محبوبِؐ الٰہی کی محبّت کا ہے اعجاز　　ہر سمت مجھے آپؐ کا جلوہ نظر آئے

دِل مثلِ گُلِ تر تریؐ چوکھٹ پہ سجا دوں　　جب سامنے وہ گُنبدِ خَضرا نظر آئے

نبی کریم ﷺ سے سچی محبّت کرنے والے ہر مسلمان کی یہ دِلی آرزو ہوتی ہے کہ اُسے روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی سعادت نصیب ہو۔ اُس کا جذبۂ ایمانی تر و تازہ رہے، درُود اُس کے وِردِ زبان رہے اور اُس کی نگاہِ شوق روضۂ رسول ﷺ کی جلوہ آفرینیوں سے سکونِ قلب و نظر حاصل کرتی رہے۔ ہر اُمیدوار کی طرح آپ کی بھی یہ دِلی خواہش ہے کہ آپ روضۂ اقدس کے دیدار سے مستفیض ہوتی رہیں اور اپنی رُوح کو روشن کرتی رہیں۔ پروین زینبؔ کا کہنا ہے:

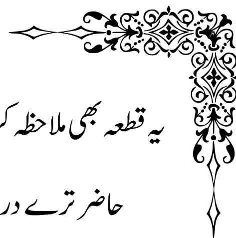
ہر اِک شے سے مُقدّم باریابی ہے درِ شہؐ پر

تصوُّر میں ورق پر دِل کے اپنی حاضری لکھوں

ملاحظہ فرمایئے:

دِل مرا گُنبدِ خَضرا پہ فِدا ہو جائے

اُنؐ کے قدموں میں رہے اور فنا ہو جائے



یہ قطعہ بھی ملاحظہ کریں:

حاضر ترے دربار میں، بندے ہیں خطاکار ہو اُن پہ تری چشمِ کرم احمدِؐ مختار
آنکھوں کو کروں منبر و محراب سے روشن پلکوں پہ رکھوں خاکِ درِ سیدِؐ ابرار

آپ کے دِل میں رحمت عالم ﷺ کی محبّت اور عقیدت اِس طرح رچی بسی ہے کہ وہ ہر وقت اِسی جذبے سے سرشار رہنے کی تمنا کرتی ہیں۔

اُنہیؐ کے دَم سے ہے عزّ و شرف زمانے میں وجود اُنؐ کا جہاں میں خُدا کی رحمت ہے
نبیؐ کی نعت ہی لکھے گی عمر بھر زینبؔ اِسی سے دل میں سکوں ہے، خوشی ہے، راحت ہے

حضور ﷺ کے قدموں میں رہنے کی خواہش بھی ملاحظہ فرمایئے:

تقدیر سنور جائے، آقاؐ ترے قدموں میں یہ عمر گزر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں
جاں کھینچ کے لے جائے روضے کی حسیں جالی دِل کیف سے بھر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

محبوبِ خدا ﷺ کی ذاتِ اقدس خدائے عزّ و جل کی وہ لافانی تخلیق ہے، جس کے لیے یہ ساری کائنات بنائی گئی۔ تمام انسانیّت کی رہنمائی کے لیے حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا اور نوعِ انسان کا ہادی بنا کر دنیا میں بھیجا۔ اللہ جلّ جلالہٗ کے آخری رسول ﷺ کی شان میں پروین زینبؔ کہتی ہیں:

محبوبِؐ خدا اُنؐ سا کہیں تھا، نہ کہیں ہے
دنیا کو ملا تھا، نہ ملا ہے، نہ ملے گا

وہ جس کو براہیمؑ نے مانگا تھا دُعا میں
محبوبِؐ خُدا ہم کو ملا اُس کی جزا میں

شعر ملاحظہ ہو:

ہمیشہ بھیجتے رہنا درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر
ہُنر جو بھی یہ اپنائے، وہ ہو جائے یگانوں میں

آپ کے فکر و احساس میں یادِ رسول ﷺ کی روشنی ہے۔ جو آپ کی رُوح کی جگمگاہٹ بن گئی ہے۔ وہ اِس اَمر کی یوں خواہش مند ہے:

آنکھوں میں ثبت گُنبدِ خَضرا کا عکس ہو — آباد اُنؐ کے ذکر سے دل کا نگر رہے
اک سائباں سروں پہ سدا رحمتوں کا ہو — ہم پر نبیؐ کے لُطف و کرم کی نظر رہے

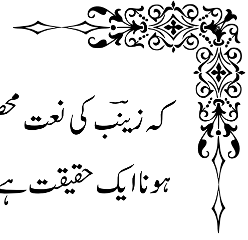
اشعار ملاحظہ ہوں:

کچھ بھی تو نہیں اس کے سوا چاہیے آقاؐ! — اِک تیراؐ کرم روزِ جزا مانگ رہے ہیں
ہم ہاتھ اُٹھائے درِ رحمت پہ، خدا سے — برسات میں اشکوں کی دُعا مانگ رہے ہیں

پروین زینبؔ بڑے یقین سے اعتراف کرتی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ کو خدا جلّ جلالہٗ نے شافعِ محشر بھی بنایا ہے۔ حضور ﷺ کی شفاعت ہی گنہگاروں کے گناہ معاف کرائے گی اور خدا اپنے حبیب ﷺ کی ہر بات کو قبولیّت سے نوازے گا۔

ہر ایک پل ہے طلب، آپؐ کے کرم کی ہمیں
کرم حضورؐ کا ہر زخم کے لیے مرہم

پروین زینبؔ کی نعت اُن کے دِل کی آواز ہے۔ اُن کی نعت کا ایک ایک شعر قاری کے دِل پر اثر کرتا ہے کیونکہ اُن کی نعت میں دل کے عمیق جذبات ایسے شامل ہوتے ہیں کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ظاہر ہے جو بات دِل سے نکلے وہ دِل پر ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔ اِسی لیے یقین سے کہا جا سکتا ہے



کہ زینبؔ کی نعت محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ اُن کی دِلی عقیدت کی آئینہ دار ہے اور اِس کا رُوح اَفزا ہونا ایک حقیقت ہے۔ زینبؔ کے دِل کی سب سے بڑی آرزو یہ ہے۔

یہ مرے قلبِ مُضطر کی ہے آرزو ۔۔۔ وہ رُخِ دِلکُشا ہو، مرے سامنے
خُلد صدقے میں حسنینؓ کے ہو عطا ۔۔۔ درِ جِناں کا کھُلا ہو، مرے سامنے
جب بھی دامن کو پھیلاؤں در پر ترےؐ ۔۔۔ تیریؐ جُود و سخا ہو، مرے سامنے

مجھے یقین ہے کہ خداوندِ قُدّوس نے سیّدہ پروین زینبؔ پر خاص کرم فرمایا ہے کہ اُن کے دِل میں عشقِ رسالت مآب ﷺ کُوٹ کُوٹ کے بھر دیا ہے۔ سیّدہ صاحبہ بڑی خوش نصیب ہیں کہ اُن کا دِل نُورِ محمدی ﷺ کی تابانی سے روشن ہے اور اُن کے دِل کی یہ روشنی نعت کے اشعار کی شکل میں ڈھل کر دوسروں کے دِلوں کو منوّر کر رہی ہے۔

پروین زینبؔ کی نعتوں کا ایک ایک شعر دِل کو موہ لیتا ہے اور پڑھنے والا حضور ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کی اخلاقی بلندی سے فیضیاب ہو کر اپنی زندگی سنوارنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ آپ کی نعت ماہِ چار دَہم کی طرح تابناک ہے۔ اُن کی عقیدت دِلوں پر عجیب کیفیت طاری کرتی ہے اور پڑھنے والا ایک نُورانی فضا میں چلا جاتا ہے۔ پروین زینبؔ کی دِلی روشنی کا اندازہ اِن اشعار سے ہو سکتا ہے:

سبز گُنبد پہ نظرِ شوق سے ڈالی میں نے ۔۔۔ اپنی سوئی ہوئی تقدیر جگا لی میں نے
دِل کی آواز پہ لبیک کہا، پلکوں پر ۔۔۔ خاک طیبہ کی، سرِراہ سجا لی میں نے
عکس ہے گُنبدِ خَضرا کا مری آنکھوں میں ۔۔۔ تشنگی کچھ تو نگاہوں کی بُجھا لی میں نے
ہے یقیں اُس کو دُعاؤں کی قبولیّت کا ۔۔۔ در پہ ہر شخص کو دیکھا ہے سَوالی میں نے
مستقل ہو مرا دربار پہ آنا جانا ۔۔۔ اِک مدینے کے مُسافر سے دُعا لی میں نے
اُنؐ کی یادوں کی ضیا سے ہے منوّر زینبؔ ۔۔۔ بزم اِک خانۂ دِل میں بھی سجا لی میں نے

آپ کی ہر ایک نعت رسول اکرم ﷺ کی ذات اور اُس کے ساتھ اُن کی دِلی وابستگی کی مظہر ہے۔ آپ کی دِلی عقیدت اور خلوص کا اندازہ اِن اشعار سے ہو سکتا ہے:

ذرّے ذرّے کو میں پلکوں سے لگا لوں جا کر مجھ کو اُس نُور کی وادی میں اُتر جانے دے

معاف کر دے مجھے محبوبؐ کے صدقے یارب! اُنؐ کی دہلیز پہ جا کر مجھے مَر جانے دے

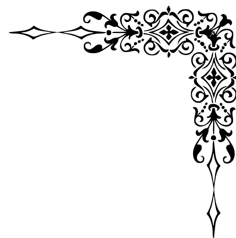
اللہ جل جلالہ کے پیارے حبیب ﷺ سے عقیدت مندانہ لگاؤ کے ساتھ ساتھ پروین زینؔب کی وابستگی آلِ رسول ﷺ سے بڑی گہری ہے۔ حضرت علیؓ، حضرت بی بی فاطمہؓ اور اُن کے جگر گوشوں سے رسولِ حق ﷺ کی رشتے داری اور قلبی قُرب کسی سے پنہاں نہیں۔ آلِ رسول ﷺ نے دین کی بقا کے لیے جو قربانیاں دیں وہ اِسلامی تاریخ کو روشن کیے ہوئے ہیں اور اہلِ دین کے لیے مَشعلِ راہ ہیں۔ دین کی بقا کی خاطر حضرت علیؓ کی خدمات نہایت توجہ طلب ہیں۔ حضرت بی بی فاطمہؓ رسولِ خدا ﷺ کی چہیتی بیٹی ہیں۔ حضرت حَسنؓ اور حُسینؓ حضور ﷺ کے جگر کے ٹکڑے ہیں۔ کربلا میں اُن کی اِستقامت اور قربانی نے دین کی عظمت کو بچانے کے لیے جو کردار ادا کیا وہ دین کے احیا کے لیے نہایت دلیرانہ عمل سمجھا جاتا ہے۔ تاریخ حضرت علیؓ کی شجاعت کی شاہد ہے۔ کربلا میں حضرت امامِ عالی مقام حُسینؓ کی شہادت اور دینِ برحق کی حفاظت کے لیے جان کا نذرانہ پیش کرنا، دینِ خدا کو زندہ رکھنے کی ایک درخشاں مثال ہے۔ پروین زینؔب بھی آلِ رسول ﷺ کے ساتھ دِلی عقیدت رکھتی ہیں۔

وفورِ گریہ دھو ڈالے، بدن کو رُوح تک ذاکر سُنا بارِ دِگر وہ قصۂ غم ابنِ حیدرؓ کا

ہے جب تک زندگی، آلِ عبا سے ہی وفا کرنا بھرم رکھنا ہر اِک پل، فاطمہؓ کی پاک چادر کا

مناقب کے مختلف اشعار ملاحظہ فرمایئے:

جنہیں وابستگی آلِ نبیؐ سے اور نبیؐ سے ہے
رہیں گے شاد وہ خُلدِ بریں کے گُلستانوں میں



آپؐ کے پیارے نواسوں کا بھی صدقہ ہو عطا
اِک نظر کر دیں کرم کی میرے قلبِ زار پر

حیدرؓ ِکرّار اور حسنینؓ ہیں نُورِ نظر
فاطمہؓ ہے آپؐ کی بیٹی دُلاری، مرحبا!

آلِ نبیؐ پہ ہو گئے قربان ہم غلام
دِل میں حضورؐ کے سبھی دِلبر سما لیے

آلِ نبیؐ کے نام کی خیرات ہو عطا
صدقہ حسنؓ، حُسینؓ کا آقاؐ اُتار دیں

جن کو آلِ مصطفٰےؐ اور مصطفٰےؐ سے پیار ہے
بے شبہ اُن کو مشیّت کے اشارے ہو گئے

فاطمہؓ زہرا، علیؓ، حسنینؓ ہیں لختِ جگر
ہیں تری چَشمانِ اطہر کے سبھی تارے، رسولؐ!

نبیؐ و آلِ نبیؐ پر درُودِ پیہم سے
کلی ہر ایک کے دِل کی کھلی ہوئی ہو گی

ذِی وقار و ذِی حشم ہیں، اہلِ بیتِ مصطفٰےؐ
ہیں بڑے اُن کے مراتِب، تا ابد ہیں لازوال

نبیؐ کی آل کا زینبؔ، ملا ہمیں صدقہ
اُنہیؐ کے نام کی خیرات کھا رہے ہیں ہم

رسولِ اکرم ﷺ کے پیروکاروں اور اُن کے خاندان کے ہر فرد نے دین کی نشو نما اور فروغ کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں۔ تاریخ کے اوراق میں اُن کے احسانات محفوظ ہیں۔ اہلِ بیت نے مذہبی صداقت کو پھیلانے کے لیے جو کوششیں کیں، وہ کسی صورت بھی فراموش نہیں کی جاسکتیں۔

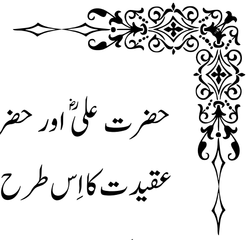
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے سیّدہ زینبؔ کا کہنا ہے:

سب کچھ لُٹا دیا ہے رہِ کِردگار میں
ایسی وفا شعار ہے، مولا علیؓ کی ذات

جاہ و حشم ہے اُنؓ کا، فقط عشقِ مصطفٰےؐ
خوش خُلق و خوش خَصال ہیں، مولائے کائنات!

رسولِ اکرم ﷺ کی صاحبزادی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زوجۂ مطہرہ سیّدہ فاطمہؓ خاتونِ جنّت کی بارگاہ میں عقیدت کے پُھول نچھاور کرتے ہوئے آپ یوں رقم طراز ہیں:

شانِ آلِ عبا، سیّدہ فاطمہؓ دُخترِ مصطفٰے، سیّدہ فاطمہؓ
آپؓ باباؐ کی اُمّت کی ہیں شافعہ عظمتِ بے بہا، سیّدہ فاطمہؓ
زینبِؔ بے نوا، تیرے در کی گدا دیں اُسے آسرا، سیّدہ فاطمہؓ



حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے لختِ جگر امامِ عالی مقام حضرت حُسینؓ کے لیے پروین زینؔب اپنی عقیدت کا اِس طرح خلوصِ دل سے اظہار کرتی ہیں کہ ہر شخص اُن کی صداقتِ اظہار پر لبیک کہتا ہے۔

بھیگے ہیں آنسوؤں سے یہ، میرے سُخن کے پُھول | ذکرِ حُسینؓ سے ہیں سُلگتے، دہن کے پُھول
سب کچھ لُٹا دیا میرے سچّے امامؑ نے | سینچے لہو سے آپ نے، دیں کے بدن کے پُھول
اشکوں کی نذر پیش ہے زینؔب، امامؑ کو | دیکھے بہت امامؑ نے کرب و محن کے پُھول

حُسینؓ صبر و رضا کی کتاب کا عنواں | علیؓ کا لاڈلا بیٹا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ
لہو سے لکھا ہے زینؔب زمینِ کربل پر | شہید زندہ ہے واللہ، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

سیّدہ پروین زینؔب سروری کربلا کے میدان میں حضرت امامِ عالی مقامؑ کی ہمشیرہ بی بی زینبؓ کی خدمت میں مخلصانہ جذبات کا دِل کی گہرائی سے اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

زہراؓ و علیؓ کا دُرِ شَہوار ہیں زینبؓ! | اُمّت کے لیے سایۂ دیوار ہیں زینبؓ!
ہمّت کا نشاں، حیدرِؓ کرّار کی بیٹی | مشکل میں بھی، کیا صاحبِ کردار ہیں زینبؓ!
بیٹے بھی کیے، حق کے لیے بھائی پہ قرباں | مؤمن کے لیے دعوتِ ایثار ہیں زینبؓ!
تَوصیف سے تاریخ کے اَوراق بھرے ہیں | بے مثل خِطابت کا بھی شہکار ہیں زینبؓ!

پروین زینؔب کے دِل میں آلِ رسول ﷺ کے لیے بے حد محبّت و احترام ہے۔ اہلِ بیت عظامؑ کی خدمت میں خلوص کے ساتھ یوں ہدیۂ عقیدت پیش کرتی ہیں۔

نبیؐ کی ذات کا حصہ ہیں اہلِ بیتِ عظامؑ | عقیدتوں کے سبھی پُھول ہیں اُنھی کے نام
وہ راہِ عشق و وفا کے ہیں راہ رَو ایسے | قدم قدم پہ، جو ہر لمحہ سُرخرُو ہیں مُدام
لہُو سے گُلشنِ اِسلام سینچنے والے | بنے ہیں صبر و رضا کی جماعتوں کے امامؑ

یہ عمر صَرف ہو آلِ نبیؐ کی اُلفت میں طلوع ہو یاد سے دن، ذکر میں ڈھلے ہر شام

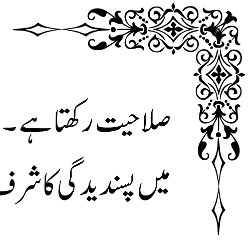
پروین زینبؔ نے اپنی شاعری کے ذریعے حمد، نعت اور منقبت کے ساتھ ساتھ بزرگانِ دین کی بلند ہستیوں کو بھی خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ اِن عظیم ہستیوں میں سرِفہرست جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جن کو عقیدت مند غوثِ اعظمؒ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ اپنے حُسنِ عقیدت کا اظہار اِس طرح کرتی ہیں۔

ترے نام سے جُڑا ہے مرا نام، غوثِ اعظمؒ! تری عظمتوں کے صدقے یہ غلام، غوثِ اعظمؒ!
ہے ترے کرم کی آقا، مجھے ہر قدم ضرورت میں گروں جو کھا کے ٹھوکر مجھے تھام، غوثِ اعظمؒ!
سرِ حشر تیری نسبت ہی مرا حِصار ہو گی نہ سوال سخت ہوں گے نہ کلام، غوثِ اعظمؒ!
ترے روضۂ مبارک پہ کبھی تو حاضری ہو مرے دل میں آرزو ہے یہ مُدام، غوثِ اعظمؒ!
تو اگر قبول کر لے، مری عاقبت بنا دے مرا ہدیۂ عقیدت، یہ کلام، غوثِ اعظمؒ!

آپ اپنی اِن دو مناقب میں اپنے دِلی خُلوص کا اِس طرح اظہار کرتی ہیں۔

سراپا ہیں عطائے بے بہا، محبوبِؒ سبحانی! ہیں عالی مرتبت بے انتہا، محبوبِؒ سبحانی!
تمہی ملکِ ولایت کے اکیلے تاجور ٹھہرے تمہی ہو بادشاہِ اولیا، محبوبِؒ سبحانی!
خُدا کا شکر ہے ہم لوگ تیرے سلسلے میں ہیں لکھے زینبؔ تری مِدحت سدا، محبوبِؒ سبحانی!

میں نے سیّدہ پروین زینبؔ کی پوری کتاب کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ میرے خیال میں سیّدہ صاحبہ کی شاعری اُن کے دِلی پُر خلوص جذبات و احساسات اور حقیقت پسندی کی آئینہ دار ہے۔ وہ سوچ سمجھ کر قلم اٹھاتی ہیں اور اپنے مافی الضمیر کو بہترین الفاظ میں ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ حقیقت پسندی کا دامن تھامے رکھتی ہیں۔ اُن کے اظہار میں جو سادگی اور خلوص ہے وہ ہر پڑھنے والے کو متاثر کرنے کی



صلاحیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی یہ تیسری کتاب بھی پہلی دو کتابوں کی طرح ادبی حلقوں میں پسندیدگی کا شرف حاصل کرے گی۔ میں سیّدہ زینبؔ کے لیے صدقِ دل سے دعا گو ہوں۔

رشید ساقیؔ

راولپنڈی

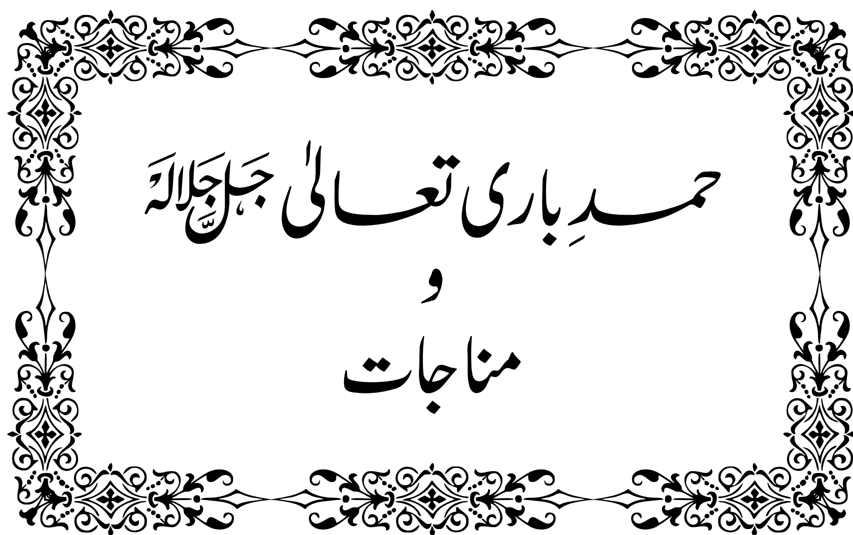
اظہارِ تشکر

ربِ ذوالجلال والاکرام کا بے پناہ شکر و احسان ہے کہ اُس نے مجھ ناچیز، بے بس اور بے نوا کو اپنے لطف و کرم سے یہ ہمت و استقامت اور طاعت و عزت بخشی کہ میں اُس کے محبوب سرورِ سروراں ﷺ کی مِدحت و توصیف بیان کر سکوں۔ میری طبیعت کا نعت گوئی کی طرف مائل ہونا تو میری فطرت کا تقاضا تھا، لیکن نعتیہ شاعری کو منظرِ عام پر لانے کے لیے تحریک پیدا کرنے والوں میں میرے فرزندان، دختران اور قریبی احباب سرِ فہرست ہیں۔ زیرِ نظر مجموعۂ کلام اُن کے اخلاصِ نیّت اور اصابتِ رائے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

استادِ گرامی مرحوم جناب رشید ساقیؔ صاحب کی ممنون اور بے حد مشکور ہوں جنہوں نے مدح سرائی میں احتیاط اور اظہارِ عقیدت کے اہم پہلوؤں سے مجھے روشناس کرایا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں کروٹ کروٹ جنّت نصیب فرمائے۔ میں اپنے شفیق اور محترم بھائی فقیر ڈاکٹر جاوید احمد سروری قادری کی بھی ممنونِ احسان ہوں جنہوں نے نعت گوئی کے جادۂ ضوبار پر میری معاونت، ہمت افزائی اور رہنمائی کی اور اپنے گراں قدر تاثرات اور آرا سے نوازا۔

بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہوں کہ سیّد المرسلین ﷺ کی ثنا گوئی کے صدقے اُن سب کے درجات بلند ہوں۔ اللہ جلّ جلالہٗ ہر قدم پر اُن کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے اور اُن کو اپنی بیش بہا رحمتوں کے سائے میں ہمیشہ رکھے۔ آمین بجاہِ النبی الامین و سیّد المرسلین ﷺ

سیّدہ پروین زینبؔ سروری

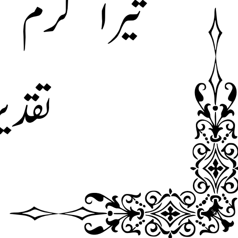


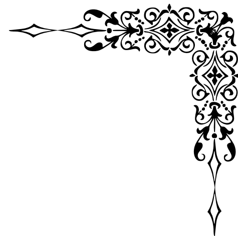
حمدِ باری تعالیٰ جَلَّ جَلالُہٗ
و
مناجات



غش آ گیا کلیمؑ کو کیوں کوہِ طُور پر
کیا اُن کی چشمِ شوق میں تابِ نظر نہ تھی

تیرا کرم ہوا تو کسی کی ادائے کج
تقدیر کی کمان میں بارِ دِگر نہ تھی





حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

تا حشر یہ جبیں ترے آگے جھکی رہے
جب تک چلے یہ سانس، مری زندگی رہے

وحدت کا درس دینے کو آیا ترا حبیبؐ
محفل ترے حبیبؐ کی دائم سجی رہے

ہم کو دکھوں کی دھوپ کا احساس ہی نہ ہو
تیرے کرم کی چھاؤں ہمیشہ گھنی رہے

رحماں ہے، تو رؤف و رحیم و کریم ہے
گر شکر ہر نفس نہ کروں، بے کلی رہے

یارب ترے کرم کی ضرورت ہے ہر گھڑی
میری ہر ایک بات، مکمل بنی رہے



مجھ پر ہو رحمتوں کا سدا سائباں ترا
سر پر ترے کرم کی بھی چادر تنی رہے

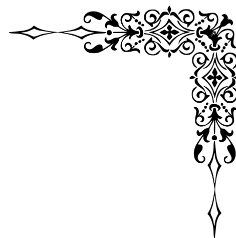
تیرا، ترے نبیؐ کا رہے ذکر جس جگہ
لاکھوں فرشتگاں کی وہاں حاضری رہے

دن رات جو کریں تری توصیف اے خدا!
اُن کے دلوں میں نُور، مہک، تازگی رہے

بابِ کرم کھُلا ترا روزِ جزا ملے
ایسا نہ ہو کہ حشر میں شرمندگی رہے

یارب! ترے حضور کبھی یوں بھی ہوں سجود
جو رشکِ قُدسیاں ہوں، زمیں جھومتی رہے

ہے تیری بارگاہ میں زینؔب کی یہ دعا
مصروف تیری یاد میں تا زندگی رہے



حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

ہر نفس، وُسعتِ عالم پہ ہے رحمت تیری
مجھ گنہگار پہ ہے چشمِ عنایت تیری

دل نے محسوس کیا، شوق نے رستہ دیکھا
عقل کیا سمجھے زمانے میں حقیقت تیری

دشت و صحرا میں، چناروں میں، چمن زاروں میں
ہر جگہ ہم کو نظر آتی ہے قدرت تیری

تیرے جلوے نظر آتے ہیں جہاں میں سب کو
چشمِ بینا پہ بھی ظاہر ہے حقیقت تیری

گم اُسی روز سے ہیں ذات کی تفہیم میں ہم
جب سے آنے لگی اِدراک میں وحدت تیری

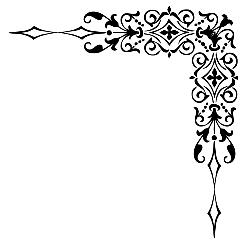


دل کے قرطاس پہ جب حمد رقم کی میں نے
ہو گئی نقش مرے قلب پہ اُلفت تیری

ہم کو جنّت کی طلب ہے، نہ زر و دولت کی
تجھ سے مانگی ہے فقط ہم نے محبّت تیری

اُن کو بھی صاحبِ اسرار بنا دیتا ہے
من میں جو ڈوب کے کرتے ہیں عبادت تیری

حمد کہنے کا سلیقہ ہو عطا زینبؔ کو
اُس سے کیا ہو گی بیاں رفعت و عظمت تیری



حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

ادا حق ہو خدایا بندگی کا
یہی مقصد ہو میری زندگی کا

فقط چاہوں تری عظمت کا عرفاں
نہیں ہے شوق مجھ کو سروری کا

بھٹکنا تو نہیں ہے اُس کی قسمت
بڑھا دے حوصلہ ہر اُمّتی کا

ہٹا آنکھوں سے سب غفلت کے پردے
عطا کر ذوق علم و آگہی کا

ہیں ہم حالات کے رحم و کرم پر
عجب عالم ہے یا رب بے بسی کا



الٰہی سُرخرو کر دے جہاں میں
نہ دے کوئی بھی طعنہ بےکسی کا

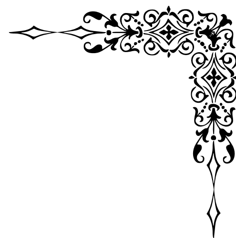
ہوں جس سے قلب و جاں دونوں فروزاں
عطا کر دے سُراغ اُس روشنی کا

تری توصیف کا یہ زمزمہ ہے
بنا ہے وِرد جو اک اک کلی کا

ترا حُسنِ فراواں دیکھ کر دل
ہُوا قائل تری جلوہ گری کا

ترے محبوبؐ کا در مل گیا ہے
نہیں شکوہ مجھے اب بے دری کا

خدایا ہو کرم زینبؔ پہ ہر دَم
دِکھا روضہ اُسے اپنے نبیؐ کا



حمدِ باری تعالیٰ جَلّ جَلالہٗ

تو ہی اوّل، تو ہی آخر، تو ہی ہے سب سے عظیم
لایزل ہے داورِ محشر، تری ذاتِ قدیم
یہ زمین و آسماں آئینہ تیرے حُسن کا
ہے جلیل القدر تیری ذات، رحمان و رحیم!

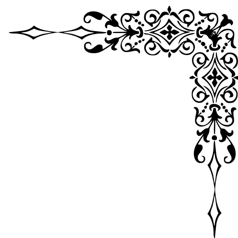
تو جو کُن کہہ دے تو ہو جاتا ہے ہر شے کا ظہور
ایک اِک تخلیق سے تیری عیاں ہے تیرا نُور
تیری تابانی سے پُر رونق ہے بزمِ ہَست و بُود
ہے اُسیؐ کے واسطے، جو ہے ترا فخر و غرور



ذرّہ ذرّہ دے رہا ہے تیرے ہونے کی نوید
تجھ سے ہی تو بندۂ ناچیز نے رکھی امید
امتحاں میں ڈالتا ہے آزمائش کے لیے
نام پر عُشّاق تیرے، بارہا ہوں گے شہید

ہوں قلم لاکھوں مگر، کیا لکھ سکیں تیری صفات
عقل و دانش سے ورا ہے تیری لا محدود ذات
وقف سب مخلوق ہے، تیری عبادت کے لیے
رازِ ہستی ہے یہ بے شک اور مقصودِ حیات

بندۂ ناچیز پر رحمت ہے تیری بے حساب
ہے ترے لطف و کرم سے ہر قدم پر کامیاب
اے خدا زینبؔ نے مانگی ہے دعا تیرے حضور
دائیں جانب سے عطا کر، اُس کے ہاتھوں میں کتاب



حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

وہی رحماں، رحیم و بادشہ ہے
کرم جس کا، عطا بے انتہا ہے

مرا خالق، مرا مالک وہی ہے
وہی میری اماں، میرا خدا ہے

وہی رازق، وہی خالق ہے سب کا
وہی پروردگارِ دو سَرا ہے

ہر اک شے پر ہے اُس کی حکمرانی
دو عالم کا وہی فرماں روا ہے

وہی ارض و سما کی وُسعتوں میں
ہر اک رازِ نہاں سے آشنا ہے



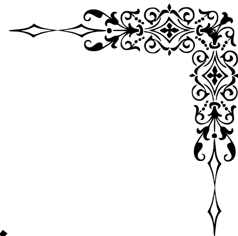
نہیں چارہ بجُز صبر و رضا کے
مرا اُس کی رضا پر سر جھکا ہے

جو اُس کا نام لے پاکیزگی سے
وہی تسنیم و کوثر سے دُھلا ہے

نہایت بخشش و جُود و کرم سے
نوازے جو، سخی بے انتہا ہے

اُسی کے نُور سے ہم دیکھتے ہیں
اُسی کی ذات سے اپنی بقا ہے

وہ جس ہستی کی قسمیں کھا رہا ہے
حبیبِؐ کبریا، خیرُ الورٰیؐ ہے



خدا کی رحمتِ بے حد کا ضامن
محمدؐ مصطفےٰؐ، صلِّ علیٰ ہے

چلو جنّت، کہے رب تجھ سے زینبؔ
ثنائے مصطفےٰؐ کی یہ جزا ہے



حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

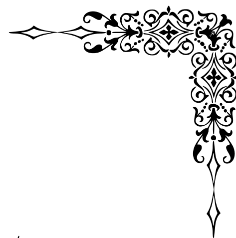
سروں پر رحمتِ حق کی رِدا ہے
لبوں پر اُس کے ناموں کی صدا ہے

مری اُمید ہے وہ، آسرا ہے
وہی مقصود میرا، مُدعا ہے

وہی رہبر، ہمارا رہنما ہے
اُسی کی ذاتِ اقدس سے بقا ہے

وہی محبوبِ رب ہے جو جہاں میں
محبِ مصطفیٰ صلِّ علیٰ ہے

ہر اک شے پر ہے اُس کی حکمرانی
دلوں کی سلطنت کا بادشہ ہے



سرِ تسلیم خم ہے اُس کے آگے

اُسی کے سامنے سجدہ روا ہے

نہیں اُس کو مرے سجدوں کی حاجت

وہ میری نیّتوں کو جانچتا ہے

اُسی کے سامنے پھیلا ہے دامن

وہی مشکل کُشا، حاجت روا ہے

نہیں دنیا و مافیہا میں کچھ بھی

بس اُس کی ذات کی حمد و ثنا ہے

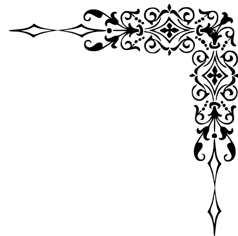
مکمل ضابطہ ہے زندگی کا

کلامِ رب، محمدؐ کی ثنا ہے



نوازے نعمتوں سے رات دن وہ
مرے عیبوں پہ پردہ ڈالتا ہے

حقیقت اُس کی زینؔب پائے کیسے
وہ اِس کے فہم و دانش سے ورا ہے



حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

ہمیں گھر بُلایا ہے، الحمد للہ!
حسیں در دکھایا ہے، الحمد للہ!

ضیا چار سُو ہے اُسی کی جہاں میں
اُسی کا ہی سایہ ہے، الحمد للہ!

فلک سر کے اُوپر، تو قدموں کے نیچے
زمیں کو بچھایا ہے، الحمد للہ!

بنایا ہے قندیل سورج کو اِس میں
فلک جگمگایا ہے، الحمد للہ!

دمکتے ستاروں کی چادر تنی ہے
عجب نُور چھایا ہے، الحمد للہ!



خدائے جہاں نے حسیں منظروں سے

زمیں کو سجایا ہے، الحمد للہ!

نہاں آنکھ سے ہے مگر حُسن اُس کا

نظر میں سمایا ہے، الحمد للہ!

عنادل نے ایک اک شجر پر چمن میں

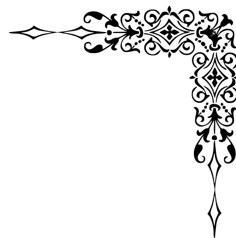
ترا گیت گایا ہے، الحمد للہ!

ہر اک دل میں بیج اپنی چاہت کا اُس نے

ازل سے لگایا ہے، الحمد للہ!

کرے شکر زینبؔ خدا کا ہمیشہ

لبوں پر سجایا ہے الحمد للہ!



مناجات

اے بلندیوں کے مالک، مری پستیاں مٹا دے
مری بخش دے خطائیں، مرے عیب سب چھُپا دے

میں فراز سے گرا ہوں، مجھے سرفراز کر دے
مرا دین اور دنیا، مری آخرت بنا دے

جو نہ پست ہو کبھی بھی، وہ بلند حوصلہ دے
مجھے عزمِ آگہی دے، مری فکر کو جِلا دے

مری لغزشوں سے یا رب! سرِ حشر درگزر کر
تجھے جو پسند آئے، وہی دل، وہی ادا دے

نہ حساب لے خدایا، نہ کتاب کھول میری
مرا کچھ نہیں بچے گا مجھے تُو اگر سزا دے



ہیں نڈھال جو غموں سے، جنہیں زخم لگ چکے ہیں
جو تپش سے جل گئے ہیں، وہی پُھول پھر کھلا دے

جنہیں دُشمنوں نے لُوٹا، جو بچھڑ گئے ہیں ہم سے
اُنہیں ہم سے پھر ملا دے، کوئی سلسلہ بنا دے

یہ جو وعدۂ لِقا ہے، وہ یہاں نہیں وہاں ہے
سرِ حشر میری اُلفت کا وہاں مجھے صلہ دے

مری چاہ کچھ نہیں ہے، تری چاہ پر ہوں راضی
جو فقط رضا ہو تیری، وہ ادا، وہ مُدّعا دے

تری رحمتوں سے دُوری، یہ نہیں مجھے گوارا
نہیں اور تاب مجھ میں، مرے صبر کی جزا دے

یہ دُعا ہے تجھ سے یا رب، یہی آرزوئے زینؔب
جو ترے قریب کر دے، اُسی راہ پر چلا دے

نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم



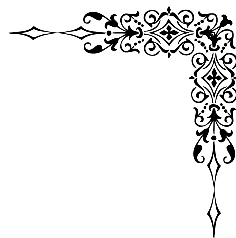
عشق و مستی سے لبالب جو مُدام آتے ہیں

نزدِ لب ہائے محبّاں ہی وہ جام آتے ہیں

جن کو سرکارؐ کی اُلفت کا شرف حاصل ہے

مہرباں رب کے اُنہی کو تو سلام آتے ہیں





نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مجھے توفیق دے یا رب کہ میں نعتِ نبیؐ لکھوں
تخیل باوضو ہو اور مسلسل ہر گھڑی لکھوں

حسیں لہجے کے زیر و بم کی میں شائستگی لکھوں
ترے شیریں سخن کی، شاہِؐ خوباں! نغمگی لکھوں

ترےؐ ذکر و محبّت کو میں اپنی زندگی لکھوں
تریؐ توصیف و مِدحت کو سراپا بندگی لکھوں

حبیبِؐ کبریا لکھوں، رسولِؐ ہاشمی لکھوں
غنی لکھوں، سخی یا اُنؐ کی شانِ سروری لکھوں

یہاں پر ذرّے ذرّے سے عیاں ہے دلکشی، لکھوں
معطّر، نُور سے معمور، طیبہ کی گلی لکھوں

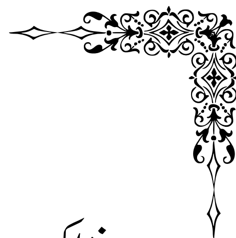
جمالِ مصطفٰے ﷺ لکھوں کہ خُلقِ بے بہا لکھوں
نبیؐ کے حُسنِ سیرت کو جہاں کی روشنی لکھوں

لکھوں خیرُ الوراؐ، بدرُ الدّجیٰؐ، شمسُ الضّحیٰؐ اُن کو
اُنہیںؐ پہلا نبی لکھوں، اُنہیؐ کو آخری لکھوں

نبیؐ کے ہجر میں بے ساختہ آنسو نکلنے کو
وفورِ عشق لکھوں یا جنون و بے خودی لکھوں

نکلتے جو رہے آنکھوں سے وہ آنسو نظر آئیں
دَرُونِ قلب جو گرتے رہیں، اُن کی نمی لکھوں

تریؐ توصیف لکھنے کو ترستا ہے قلم میرا
تجھےؐ ہر دور کا رہبر، معلّم سرمدی لکھوں



نزاکت، نِکہت و نُزہت کفِ دستِ مبارک کی
شگفتہ پھُول، کلیوں کی لطافت، تازگی لکھوں

ہر اِک شے سے مُقدّم باریابی ہے درِ شہؐ پر
تصوُّر میں ورق پر دِل کے اپنی حاضری لکھوں

سدا حاصل رہے مجھ کو ثنا گوئی کا فن آقاؐ!
سبھی نعتیں تری توصیف و مِدحت سے سجی لکھوں

مُقدّر کے سکندر ہیں تمہارےؐ چاہنے والے
تمہارےؐ در کی خدمت کو میں رشکِ سروری لکھوں

میں بچ جاؤں یہاں افراط اور تفریط سے زینبؔ
جو اُنؐ کی شان کے شایاں ہو، بس وہ شاعری لکھوں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

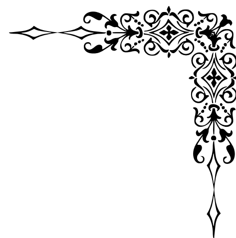
پھر مرا کوچۂ سرورؐ میں گزر ہے کہ نہیں
مجھ پہ کیا بارِ دگر اُنؐ کی نظر ہے کہ نہیں

جس کی تنویر سے مٹ جائیں اندھیرے دل کے
مری قسمت کے اُفق پر وہ سحر ہے کہ نہیں

ہیں بڑی دُور سے آئے درِ سرکارؐ پہ ہم
دیکھ چہرے پہ پڑی گردِ سفر ہے کہ نہیں

جس پہ چل کر میں پہنچ جاؤں کسی منزل تک
سامنے میرے وہی راہ گزر ہے کہ نہیں

گلشنِ زیست میں زینبؔ کے مُقدّر میں کوئی
موسمِ گُل بھی کہیں، اے گُلِؐ تر! ہے کہ نہیں



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سبز گُنبد پہ نظر شوق سے ڈالی میں نے

اپنی سوئی ہوئی تقدیر جگا لی میں نے

دِل کی آواز پہ لبیک کہا، پلکوں پر

خاک طیبہ کی سرِراہ سجا لی میں نے

عکس ہے گُنبدِ خَضرا کا مری آنکھوں میں

تشنگی کچھ تو نگاہوں کی بجُھا لی میں نے

مُضطرب قلب کی تسکیں کے لیے ہی اکثر

اُنؐ کی تصویر خیالوں میں بنا لی میں نے

دیکھتے دیکھتے یکبارگی اپنے دِل کی

ڈور اِک گُنبدِ خَضرا سے ملا لی میں نے

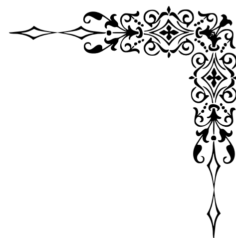


ہے یقیں اُس کو دُعاؤں کی قبولیّت کا
در پہ ہر شخص کو دیکھا ہے سوالی میں نے

مستقل ہو مرا دربار پہ آنا جانا
اِک مدینے کے مُسافر سے دُعا لی میں نے

مِل گئی رُوح کو تسکیں، دلِ مُضطر کو قرار
سر پہ نعلینِ مبارک جو اُٹھا لی میں نے

اُنؐ کی یادوں کی ضیا سے ہے منوّر زینؔب
بزم اِک خانۂ دِل میں بھی سجا لی میں نے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

پھر ہَوا میں درِ سرکارؐ کی خُوشبو آئی
اُنؐ کے دربارِ ضیابار کی خُوشبو آئی

ہم کو لاریب مدینے کے چمن زاروں میں
پھول تو پھول ہیں، ہر خار کی خُوشبو آئی

آج پھر شہرِ نبیؐ سے کوئی جھونکا آیا
خاکِ کوئے شہِؐ ابرار کی خُوشبو آئی

دِل سے اے سرورِؐ دیں آپ کو جب یاد کیا
مری جانب کسی گُلزار کی خُوشبو آئی

آپؐ کا جلوہ تصوّر میں جو دیکھا ہم نے
آپؐ کی خواہشِ دِیدار کی خُوشبو آئی



پھر زیارت کی تمنّا مرے دِل میں جاگی
پھر حرم کے در و دیوار کی خُوشبو آئی

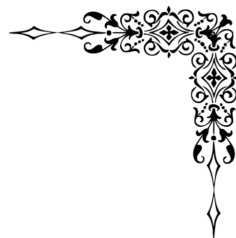
رُوح اَفروز فضاؤں میں حرم کی مُجھ کو
سرورؐ و صاحبؐ و سردارؐ کی خُوشبو آئی

مُشک و عَنبر کی نہیں اب اُسے حاجت، جس کو
آپؐ کے گیسوئے خم دار کی خُوشبو آئی

عشق جس کو بھی ملا عشقِ بلالیؓ جیسا
کب اُسے دِرہم و دِینار کی خُوشبو آئی

دُکھ میں ہر دَرد میں جب اُنؐ کو پُکارا میں نے
مجھ کو مُونِس، مرے غمخوار کی خُوشبو آئی

بے طرح تیز ہوئیں دھڑکنیں دِل کی زینبؔ
جب حرم، گُنبد و مینار کی خُوشبو آئی



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مجھ پہ بھی جانِؐ دو عالم کی نظر ہو جائے
پھر سے تقدیر میں وہ شہرِ ہُنر ہو جائے

کاش مل جائے مجھے اذنِ حضوری، آقاؐ!
پھر مُقدّر میں مدینے کا سفر ہو جائے

ہجرِ آقاؐ میں مُحب جاں سے گزر جاتے ہیں
اُن کے احوال کی دنیا کو خبر ہو جائے

میں بھی دیدِ شہِؐ والا کی تمنائی ہوں
مرے خوابوں میں بھی وہؐ رشکِ قمر ہو جائے

عشقِ سرکارِؐ دو عالم میں بنے جو شعلہ
اب نہاں خانۂ دل میں وہ شرر ہو جائے



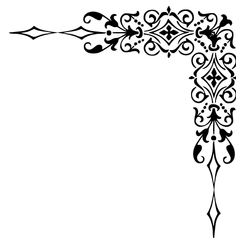
جس کے انوار سے چھٹ جائیں اندھیرے دل کے
مری تقدیر میں وہ نُورِ سحر ہو جائے

تا ابد آپؐ کی اُلفت مرا ایمان رہے
چاہے دنیا یہ اِدھر کی بھی اُدھر ہو جائے

جس پہ چل کر ترےؐ نقشِ کفِ پا تک پہنچوں
سامنے ایسی کوئی راہ گزر ہو جائے

ذکر پر اُنؐ کے گہربار ہیں میری آنکھیں
خُلق سے اُنؐ کے ہر اک دل پہ اثر ہو جائے

کاش توبہ کی بھی زینبؔ اُسے توفیق ملے
بے ادب پر مری باتوں کا اثر ہو جائے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہر بار آستاں پہ ہم آئیں بہ چشمِ نم
اُنؐ کو ہی زخم دل کے دکھائیں بہ چشمِ نم

دامن درِ رسولؐ پہ پھیلا نہ تھا ابھی
بن مانگے پائیں ہم نے عطائیں بہ چشمِ نم

زار و قطار اُن کے مُحب رو دیئے تمام
روضے پہ مانگیں جو بھی دعائیں بہ چشمِ نم

عُشّاق تیراؐ ذکر عقیدت سے یُوں کریں
اُلفت کے دائروں میں سمائیں بہ چشمِ نم

روضے پہ آ کے گُنبدِ خَضرا کے جلوہ ہیں
عکسِ جمیل دل پہ بنائیں بہ چشمِ نم



بے ساختہ لبوں پہ درُود و سلام ہو
عاصی ثواب خُوب کمائیں بہ چشمِ نم

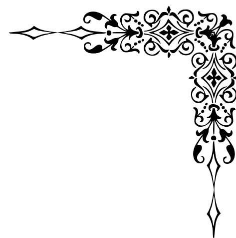
طیبہ کے دارِ نُور میں، نُوری فضاؤں میں
دل کے بجھے چراغ جلائیں بہ چشمِ نم

تب شوقِ دید ہم کو دکھائے حسین خواب
جب ہم ثنا کے پھُول کھِلائیں بہ چشمِ نم

حالِ دلِ حزیں کا فسانہ سنیں گے وہؐ
رودادِ غم اُنہیؐ کو سنائیں بہ چشمِ نم

آتے رہیں گے، سانس کی ڈوری ہے جب تلک
کروائیں گے معاف خطائیں بہ چشمِ نم

آتے ہیں شوق سے درِ شاہِؐ اُمم پہ ہم
زینبؔ حرم سے لوٹ کے جائیں بہ چشمِ نم



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

درِ شہؐ پر مُقدّر آزمانے کی تمنّا ہے
معطّر، مُشکبو گلیوں میں جانے کی تمنّا ہے

مجھے اُس دَور کے گزرے زمانے کی تمنّا ہے
سنا تھا جو نہ دیکھا تھا، وہ پانے کی تمنّا ہے

مجھے حُسنِ کرم سے اپنے در پر حاضری بخشیں
گُہر اشکوں کے قدموں میں لُٹانے کی تمنّا ہے

دِکھائیں رہگزارِ شوق کے، سب پیچ و خم ہم کو
ہمیں اپنی وَفا کو آزمانے کی تمنّا ہے

جہاں ہے سبز گُنبد، روضۂ اطہر، حرم اُنؐ کا
چراغوں کی طرح، واں دِل جلانے کی تمنّا ہے



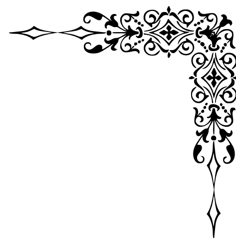
ہیں دُنیا میں دلِ مُضطر کے چارہ گر مرے آقاؐ!
اُنہیؐ کو کیفیّت اپنی بتانے کی تمنّا ہے

جو عشقِ احمدِؐ مُختار سے غافل رہے اُن کو
سبق آقاؐ کی اُلفت کا پڑھانے کی تمنّا ہے

جو آئے ہیں جہاں میں رحمتُ اللّلعالمیںؐ بن کر
اُنہیؐ کے سنگِ در پر بیٹھ جانے کی تمنّا ہے

وہ سیرت ہے کہ گرویدہ ہوا سارا جہاں جس کا
اُنہیؐ کی راہ پر خُود کو چلانے کی تمنّا ہے

غمِ سبطِ نبیؐ زینبؑ، ہے میری زیست کا حاصل
بس اِس غم کے سوا سب غم بھُلانے کی تمنّا ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مری چشمِ تمنّا میں سِتارے جھلملاتے ہیں
مسافر جب کبھی سُوئے حرم جاتے ہیں، آتے ہیں

اُتر جاتا ہے بحرِ نُور میں سارا وجُود اپنا
تصوّر میں جب اُنؐ کے ہم جہاں کو بھُول جاتے ہیں

درُودوں کے حسیں نغمے، سلاموں کے ترانے بھی
سرِ بزمِ نبیؐ، سب چاہنے والے سناتے ہیں

سنہری جالیوں کی جگمگاہٹ نَقش ہے دِل پر
ہمیں روضے کے سب محراب و منبر یاد آتے ہیں

تریؐ بخشش کی رُودادیں، ترےؐ فیضان کے قصّے
سُنیں عاشق تو آنکھوں سے، سبھی موتی لُٹاتے ہیں



ابھی تک ہیں نگاہوں میں حرم کے دِلنشیں مَنظر
جو گُزرے روضۂ اقدس پہ، وہ لمحے رُلاتے ہیں

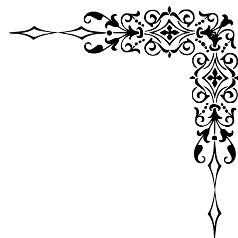
بھٹکنے ہی نہیں دیتے، کسی کو جادۂ حق سے
وہؐ اپنے چاہنے والوں کی تقدیریں بناتے ہیں

نہیں ہے کوئی حسرت میرے دِل میں اے شہِؐ والا!
حسیں یادوں کے موسم قلب و جاں میں لہلہاتے ہیں

مکاں سے لامکاں تک کا سفر لمحوں میں طے کر کے
فرازِ عرش پر محبُوبِؐ حق پھر جگمگاتے ہیں

سُوئے افلاک پیغمبرؐ کے استقبال کی خاطر
فرشتے آسمانوں کے سبھی رستے سجاتے ہیں

حرم کی دِلربا، پیاری فضا میں زینبِ عاصی!
تمہیں اکثر مکینِ گُنبدِ خَضرا بُلاتے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

نُور ہے تیراؐ تبسّم، روشنی آنکھیں تریؐ
خوبصورت ہیں شمائل، خوب ہیں باتیں تریؐ

بے کراں تیریؐ سخا و بخشش و جُود و کرم
فیض بھی ملتا ہے تیراؐ اور سوغاتیں تریؐ

معجزہ تھا چاند کا دو لخت ہو جانا اگر
معجزے سے کم نہیں رب سے ملاقاتیں تریؐ

اے نبیؐ محترم! شاہِؐ اُمم! اے ذی حشم!
عمر بھر کہتی رہوں، لکھتی رہوں نعتیں تریؐ

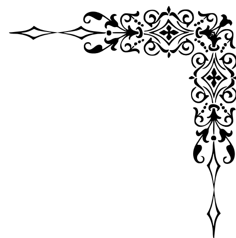
جو تجھےؐ محبوب رکھتے ہیں سدا، اُن میں مَلک
بانٹتے ہیں صدقۂ حسنینؓ، خیراتیں تریؐ



ہے فِدا روشن جبیں پر تا ابد نُورِ سحر
ذرّے ذرّے کے لبوں پر ہیں مناجاتیں تریؐ

ہے مری بھی بخشش و راحت کا امکاں حشر میں
چونکہ گُزری ہیں غمِ اُمّت میں ہی راتیں تریؐ

جب خلوصِ دل سے زینبؔ ہم کریں وِردِ درُود
رحمتوں کی ہم پہ ہو جاتیں ہیں برساتیں تریؐ



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ترانہ جب سرِ بزمِ نبیؐ ہم نے سنایا ہے
سرِ گُلشن گلُوں نے بھی اُنہیؐ کا گیت گایا ہے

لَطافت، رنگ و نِکہت، گُل نے پائی رُوئے اطہر سے
کلی کو مسکراہٹ نے تریؐ کِھلنا سکھایا ہے

چمن دل کا تریؐ یادوں سے ہم نے یوں سجایا ہے
اُجالا رُوح کو، اپنا مُقدّر جگمگایا ہے

نہیں ہے خوف اب ہم کو ذرا بھی ظُلمتِ شب کا
جہاں میں چار سُو صلِّ علیٰ کا نُور چھایا ہے

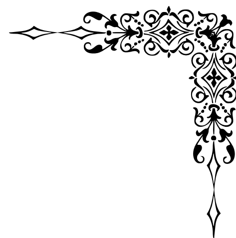
نکالا کُفر اور اِلحاد کی تاریک وادی سے
جہنّم کے گڑھے سے آپؐ نے ہم کو بچایا ہے



خدا کی ہی عطا سے ان کی بگڑی بھی بناتے ہیں
جنہیں حالات نے دنیا میں ہر اِک پل ستایا ہے

سنوارا بزمِ ہستی کو نبیؐ نے حُسنِ سیرت سے
سبھی کو جامِ وحدت شانِ رحمت سے پلایا ہے

بُلا لو سیّدیؐ! زینبؔ کو بھی بارِ دِگر در پر
غمِ فرقت میں تیریؐ یاد نے بے حد رُلایا ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اُنؐ کی دہلیز پہ بیٹھوں، یہ مرا دل چاہے
زندگی اُنؐ پہ لٹا دوں، یہ مرا دل چاہے

عکس ہو گُنبدِ خَضرا کا مری آنکھوں میں
خواب اِس کے ہی میں دیکھوں، یہ مرا دل چاہے

جالیوں، منبر و محراب پہ ہو جاؤں نثار
رُوح میں اُن کو بسا لوں، یہ مرا دل چاہے

دُور سے آئیں نظر جب بھی حرم کے مینار
آنکھ سے من میں اُتاروں، یہ مرا دل چاہے

بیٹھ کر گُنبدِ خَضرا کی حسیں چھاؤں میں
حالِ دل اُنؐ کو سناؤں، یہ مرا دل چاہے

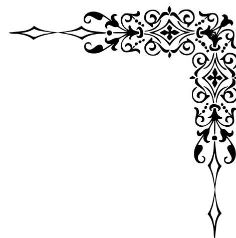


ہو مدینہ مری تقدیر میں، اور عمرِ عزیز
میں وہاں ساری گزاروں، یہ مرا دل چاہے

بیٹھ کر ارضِ جناں پر میں پڑھوں اُنؐ پہ درُود
اپنی ہستی کو اُجالوں، یہ مرا دل چاہے

جس جگہ فرش نے آقاؐ کے قدم چُومے ہیں
اُن کو پلکوں سے میں چُوموں، یہ مرا دل چاہے

اشک آنکھوں سے رواں ہیں دمِ رُخصت زینبؔ
اُنؐ کی دہلیز نہ چھوڑوں، یہ مرا دل چاہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

فضا میں خُوشبو رچی ہوئی ہے، عجب ہے منظر، حضورؐ آئے
فلک سے فرشِ زمیں تلک ہے ضیا سراسر، حضورؐ آئے

برس رہا ہے سحابِ رحمت، خُوشی سے بادِ صبا ہے رقصاں
ہے رنگ و نِکہت چمن چمن میں، حبیبِؐ داور، حضورؐ آئے

جہاں سے دَورِ خزاں گیا اب، بہار آئی، قرار لائی
کلی گُلابوں کی شبنمی ہے، روش روش پر، حضورؐ آئے

برس رہی ہے خُدا کی رحمت، کرم کے چشمے اُبل پڑے ہیں
ہَوا مُسرّت سے جھُومتی ہے، سبھی کے دِلبر، حضورؐ آئے

دیا ہے یا رب حبیبؐ اپنا، یہ تیرا احساں ہے مومنوں پر
شرابِ عشقِ نبیؐ پلا کر، بنا ثنا گر، حضورؐ آئے

ہے محوِ مدح و ثنا ہر اِک شے، فضا، ہوائیں، حجر، شجر بھی
خُوشی مناؤ، دِیے جلاؤ، کہ ماہِ انور حضورؐ آئے

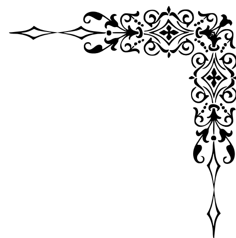
درُود پڑھتے رہیں فرشتے، نبیؐ آخر پہ تا قیامت
خُدا کا، خلقِ خُدا کا بھی ہے، یہ ذکرِ سرورؐ، حضورؐ آئے

تھے منتظر جو اُنہی کے دل میں، ہیں عشقِ احمدؐ کے پھُول کھلتے
لبوں پہ ذکرِ مُبیں ہے شہؐ کا، نظر کا محور، حضورؐ آئے

ہیں باغِ ہستی میں جو یگانہ، جمال میں ہیں جو سب سے بڑھ کر
نہیں ہے جن کی مثال کوئی، وُہی گُلِ تر، حضورؐ آئے

بروزِ محشر عطائیں ہوں گی، نبیؐ کے ہر ایک اُمّتی پر
وہ جاں بھی مانگیں تو جاں بھی اُن پر کرو نچھاور، حضورؐ آئے

زمیں ہے روشن، چمک سوا ہے فلک پہ مہر و قمر کی زینت
حبیبِؐ داور، ہمارے سرورؐ، عظیم رہبر، حضورؐ آئے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تقدیر سنور جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

یہ عمر گزر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

جاں کھینچ کے لے جائے روضے کی حسیں جالی

دِل کیف سے بھر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

کب سے یہ تمنا ہے میرے دلِ حیراں کی

طیبہ میں بکھر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

شاید کہ ہو بخشش کا ساماں بھی یہی میرا

یہ جان اگر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

عاشق کی تمنّا ہے، واں گُنبدِ خَضرا کے

سائے میں قضا آئے، آقاؐ ترے قدموں میں



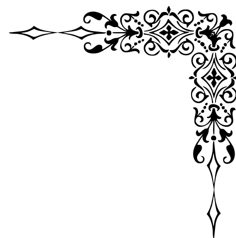
کوئی بھی عمل جس کا دنیا میں نہیں اچھا
آئے تو سدھر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

جچتی نہیں آنکھوں میں، دولت کی فراوانی
دل سے بھی اُتر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

جلوؤں کی حقیقت کو جانوں میں اگر اے دل!
سب پر ہی نظر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

ناموس پہ جاں دینا عاشق کی عبادت ہے
دنیا سے گزر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں

جذبوں کی فراوانی دیکھو تو سہی زینبؔ
ایک ایک نکھر جائے، آقاؐ ترے قدموں میں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

سب اندھیرے چھٹ گئے، دِلکش نظارے ہو گئے
مسکرانے کے ہر اک جانب اِشارے ہو گئے

آپؐ کی آمد سے دنیا ہو گئی بے حد حسیں
آپؐ کی چشمِ کرم سے غم کنارے ہو گئے

رُوئے انور سے دمکتے ہیں در و دیوار سب
خاکِ بطحا کے سبھی ذرّے ستارے ہو گئے

اے شفیعؐ المُذنبیں! اے رحمتُ اللّعالمیںؐ!
عاصیوں کے حشر میں وارے نیارے ہو گئے

اِس سے بڑھ کر کیا ملے گی، راحت و تسکینِ جاں
ہم غلامانِ نبیؐ ہیں، وہ ہمارے ہو گئے

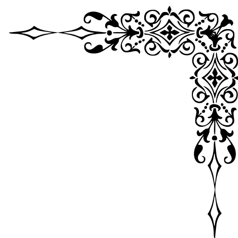


جن کو آلِ مصطفےٰؐ اور مصطفےٰؐ سے پیار ہے
بے شبہ اُن کو مشیّت کے اشارے ہو گئے

بے کسوں کی، کی ہے دِلجوئی ہمیشہ آپؐ نے
بے بسوں، لاچار لوگوں کے سہارے ہو گئے

فکر ہو گی حشر میں ہر پل ہماری آپؐ کو
اُمّتی سب، سرورِؐ عالم کو پیارے ہو گئے

عشقِ اہلِ بیت میں ہر دو سَرا کا چین ہے
دُور غم زینؔب ترے سارے کے سارے ہو گئے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رحمتیں اُنؐ کی، عطائیں یاد آتی ہیں مجھے
ہر گھڑی اپنی خطائیں، یاد آتی ہیں مجھے

پھر حرم کے بام و دَر، محراب و منبر، راستے
سارے مَنظر، سب دُعائیں یاد آتی ہیں مجھے

آہ و زاری وہ محبّوں کی، وہ فریادیں شہاؐ!
سب دُکھی دِل کی صدائیں، یاد آتی ہیں مجھے

اُنؐ کی صورت اور سِیرت سے ہے روشن کائنات
چار سُو نُوری رِدائیں، یاد آتی ہیں مجھے

وہ نسیمِ صبح کی اٹھکیلیاں! صحنِ حرم!
کیف پروردہ فضائیں، یاد آتی ہیں مجھے



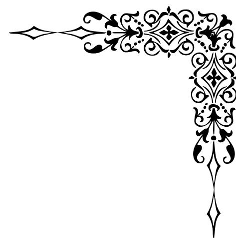
ہر طرف روضے کے ہے ساری فضا مشک و گلاب
عنبریں مہکی ہوائیں، یاد آتی ہیں مجھے

ہے تصوّر میں مرے سرکارؐ کا حُسن و جمال
دلنشیں اُنؐ کی ادائیں، یاد آتی ہیں مجھے

اُنؐ کے عارض کی صباحت میں ملاحت کی دمک
اُس پہ زلفوں کی گھٹائیں، یاد آتی ہیں مجھے

مسکراہٹ سے اَندھیروں میں ہوئے روشن چراغ
ہر طرف پھیلی ضیائیں، یاد آتی ہیں مجھے

روضۂ اَطہر پہ زینبؔ حاضری کے درمیاں
جو ہوئیں مجھ پر عطائیں، یاد آتی ہیں مجھے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

گُلشن کا یہ شباب، مرے مصطفٰے سے ہے
ہر حُسنِ لاجواب، مرے مصطفٰے سے ہے

شمس و قمر کا نُور، چمک اور روشنی
تاروں کی آب و تاب، مرے مصطفٰے سے ہے

ہوتی رہے گی خلقِ خدا جس سے فیضیاب
وہ رحمتوں کا باب، مرے مصطفٰے سے ہے

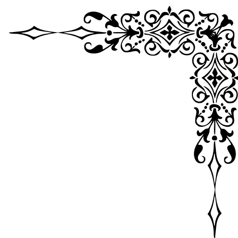
آنکھوں میں عاشقوں کے سجا ہے جو مستقل
ہر اِک حسین خواب، مرے مصطفٰے سے ہے

حُسن و جمالِ زیست اُنہیؐ سے ہے دَہر میں
ہر دَور کامیاب، مرے مصطفٰے سے ہے



وردِ زبان جس کے ہمہ وقت ہے درُود
جو بھی ہے کامیاب، مرے مصطفٰےؐ سے ہے

زینبؔ جہاں بھی ذکرِ رسالتؐ مآب ہو
محفل وہ لاجواب، مرے مصطفٰےؐ سے ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

یوں اُنؐ کی یاد کا مرے دل پر اثر رہے
ہم کو کسی کی اور نہ اپنی خبر رہے

قبلہ مرا اُدھر ہے، اُدھر میری سجدہ گاہ
اُنؐ کی نگاہِ اطہر و اقدس جدھر رہے

جب تک رہی یہ خاک مری رُوح کا لباس
محوِ ثنا حضورؐ کی شام و سحر رہے

آنکھوں میں ثبت گُنبدِ خَضرا کا عکس ہو
آباد اُنؐ کے ذِکر سے دِل کا نگر رہے

اک سائباں سروں پہ سدا رحمتوں کا ہو
ہم پر نبیؐ کے لُطف و کرم کی نظر رہے



ہر دَم ہے اُنؐ کا چاہنے والا سکون میں

اُنؐ کا عدُو جہاں بھی رہے در بدر رہے

دِل سے کروں حضورؐ کی ہر بات پر عمل

اُنؐ کی رَضا سدا میرے پیشِ نظر رہے

توصیف آپؐ کی ہو مرا مقصدِ حیات

حُسنِ بیاں پہ میری نظر عمر بھر رہے

حُسن و جمالِ شہؐ کی نہیں ہے کہیں مثال

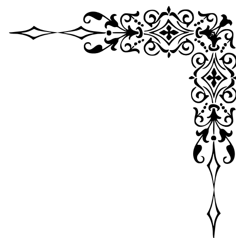
عالم کا حُسن صدقۂ خیرُ البشر رہے

یادِ رسولؐ رُوح و بدن کا لباس تھی

ہم اُنؐ کی آرزو میں ہی شام و سحر رہے

چشمِ کرم ہی چاہیے زینبؔ کو آپؐ کی

نعتیں سدا کہے وہ، یہ اُس کا ہُنر رہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

چاہتے ہیں جنہیں سرکارؐ صِلہ دیتے ہیں
دِید سے اپنی، نگاہوں کو جِلا دیتے ہیں

رُوئے انور سے، وہ محبُوبؐ ہٹا کر پردہ
تِشنہ لب کو مئے دِیدار پلا دیتے ہیں

وہ جِدھر سے بھی گُزرتے ہیں، معطّر رستے
رِہ نَوردوں کی محبّت کو ہَوا دیتے ہیں

اب تَلک بام پہ رکھے تھے، نگاہوں کے چَراغ
آج پلکیں تری راہوں میں بچھا دیتے ہیں

مُشک و عنبر کے خزینے لیے محفل کو شہاؐ!
آپؐ آتے ہیں تو خُوشبو میں بسا دیتے ہیں

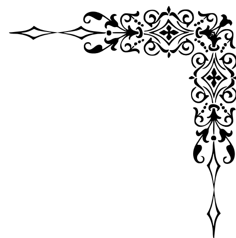


مسکراتے ہیں جو آقاؐ کسی محفل میں کبھی
دِل کے گُلشن میں کئی پھُول کِھلا دیتے ہیں

اُنؐ کی یادوں کے دلِ زار میں کھِلتے ہیں گُلاب
ہم جہاں کے سبھی غم، دِل سے بُھلا دیتے ہیں

شاعری ہے مری محبُوبِ خُدا کی مِدحت
شعر نعتوں کے دِل و جاں کو ضیا دیتے ہیں

حُسنِ سیرت کے دمکتے ہوئے سُورج زینبؔ
خَلق کو خُلق کا گرویدہ بنا دیتے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہے ذکرِ نبیؐ دَرد کے دَرماں کا وظیفہ

کیا خُوب ہے یہ زیست کے ساماں کا وظیفہ

آسان ہے، انمول، بہت بیش بہا ہے

یہ وِردِ محمدؐ، دلِ حیراں کا وظیفہ

پڑھتے ہیں اِسے جن و بشر اور ملائک

ہے وِردِ زباں عرش کے مہماں کا وظیفہ

محشر میں بچا لے گا ہمیں کرب و بلا سے

ہے وجہِ سعادت شہِؐ خُوباں کا وظیفہ

مقصود مرا اسمِ نبیؐ کا ہے تصوّر

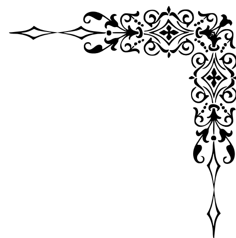
ہے صلِّ علیٰ میرے دل و جاں کا وظیفہ



ہاں! بعدِ خدا ذکرِ نبیؐ خوب کرو تم
کیا اس کے سوا ہے غمِ دوراں کا وظیفہ؟

کافی ہے تراؐ اسمِ گرامی مرے آقاؐ!
پایا ہے اسے قلبِ پریشاں کا وظیفہ

زینؔب بھی کرے وِرد سدا صلِّ علیٰ کا
انساں کا، ملائک کا ہے، یزداں کا وظیفہ



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

وہؐ ہیں جس جا مرے دِل! مجھ کو اُدھر جانے دے

عشقِ سرکارؐ میں ہستی کو سنور جانے دے

مُشکبو نرم ہواؤں میں بکھر جانے دے

وادیوں میں مُجھے طیبہ کی اُتر جانے دے

فکر و غم سے مجھے کچھ دیر گُزر جانے دے

گُنبدِ سبز کے سائے میں ٹھہر جانے دے

اُنؐ کی گلیوں میں بھٹک جاؤں نہ مِلنے کے لیے

قلب و جاں، رُوح فزا کیف سے بھر جانے دے

خاکِ در ہے مری آنکھوں کی ضیا، صلِّ علیٰ

آستاں پر دلِ حیراں مجھے پھر جانے دے



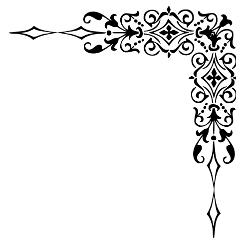
ہے جدھر گُنبدِ خَضرا مری آنکھوں میں رہے
ہم نشیں میری تڑپ دیکھ، اُدھر جانے دے

ہر سَفر میرا مدینے کا سَفر ہو جائے
مجھ کو تا عمر خُدا، بہرِ سَفر جانے دے

ذرّے ذرّے کو میں پلکوں سے لگا لوں جا کر
مجھ کو اُس نُور کی وادی میں اُتر جانے دے

معاف کر دے مجھے محبُوبؐ کے صدقے یا رب!
اُنؐ کی دہلیز پہ جا کر مجھے مَر جانے دے

قلب کو دائمی راحت کی طلب ہے زینبؔ
خاک، طیبہ کی فضاؤں میں بکھر جانے دے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

جو قضا، عشقِ نبیؐ کی بندگی، کرتے نہیں
وہ بسر غفلت میں اپنی، زندگی کرتے نہیں

رکھ دیے ہیں بام و در پر، اپنی آنکھوں کے چراغ
اب چراغوں سے فقط ہم، روشنی کرتے نہیں

سَربکف ناموسِ دیں کے واسطے ہیں اہلِ حق
عشق کرتے ہیں وہ، ہر گز دِل لگی کرتے نہیں

حُسنِ خُلقِ شاہؐ سے جو، ہو گئے ہیں فیضیاب
اپنے قول و فعل میں، کوئی کجی کرتے نہیں

شیوۂ جُود و سخا ہے فطرتِ خیرؐ الانام
وہؐ کبھی اپنی سخاوت میں، کمی کرتے نہیں

لکھ رہے ہیں صفحۂ دِل پر ثنائے مصطفیٰ ﷺ
بن ثنائے مصطفیٰ ﷺ ہم شاعری کرتے نہیں

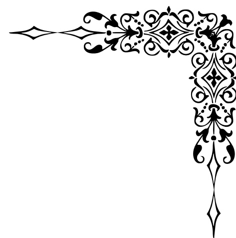
سرورِ ﷺ دیں کی غلامی، باعثِ صد فخر ہے
جو غلامانِ نبی ﷺ ہیں خُودسری کرتے نہیں

نامِ سرور ﷺ پر انگوٹھے چومتے ہیں بارہا
حُبِّ محبوبِ ﷺ خُدا میں، ہم کمی کرتے نہیں

وُسعتِ عالم میں نازاں، آپ ﷺ اپنے فقر پر
دو جہانوں کے شہنشہ ﷺ ہیں، شہی کرتے نہیں

ہو اگر چشمِ کرم اُن ﷺ کی، تو بیڑا پار ہے
اُمّتی پر وہ ﷺ عنایت، سرسری کرتے نہیں

اُن ﷺ کی رحمت بے کراں، بخشش ہے زینبؔ بے مثال
وہ ﷺ کہیں اپنی عنایت میں کمی کرتے نہیں



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

دَردِ دلِ مُضطر کی سرکارؐ! دوا کرنا
حسرت ہے تو بس اتنی، دیدار عطا کرنا

دِل بھی ہے ترا، جاں بھی، ہر چیز تمہاری ہے
رحمت کی رِدا اوڑھے، بس دِل میں رہا کرنا

تا حشر نہ چھوڑیں گے، ہم آپ کا در آقاؐ!
ہم چاہنے والوں کی عادت ہے، وفا کرنا

ہیں سوختہ جاں عاشق، سوزِ غمِ فُرقت سے
لِلّٰہ! اِنہیں خُود سے، ہر گز نہ جُدا کرنا

بے تاب رہوں بے حد، جب تک نہ کہوں نعتیں
مرغوب ہے سرورؐ کی، دِن رات ثنا کرنا



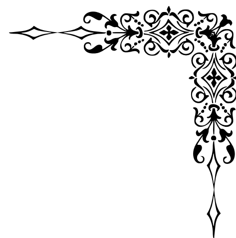
اب رختِ سفر باندھو، ہے قافلہ چلنے کو
دِل کو یہ تسلی بھی، ہر بار دیا کرنا

اِس طُولِ مُسافت سے گھبرا نہ کبھی اے دِل!
ہر آن مدینے کی باتیں ہی کیا کرنا

لاچار یتیموں پر، بے دست فقیروں پر
ہر لُطف و کرم کرنا، ہر جُود و سخا کرنا

سنت ہے رسُولوں کی، عادت ہے فقیروں کی
لوگوں سے بھلا کرنا، آقاؐ کی ثنا کرنا

بس ایک ہی مقصد ہو دُنیا میں ترا زینؔب
محبوبِؐ الٰہی کی رحمت کی دعا کرنا



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

خُدا کے بعد شاہی آپؐ کی رُوئے زمیں پر ہے
فلک کی وُسعتوں پر بھی، قُلوبِ مؤمنیں پر ہے

بسا لوں دِیدۂ حیراں میں اُن کا ایک اِک جلوہ
نظر اُنؐ کے دِل آرا، دِلنشیں رُوئے حسیں پر ہے

ترےؐ روضے پہ مانگی ہیں دعائیں بارہا ہم نے
سبھی کے دَرد کا دَرماں، شہِؐ والا یہیں پر ہے

کبھی رویا میں آ کر دید بخشیں ہم فقیروں کو
غمِ فرقت کا دَردِ بے کراں، قلبِ حزیں پر ہے

سزا کے مستحق ٹھہرے مگر اپنا بھروسہ تو
شفاعت کی رِدا اوڑھے، شفیعؐ المُذنبیں پر ہے



ہوئی ہے اِبتدا اُنؐ سے، رہے گی انتہا اُنؐ پر
کرم رب کا نہایت، اوّلین و آخریں پر ہے

سرِ اقدس پہ آقاؐ کے عمامہ ہے امامت کا
تجلّی نُورِ حق کی آپؐ کی، روشن جبیں پر ہے

بُلایا جب، کہا لبّیک ختم المرسلیںؐ ہم نے
یقیں کامل ہمارا، آپؐ کے صِدقِ مُبیں پر ہے

فرازِ عرش پر ہے، قُدسیوں کے شہپروں پر بھی
رقم اسمِ جَلی تیراؐ، قلُوبِ عاشقیں پر ہے

سفر معراج کا طے ہو گیا بس ایک لمحے میں
ابد تک سُرعتِ رفتار کا چرچا زمیں پر ہے



نہیں پایا کسی کو بھی جہاں میں مہرباں اِتنا
کوئی ہم کو یہ بتلائے، کہ اُنؐ جیسا کہیں پر ہے

شفاعت حشر میں زینؔب کریں گے اپنی اُمّت کی
گنہگاروں کی بخشش، رحمتُ اللّلعالمینؐ پر ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دِل مرا گنبدِ خَضرا پہ فِدا ہو جائے
اُنؐ کے قدموں میں رہے اور فنا ہو جائے

اُنؐ کے چہرے پہ ہے انوارِ الٰہی کی چمک
عارضِ رُخ سے جہاں بھر میں ضیا ہو جائے

ضو فشاں، بزمِ جہاں آپؐ کی تنویر سے ہے
مرے سینے کو بھی یہ نُور عطا ہو جائے

کہکشاں، مہر و قمر اور ستاروں کی دمک
دید سے سرورِؐ عالم کی سوا ہو جائے

چشمِ رحمت ہو مجھ عاصی پہ، کرم ہو اُنؐ کا
قابلِ عفو ہر اک میری خطا ہو جائے



چھُپ گیا چاند جو دیکھا رُخِ تاباں اُنؐ کا
تاب اب اُس میں کہاں، جلوہ نما ہو جائے

محترم میری نظر میں ہیں محبّانِ رسولؐ
حاصل اِس کام سے خالق کی رضا ہو جائے

نعت سے قلبِ مسلماں کو منوّر کر دوں
کاش یہ فرض مرا جلد ادا ہو جائے

بارہا اِذن ہو روضے پہ مجھے جانے کا
مرے مالک! مری منظور دعا ہو جائے

یہ تو ممکن نہیں واللہ، کے روزِ محشر
آپؐ کے چاہنے والوں کو سزا ہو جائے

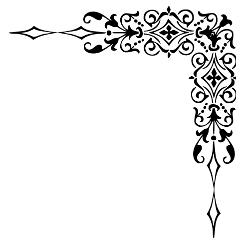


جس قدر ظاہر و باطن میں ہیں موجود مرے

ہر مرض سے مجھے سرکارؐ! شفا ہو جائے

بخش دے مجھ کو خدا، مدحِ نبیؐ کے صدقے

مژدہ غفران کا زینبؔ کو عطا ہو جائے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

کس نُور کی آمد ہے مدینے کی فضا میں

خُوشبو ہے کہ انوار کی ٹھنڈک ہے ہَوا میں

وہ جس کو بَراہیمؑ نے مانگا تھا دُعا میں

محبوبِؐ خُدا ہم کو ملا اُس کی جزا میں

نبیوںؑ کے صحیفے بھی یہ دیتے تھے گواہی

تھی آپؐ کی آمد کی خبر ارض و سما میں

تاباں ہے زمانوں کی جبیں جس کی ضیا سے

وہ شمع جلائی ہے محمدؐ نے حِرا میں

یہ کون حسیں دَہر میں آیا ہے کہ ذرّے

روشن ہیں یہاں، نُزہت و نِکہت ہے صبا میں



ہے مطلعِ انوار رُخِ احمدِؐ مُختار
آتے ہیں نظر گیسوئے وَالّیل گھٹا میں

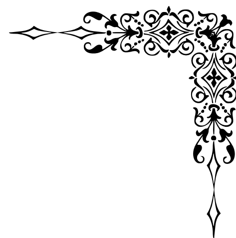
ہر دَرد کا دَرماں ہے درُودِ شہِؐ والا
کامِل ہے شِفا اُنؐ کی نظر اور عطا میں

آئی نہیں حِصّے میں کسی کے یہ سعادت
جو دین کی عظمت ہے دلِ آلِ عبا میں

دِیں کے لیے جاں کی بھی نہ پرواہ کریں گے
بیدار ہیں دِل سینۂ اربابِ وفا میں

جیتے بھی ہیں، مرتے بھی ہیں، جو نامِ خُدا پر
دیکھیں نہ کوئی فرق، فنا اور بقا میں

درویش غنی دِل ہیں، درِ شاہؑ کے زینبؑ
کیا شان ہے اندازِ کرم، حُسنِ ادا میں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اُنؐ کی ہر یاد کو پلکوں پہ سجا لیتے ہیں
صورتِ اشک نگاہوں میں بسا لیتے ہیں

ہیں شب و روز مُحبّ آپؐ کی فرقت میں ملُول
قلبِ بسمل کے تڑپنے کا مزہ لیتے ہیں

بخدا! آپؐ کی اُلفت کا خیال آتے ہی
رنج و غم آپؐ کی فرقت کے مٹا لیتے ہیں

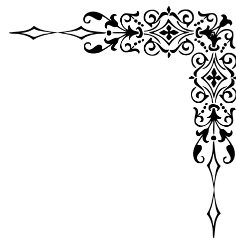
ہاں تجھیؐ سے تجھےؐ بے لاگ طلب کرتے ہیں
گنبدِ سبز کو تعویز بنا لیتے ہیں

سنگِ دہلیز پہ بیٹھے ہیں بڑی دیر سے ہم
آپؐ کے در کے فقیروں سے دعا لیتے ہیں



خانۂ دل میں بسا کر تریؐ یادوں کی مہک
زمزمے مدح کے ہونٹوں پہ سجا لیتے ہیں

غمِ دوراں سے ہوں بے چین تو زینبؔ دل میں
اُنؐ کی یادوں کے چراغوں کو جلا لیتے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

شفاعت کو مرے محسنؐ، مرے سرورؐ! چلے آنا
بشارت بن کے بخشش کی مرے یاورؐ! چلے آنا

گنہگارانِ اُمّت کو جہنّم سے بچا لینا
خدا کی رحمتوں کے کھولنے سب در چلے آنا

عطا اللہ سے اِذنِ شفاعت آپؐ کو ہو گا
ملائک راستوں پر جب بچھا دیں پر، چلے آنا

امیدیں آپؐ سے ہوں گی رسولوں کو بھی محشر میں
سبھی کے آپؐ ہوں گے حامی و رہبر، چلے آنا

نگاہیں اُن کی ڈھونڈیں گی تمھیں روزِ جزا آقاؐ!
سدا جن کی نظر کے تمؐ رہے محور، چلے آنا

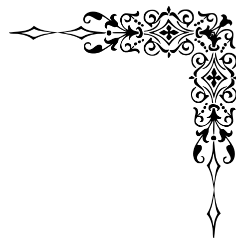


زہے قسمت اگر دیدِ رُخِ زیبا میسّر ہو
بڑی تسکین پائے گا دلِ مُضطر، چلے آنا

ہیں محوِ انتظار آنکھیں مری شاہاؐ دمِ آخر
پئے دیدار، جانانِ جہاں دَم بھر چلے آنا

نہ ہو گا جب شبِ تاریک میں میرا کوئی ہمدم
لحد کو جگمگا دینا، مہِ انور! چلے آنا

سدا چلتی رہے زینبؔ ترے نقشِ کفِ پا پر
بھرم رکھنا، کرانے کو اُسے باور، چلے آنا



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ایک ایک ادا نُور، سراپا نظر آئے
تُوؐ نُور ہے، کیسے ترا ؐ سایہ نظر آئے

خالق نے تجھےؐ نُور میں ڈھالا ہے مجسّم
انوار میں ڈوبا ترا ؐ روضہ نظر آئے

محبوبِؐ الٰہی کی محبّت کا ہے اعجاز
ہر سمت مجھے آپؐ کا جلوہ نظر آئے

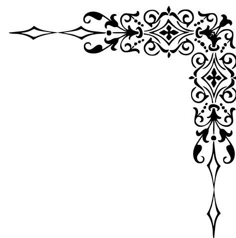
دِل مثلِ گُلِ تر تریؐ چوکھٹ پہ سجا دوں
جب سامنے وہ گُنبدِ خَضرا نظر آئے

ایسی ہے تڑپ چاہنے والوں کے دلوں میں
ہر چیز مدینے کی مسیحا نظر آئے



یہ عشق ہے اور وہ بھی ہے محبوبِؐ خدا کا
خُوش بخت کے دل میں یہ مہکتا نظر آئے

زینبؔ ترے اخلاص کی دے گا نہ گواہی
وہ شخص کہ جو بندہ رِیا کا نظر آئے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

نہ مہر و مہ، نہ کسی کہکشاں کی بات کرو
حضورؐ کے درِ رحمت نشاں کی بات کرو

نہ تخت و تاج، نہ دونوں جہاں کی بات کرو
فقط نبیؐ کے حسیں آستاں کی بات کرو

یہاں کی بات، نہ کوئی وہاں کی بات کرو
کرو تو شوق سے شاہِؐ شہاں کی بات کرو

حضورؐ کے رُخِ پُر نُور کی ضیا لکھو
ظہورِ سرورِؐ کون و مکاں کی بات کرو

اے شہرِ نُور کے زائر! نبیؐ کی وادی میں
بہار، موجِ صبا، گُلستاں کی بات کرو



یہ بزمِ سرورِؐ کونین ہے طلبگارو!
نظامِ زیست کے رُوحِ رواں کی بات کرو

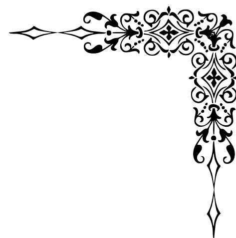
تمہیں جو شاہؐ کے روضے پہ لا کھڑا کردے
اُسی تڑپ، اُسی سوزِ نہاں کی بات کرو

وہ جس کا نام ہے تحریر عرشِ اعظم پر
قرارِ جاں، اُسی جانِ جہاں کی بات کرو

کہیں بھی چین میسر نہیں زمانے میں
دیارِ شہؐ کے اُفق، آسماں کی بات کرو

جو بے کسوں کا، یتیموں کا غمگسار بھی ہے
اُسی کریمؐ، اُسی مہرباںؐ کی بات کرو

نبیؐ کی ذاتِ مقدّس کا ذکر ہو زینبؔ
نہ مال و زر کی، نہ کوئی جہاں کی بات کرو



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تمہارے لُطف و کرم، رحمتوں کا ذِکر کروں
تمہاری جُود و سخا، بخششوں کا ذِکر کروں

جو رب سے ہیں تری، اُن قربتوں کا ذِکر کروں
تمام عمر اُنہی ساعتوں کا ذِکر کروں

ترے اِک ایک سفر، راستوں کا ذِکر کروں
ترے نگر کے حسیں منظروں کا ذِکر کروں

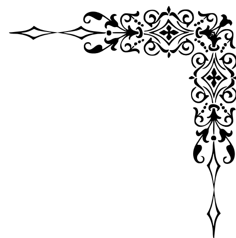
ادا ہو شُکر درُود و سلام کی صورت
تمہارے حُسنِ ادا، رِفعتوں کا ذِکر کروں

مری زباں نہ تھکے تیرے ذِکر سے ہر گز
قدم قدم پہ تری عظمتوں کا ذِکر کروں



نبیؐ کی شان بیاں کر کے دِل کو راحت ہو
کمال کا میں تری قُدرتوں کا ذِکر کروں

تمام عمر ہو زینبؔ کی صَرف مِدحت میں
اُنہیؐ کے حُسنِ ادا، معجزوں کا ذِکر کروں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہر دو عالم پر نکھار آنے لگا ہے

جانِ ؐ جاں، جانِ ؐ بہار آنے لگا ہے

وجد میں خالق کی ہے ساری خدائی

رحمتِ پروردگار آنے لگا ہے

ہے جو زیبِ گلشنِ ہستی سراسر

وہؐ گلِ تر، مشکبار آنے لگا ہے

جگمگا اٹھی ہے جس سے بزمِ ہستی

وہؐ وجودِ تابدار آنے لگا ہے

منزلیں آساں ہوئیں ہیں جس کے دَم سے

وہ عرب کا شہسوارؐ آنے لگا ہے



بھول جاؤ غم سبھی تم زندگی کے
غم کے مارو غمگسار آنے لگا ہے

بادشاہی میں فقیری کرنے والا
دو جہاں کا تاجدارؐ آنے لگا ہے

رحمتِؐ عالم بنایا جس کو رب نے
بے قراروں کا قرار آنے لگا ہے

ہے پیمبرؐ اوّلین و آخریں وہ
ذی حشم، وہ ذی وقار آنے لگا ہے

کار زارِ زیست کا سالارِؐ اعظم
وہؐ عرب کا شہسوار آنے لگا ہے



حُسن میں جس کا نہیں ثانی جہاں میں

وہ خدا کا شاہکارؐ آنے لگا ہے

دو جہانوں میں نہیں ہے مثل جس کی

وہ حبیبؐ ِ کردگار آنے لگا ہے

حُور و غِلماں، اِنس و جاں، اہلِ فلک بھی

سب ہوئے جس کے نثار، آنے لگا ہے

تیز تر ہونے لگی ہے دل کی دھڑکن

کیا مدینے کا دیار آنے لگا ہے؟

یہ کرم زینبؔ خدا کا ہے کہ لب پر

ذِکر اُنؐ کا بار بار آنے لگا ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

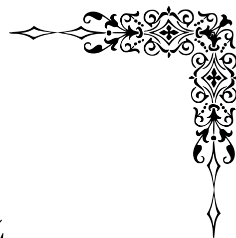
تا حشر جو اُمّت پہ ہے، سایہ ہے تمہاراؐ
کیا لُطف و کرم، اے شہِؐ بطحا! ہے تمہاراؐ

جلوؤں سے ہوا حُسنِ جہاں اور دوبالا
اعجازِ خُدا، حُسنِ دِل آرا ہے تمہاراؐ

جس نُور سے رب نے تمہیںؐ تخلیق کیا ہے
ہر شے میں وہی نُور چمکتا ہے تمہاراؐ

اِک تمؐ نے دِکھائی ہے ہمیں راہِ ہدایت
لے جائے جو جنّت میں، وہ رستہ ہے تمہاراؐ

اے ختمِ رسُلؐ، تم پہ ہوئی ختم نبوّت
چلتا ہے جو دنیا میں، وہ سِکّہ ہے تمہاراؐ



ہر ایک صحیفے میں رسُولوں کے مسلسل
اللہ ثناخواں، شہِؐ والا! ہے تمہاراؐ

قرآں سرِ فہرست ہے، مِدحت میں تمہاریؐ
یہ ذکرِ خُدا، اے میرے آقاؐ! ہے تمہاراؐ

لاچار پہ رحمت کی نظر ہے، مرے سرورؐ!
آخر یہ گنہگار بھی بندہ ہے تمہاراؐ

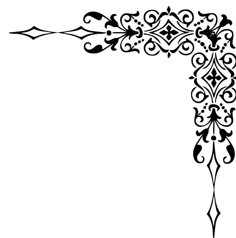
دیکھا ہے سرِ عرشِ بریں صُبحِ ازل نے
خُوشبو میں بسا نام جو لِکھا ہے تمہاراؐ

دیکھو گے جہاں میں، کہیں جاؤ گے اگر تمؐ
جانباز فِدائی تو ہر اِک جا ہے تمہاراؐ



ٹھوکر میں ہے اُس کے، وہ سِکندر ہو کہ دارا
بیٹھا ہے جو دہلیز پہ، منگتا ہے تمہارا ؐ

دنیا میں تمھارےؐ ہی سہارے پہ ہے زینبؔ
اُس کو سرِ محشر بھی سہارا ہے تمہارا ؐ



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

شرف نبیؐ کی ثنا کا بڑی سعادت ہے
یہی ہنر ہے مرا اور مری عبادت ہے

حیات اُنؐ کے تصوّر سے ہی رہے آباد
یہ راحتِ دل و جاں ہے، یہ میری چاہت ہے

خدا کے نُور سے خِلقَت ہے میرے آقاؐ کی
یہی ہے حق، یہی سچ ہے، یہی حقیقت ہے

چمن میں بُلبُلیں نغمہ سرا ہیں اُنؐ کے لیے
گُلوں کے رنگ ہیں نکھرے، نرالی نِکہت ہے

کرو ہر ایک سے بڑھ کر حضورؐ سے الفت
نبیؐ کا عشق وہاں باعثِ شفاعت ہے

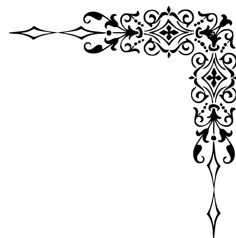


حضورؐ کے لبِ اطہر کی شان کیا لکھوں
چمن کے پھُول میں ایسی کہاں لطافت ہے

اُنہیؐ کے دَم سے ہے عِزّ و شرف زمانے میں
وجود اُنؐ کا جہاں میں خُدا کی رحمت ہے

قبولِ عام ہوئی ایک ایک نعت مری
کرم یہ آپؐ کا ہے، آپؐ کی عنایت ہے

نبیؐ کی نعت ہی لکھے گی عمر بھر زینبؔ
اِسی سے دل میں سکوں ہے، خوشی ہے، راحت ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مشکل میں ہوں اے سیدِؐ ابرار، کرم ہو
اے شافعِؐ محشر، مرے سرکارؐ، کرم ہو

ہو جائے نظر ہم پہ بھی ایسی شہِؐ بطحا!
خُوشبو سے مہک جائے دلِ زار، کرم ہو

ہے شوق کہ پھر پہنچوں مدینے کی فضا میں
پھر جا کے میں دیکھوں ترا ؐ دربار، کرم ہو

کٹتے رہیں دن رات تری یاد میں شاہاؐ!
آنکھیں ہوں سدا میری گُہربار، کرم ہو

ہم در کے فقیروں کو ترا ؐ فیض عطا ہو
تا حشر رہیں طالعِ بیدار، کرم ہو



جو آپؐ کی اُمّت میں ہیں، قسمت کے دھنی ہیں

اے شاہِؐ اُمم، صاحبؐ و سردارؐ، کرم ہو

آنکھوں میں تریؐ دید کے خوابوں کو سجائے

بیٹھے ہیں کئی طالبِ دیدار، کرم ہو

جس ذاتِؐ گرامی کی پہنچ عرش تلک ہے

ہیں آپؐ وہی سرورؐ و مختارؐ، کرم ہو

تابانیٔ رُخ سے ترےؐ آفاق ہیں روشن

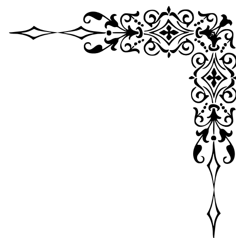
اے نُورِؐ مجسّم! شہِؐ ابرار! کرم ہو

اُمّت ہے تری خُوں میں نہائی ہوئی آقاؐ!

اے کنزِ کرم! قافلہ سالار! کرم ہو

زینؔب کی بھی تقدیر میں ہو نُورِ شفاعت

اے اُمّتِ مرحومہ کے غم خوار، کرم ہو



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

وقت کے سارے ستم، جور و جفا بھُول گئے
ماسِوا آپ کے ہر شے کو شہاؐ، بھول گئے

گم ہوئے شوق سے ہم اُنؐ کے گلی کوچوں میں
ڈھونڈنے پر نہ ملی راہ تھی کیا، بھول گئے

اُنؐ کے دربار سے دُوری نہ گوارا تھی ہمیں
اِس لیے اپنے ٹھکانے کا پتہ بھول گئے

دیکھ کر گُنبدِ خَضرا پہ پرندوں کی اُڑان
تھے کہاں ہم، یہ ذرا دیر شہاؐ بھول گئے

دلنشیں آپؐ کی وادی کے ہیں سارے منظر
ساری دنیا کو وہاں ہم، بخدا بھول گئے

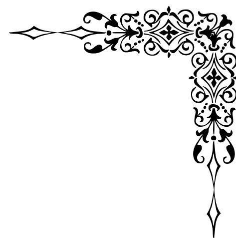


دستِ شفقت جو رکھا آپؐ نے سر پر آقاؐ!
دَرد و غم لے کے جو آئی تھی قضا، بھول گئے

جب سے عُشّاق نے دیکھا ہے ترا حُسن و جمال
سب کے سب یوسفِؑ کِنعاں کی ادا بھول گئے

ہر زمانے میں مُحب اُنؐ کے سدا شاد رہیں
ہم نہیں وہ کہ جو، ہر عہدِ وفا بھول گئے

اُنؐ سے الفت ہے ہمیں اور ہے زینؔب بے حد
بس اُنہیںؐ یاد رکھا اور جو تھا، بھول گئے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

بسا ہوا ہے وہ نُوری دیار آنکھوں میں
کہ جس کی دید سے اُترے بہار آنکھوں میں

حسین خواب، درِ شاہؐ پر مُحبّوں کے
سجے ہوئے ہیں بڑے شاندار آنکھوں میں

پڑی جو گُنبدِ خَضرا پہ میری پہلی نظر
مہکتی، جھومتی اُتری بہار آنکھوں میں

نظر نواز ہیں طیبہ کے دلنشیں منظر
بسا لیا ہے وہ پیارا دیار آنکھوں میں

اگر ہو اُنؐ کی زیارت کی آرزو دل میں
درِ نبیؐ کا لگا لو غبار آنکھوں میں



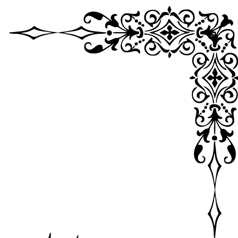
لگیں وہ روضۂ اقدس کے گویا پہرے دار
ستوں، قطار در اندر قطار آنکھوں میں

حرم کے گنبد و مینار، منبر و محراب
بسے ہوئے ہیں مری اشکبار آنکھوں میں

غمِ فراق میں آنسو بہا دیئے اتنے
کہ اب لہو ہے فقط، زار زار آنکھوں میں

مری لحد ہو ضیائے حضورؐ سے روشن
کہ اُنؐ کی دید کا ہے انتظار آنکھوں میں

میں اپنی خوبیٔ قسمت پہ ناز کیوں نہ کروں
ہے اُنؐ کا جلوہ مری بے قرار آنکھوں میں



بسا ہے آپؐ کے سینے میں دَرد اُمّت کا
جو دل سے ہونے لگا آشکار آنکھوں میں

نبیؐ کی شان میں گستاخیاں اگر دیکھوں
سُلگ کے شعلے بنیں گے شرار آنکھوں میں

عدُو نبیؐ کے پھریں بے لگام کیوں آخر
کھٹک رہا ہے یہی ایک خار آنکھوں میں

غمِ فراقِ نبیؐ کے وفُور سے، اے دل!
مچل رہے ہیں کئی آبشار آنکھوں میں

جو دل پہ نقش ہیں زینبؔ، مدام آئیں گے
پلٹ پلٹ کے وہ لیل و نہار آنکھوں میں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رب کا لُطف و کرم بے حساب آ گیا

جو زمانے میں ہے لاجواب، آ گیا

بابِ رحمت کھلا، پھول کِھلنے لگے

جس سے مہکا چمن، وہ گُلاب آ گیا

نُور، نُورِ مجسّم کا چاروں طرف

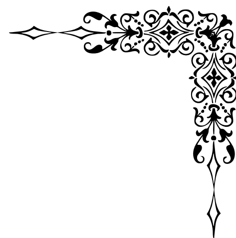
چھا گیا، رحمتوں کا سحاب آ گیا

مانگنا ہے تو عشقِ نبیؐ مانگ لو

جھومتے جاؤ، رحمت کا باب آ گیا

آسمانِ زمانہ کی تنویر کو

اِک دمکتا ہوا آفتاب آ گیا



سب جمالِ محمدؐ کے قائل ہوئے
جس کا کوئی نہیں ہے جواب، آ گیا

سوچتے سوچتے جب تصوّر کیا
سبز گُنبد کا آنکھوں میں خواب آ گیا

آپؐ کے حُسنِ سیرت کا قائل ہوا
جس کی آنکھوں میں حُسنِ کتاب آ گیا

صدقۂ ابنِ حیدرؓ ہے یہ بالیقیں
پھر سے دینِ نبیؐ پر شباب آ گیا

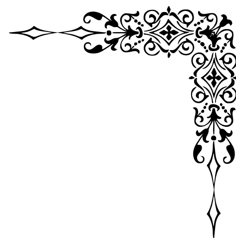
رحم فرمایا ہر اِک خطاکار پر
فتحِ مکہ ہوئی، اِنقلاب آ گیا



سیرتِ مصطفےٰ ﷺ پر تھا جب تک عمل
ہر مُہم سے محب، کامیاب آ گیا

آج معراج کی رات ہے عرش پر
نُور اللہ کا بے حجاب آ گیا

جس کی زینبؔ تجھے آرزو تھی بہت
دیکھ، دارِ رسالت مآب آ گیا



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

پھر ہم اُنؐ کی یاد سے ہی دل کو بہلانے لگے
بے طرح آنکھوں سے آنسو رو کے ٹپکانے لگے

پھر تبسّم سے ترےؐ گلشن میں آئی ہے بہار
کِھل اُٹھیں کلیاں چمن میں، پُھول مُسکانے لگے

وہ جو تیریؐ یاد میں گزرے، وہ لمحے ہیں اَمر
جب بھی ہم غافل ہوئے تجھؐ سے، تو پچھتانے لگے

نُور کی چادر تنی ہے، فرش تا عرشِ بریں
رنگ و نِکہت کی ہے بارش، مصطفٰےؐ آنے لگے

ہیں فضائیں عنبریں، روشن ہیں تا حدِ نظر
دو جہاں کے سرورؐ و سردارؐ ہیں، آنے لگے



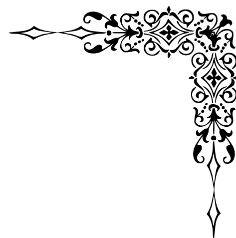
آپؐ کے رُخ کی صباحت پر ہے قرباں چاندنی
گیسوئے دوتا کی جب، اُس پر گھٹا چھانے لگے

شمعِ رُوئے مصطفےٰؐ پر جاںنثارانِ رسولؐ
پیش کر کے جان کا نذرانہ، پروانے لگے

محوِ ذکرِ سرورِؐ دیں ہو گئے اہلِ چمن
کیف و مستی میں شجر، ہر شاخ لہرانے لگے

جب بھی آئے گُنبدِ خَضرا کا وہ کر کے طواف
عنبریں ہو کر صبا ہر دل کو مہکانے لگے

بے قراری عاشقوں کی بڑھ گئی زینبؔ بہت
لادوا، ان کے تصوّر سے شِفا پانے لگے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

چار سُو چھائی ہے رحمت کی گھٹا، آج کے دن

صبحِ نو دیکھ ہوئی رُوح فزا، آج کے دن

جشنِ مولود منائیں گے سدا، آج کے دن

مدح و توصیفِ نبیؐ ہو گی ادا، آج کے دن

نُور ہے ارض و سماوات کی پہنائی میں

ساتھ ہے پھر سے بہاروں کے صبا، آج کے دن

آمدِ نُورِ الٰہی ہے بشر کی صورت

ہے فضا جھومتی، بے خود ہے ہوا، آج کے دن

حُور و غِلماں کے لبوں پر ہیں ترانے اُنؐ کے

وِرد بھی آپؐ کا رضواں نے کیا، آج کے دن



عرش سے فرش پہ انوار کی برسات ہوئی

بحر و بر پر ہیں عنایات و عطا، آج کے دن

دل کی آواز پہ لبّیک نہ کہنے والے!

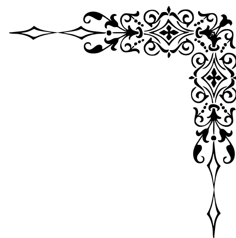
دیکھ انکار نہ کر مانگ دُعا، آج کے دن

زیب و زینت ہے گلستاں کی اُسی کے دَم سے

مرحبا! وہ گُلِ رعنا ہے کِھلا، آج کے دن

سائباں رب کی عنایت کا ہے سر پر زینبؔ

بے تحاشا ہے کرم، جُود و سخا، آج کے دن



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مقصودِ کائنات ہیں وہؐ، مقصدِ حیات

اُنؐ کے ہی دَم قدم سے فروزاں ہیں شَش جہات

رب کے سوا ہر ایک سے برتر ہے اُنؐ کی ذات

رُوحِ روانِ دَہر ہیں، وہؐ وجہِ کائنات

عشقِ نبیؐ میں ایک مُحب کے لیے یہاں

دن عید کا ہے اور ہے ہر شب، شبِ برات

دل جن کے بزمِ عشقِ نبیؐ میں ہیں باریاب

زندہ رہیں گے قبر میں، وہ بعد از ممات

جُز عشقِ مصطفےٰؐ نہیں کچھ کائنات میں

فانی ہے، جو ہے اِس میں، یہ دنیا ہے بے ثبات

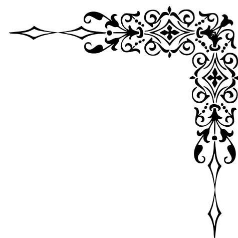


جس دِل میں عشقِ شاہِؐ اُمم کی لگن نہیں

بے سُود اُس کا دن رہے، بے فائدہ ہو رات

زینبؔ نبیؐ کے نُور سے روشن ہے کائنات

جانیں اُنہیؐ کے چاہنے والے سبھی یہ بات



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آپؐ کے جلووں سے روشن ہیں زمین و آسماں
آپؐ ہی کی ہیں جہاں میں چار سُو تابانیاں

ذرّہ ذرّہ اشتیاقِ دِید سے ہے بے قرار
چشم بر راہِ محمدؐ ہے فلک پر کہکشاں

روشنی توحید کی پھیلائی ہر سُو آپؐ نے
نُورِ حق سے جگمگائی محفلِ کون و مکاں

آپؐ کی خاطر سجی ہے محفلِ ارض و سما
آپؐ ہی کے واسطے ہے یہ جہانِ کُن فکاں

اِنس و جاں کی رہبری کے واسطے بھیجا اُنہیںؐ
آپؐ دیتے ہیں ہدایت کے خزانے بے کراں



آپؐ سے پہلے جہاں میں بُت پرستی عام تھی
آپؐ نے دِکھلائے سب کو وحدتِ حق کے نشاں

راحتیں دونوں جہانوں کی اُنہیؐ کے دَم سے ہیں
ہیں وہؐ تسکینِ دلِ مُضطر، قرارِ جسم و جاں

آپؐ نے وُقعت بڑھائی ابنِ آدم کی حضورؐ
آپؐ کے فیضان سے ہے زندگی جنّت نشاں

موسمِ گُل کی بشارت آپؐ نے گُلشن کو دی
ہو گئے گُلزار سب، رنگیں قباؤں میں عیاں

ہر جگہ لاریب ہو گی زندگی اُس پر حرام
جس نے کیں میرے نبیؐ کی شان میں گُستاخیاں



آپؐ سے پھیلی جہاں میں نُورِ وحدت کی ضیا
کُفر کی ظُلمت مٹی، روشن ہوا سارا جہاں

کر دیا اپنی محبّت میں بھی اُن سب کو شریک
کس قدر ہے مہرباں بندوں پہ ربِّ دو جہاں

سبز گُنبد کا مِلے زینؔب مجھے سایہ مُدام
ہو مری تقدیر میں میرے نبیؐ کا آستاں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ایک نسبت کا سرشتہ ہے، نبیؐ کی مِدحت
مہر و بخشش کا وسیلہ ہے، نبیؐ کی مِدحت

خُلد کا جلوۂ زیبا ہے، نبیؐ کی مِدحت
دِلنشیں، کتنی دِل آرا ہے، نبیؐ کی مِدحت

مُشک و عنبر کا حدیقہ ہے، نبیؐ کی مِدحت
نُور و نِکہت، گُلِ رَعنا ہے، نبیؐ کی مِدحت

نُورِ عِرفاں کا اُجالا ہے، نبیؐ کی مِدحت
گُلشنِ خُلد کا جلوہ ہے، نبیؐ کی مِدحت

غُنچہ و گُل کا وتیرہ ہے، نبیؐ کی مِدحت
موج کہتی لبِ دریا ہے، نبیؐ کی مِدحت



میرا جینا، مرا مرنا ہے، نبیؐ کی مِدحت
چارہ گر اور مسیحا ہے، نبیؐ کی مِدحت

بھیجتے رہتے ہیں عُشّاقِ نبیؐ اُن پہ درُود
قُدسیوں کا بھی ترانہ ہے، نبیؐ کی مِدحت

دِل کے قرطاس پہ لِکھی ہے یہ کب سے میرے
بخت ہے، میرا نوشتہ ہے، نبیؐ کی مِدحت

سب سے پہلے ہے یہاں حمدِ خداوندِ عظیم
بعد میں وِردِ زباں کا ہے، نبیؐ کی مِدحت

مدحِ سرکارؐ ہے خلّاقِ دو عالم کا طریق
اور مخلوق کا شیوہ ہے، نبیؐ کی مِدحت

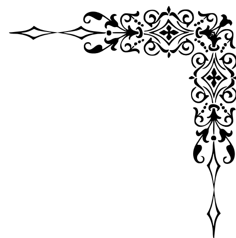


چار سُو پھیل گئی ہے کسی خوشبو کی طرح
نِکہت و نُور کا جلوہ ہے، نبیؐ کی مِدحت

جان و دِل کو بھی ہے تسکین اِسی سے حاصل
ہاں مری رُوح کا حصہ ہے، نبیؐ کی مِدحت

راہ گم کردہ کو لاریب دِکھا دے منزل
رہنما، رہبرِ اعلیٰ ہے، نبیؐ کی مِدحت

ہم نے اِعراض کیا ہے، نہ کریں گے زینبؔ
حِفظ ہے، قلب پہ کَندہ ہے، نبیؐ کی مِدحت



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

فکر میں مدح و ثنا کا جو ثمر لگتا ہے
یہ فقط اُنؐ کی عطاؤں کا اثر لگتا ہے

جس میں ذرّے بھی مہ و مِہر سے برتر دیکھے
آپؐ کا شہر ہی وہ نُور نگر لگتا ہے

اُنؐ کی خوشبو سے مہکتے ہیں زمانے سارے
بزمِ ہستی کا وہؐ یکتا گُلِ تر لگتا ہے

سبز گُنبد کے مکیںؐ تیری بزرگی کی قسم
جس پہ نازاں ہیں زمانے، ترا در لگتا ہے

مطلعِ نُور ہے سرورؐ تری پُرنُور جبیں
اور عارِض سے عیاں نُورِ سحر لگتا ہے

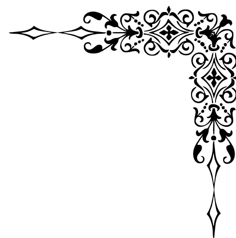


عیدِ میلاد پہ ہوتا ہے چراغاں جس میں

شاہِؐ دیں کے ہی وہ عُشّاق کا گھر لگتا ہے

پھر درِ ناز پہ زینبؔ کو بُلا لیں آقاؐ

سب سے اچھا اُسے طیبہ کا سفر لگتا ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رہتی ہے ہمیں آپؐ کے دیدار کی خواہش
ہر گز نہیں اس بات سے انکار کی خواہش

دل میں ہے بسی گُنبد و مینار کی خواہش
دربارِ نبیؐ کے در و دیوار کی خواہش

مانگیں گے تجھیؐ سے تجھے، اے جانِ بہاراں
ٹالی ہے کہاں اپنے طلبگار کی خواہش

انگڑائیاں لیتی ہے چمن زار میں دل کے
آقاؐ ترے دربار کے انوار کی خواہش

بڑھتی ہی رہے گی یہ مسلسل، نہ گھٹے گی
جس دل میں ہے دیدِ شہِؐ ابرار کی خواہش



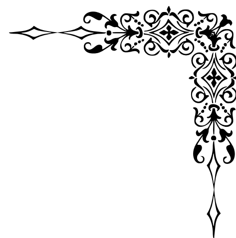
حسرت ہے ترےؐ دید کی، ارماں ہے، تڑپ ہے
بر لائے خدا، اب ترےؐ دیدار کی خواہش

در پر ترےؐ جانے کے ہیں آثار یقیناً
ہونے لگی پوری ترےؐ بیمار کی خواہش

خالق کی عطا سے، اُنہیںؐ ہو جاتی ہے معلوم
ہم جیسے دِوانوں کے دلِ زار کی خواہش

در پر ہیں خطاکار سبھی، اُنؐ کے سہارے
پوری ہوئی ہر بے کس و لاچار کی خواہش

جنّت میں چلی جائے، مری خیر سے اُمّت
بس ہے یہی زینبؔ، شہِؐ ابرار کی خواہش



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

خدا کی رحمت کا اُنؐ کے آگے نصاب ہو گا، بروزِ محشر
لبوں پہ شہؐ کے "أَنَا لَهَا"❖ کا گُلاب ہو گا، بروزِ محشر

حیات گُزری ہے جن کی ساری، رسولِؐ اکرم کی پیروی میں
سوال ہو گا نہ اُن سے کوئی حساب ہو گا، بروزِ محشر

اُٹھائیں گے سر وہ سجدے سے تب، ہمارے سرور نبیؐ رحمت
جب اُنؐ سے رب کا حسین و دِلکش خطاب ہو گا، بروزِ محشر

ہم اُنؐ کی نعتیں اُنہیں سنائیں کنارِ کوثر، یہ آرزو ہے
ہمیں مکمل یقیں ہے، پُورا یہ خواب ہو گا، بروزِ محشر

❖ یہ ایک حدیث کے الفاظ ہیں جس میں قیامت کے دن تمام انسانیّت نبی کریم ﷺ سے شفاعت کی التجا کرے گی تا کہ اللہ تعالیٰ حساب برپا کریں۔ اس وقت آپؐ فرمائیں گے "أَنَا لَهَا" یعنی یہ مقام میرے ہی لیے ہے۔ اِسے شفاعتِ عظمیٰ کہتے ہیں۔ اس وقت اُنہیں مقامِ محمود پر فائز کیا جائیگا۔ (صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب، حدیث: ۷۵۱۰)

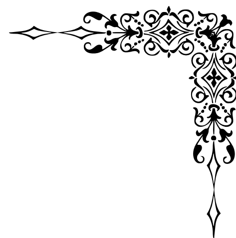
یہاں پہ ہجرِ شہِؐ اُمم سے ہوا ہے جس کا بھی دِل فسُردہ
کُھلا اُسی پر حسین جنّت کا باب ہو گا، بروزِ محشر

کرے جو مدحِ نبیؐ مسلسل خلُوصِ دِل سے جہان بھر میں
چمک میں بڑھ کر اِسی کا نُورِ ثواب ہو گا، بروزِ محشر

جہاں بھی ہو گا نبیؐ کا دشمن، پکڑ میں ہو گا خدا کی ہر دَم
عتابِ دنیا سے بڑھ کے اُس پر عتاب ہو گا، بروزِ محشر

پڑھا درُود و سلام بے حد جہاں میں شاہِؐ اُمم پہ جس نے
اُسی کے سر پر کرم کا چھایا سحاب ہو گا، بروزِ محشر

نبیؐ رحمت، شفیعِؐ اُمّت، نہیں ہے اُن سا کہیں بھی زینبؔ
جو اُنؐ کا پیرو ہے، بے نیازِ عذاب ہو گا، بروزِ محشر



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہر اک منظر ہے دلکش، رقص میں ساری خدائی ہے
تریؐ آمد کی خوشخبری صبا نے جب سنائی ہے

جہانِ رنگ و بو، مہر و مہ و انجم کی صورت میں
خدا نے اپنے پیارےؐ کے لیے محفل سجائی ہے

حسیں اِن آبشاروں، دلنشیں، دلکش نظاروں نے
تبسّم سے جہاں میں آپؐ کے، خیرات پائی ہے

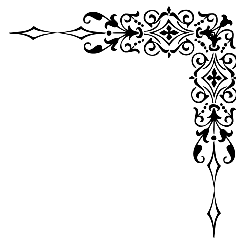
ہے سچا اُمّتی جو، ہے دل و جاں سے فِدا اُنؐ پر
یہ اُنؐ کی ذاتِ اقدس کا اثر ہے، دلربائی ہے

غمِ فرقت میں بھی تسکین پائیں چاہنے والے
لِقا محبوب کی ہر دو جہانوں کی کمائی ہے



یہ فیضانِ نظر ہر دو سَرا میں سیّدیؒ کا ہے
کہ رنج و غم سے دنیا میں ملی ہم کو رِہائی ہے

محمدؒ آ گئے، ابرِ کرم چھم چھم یہاں برسا
بڑی زینؔب شہِؒ بطحا کی شانِ مصطفائیؒ ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دونوں جہاں ہیں احمدِؐ مختار کے سبب
روشن ہیں اُنؐ کے رُوئے پُر انوار کے سبب

اعمال پر کسی کو نہ اترانا چاہیے
جنّت ملے گی اُلفتِ سرکارؐ کے سبب

در پر ملے گی اُنؐ کے ہی تسکینِ قلب و جاں
زَر کے سبب ملے گی نہ زَردار کے سبب

لاریب ہیں وہ شاہِؐ اُمم، وجہِ کائنات
ہر دو سَرا بنے اُسی شہکارؐ کے سبب

دُشمن نے بھی قبول کیا دینِ حق ترأ
کردار کے سبب، ترےؐ ایثار کے سبب



میری تمام مشکلیں، آلام و رنج و غم
کافور ہو گئے شہِؐ ابرار کے سبب

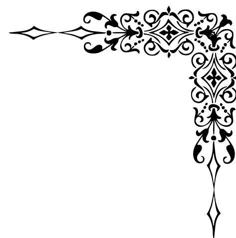
حُسن و جمال، خُلق بھی، سیرت ہے لاجواب
پھیلا ہے دین آپؐ کے کردار کے سبب

دُشمن کو بھی گلے سے لگایا حضورؐ نے
تسخیر دل ہوئے ہیں اِسی پیار کے سبب

شہروں میں دارِ امن مدینہ ٹھہر گیا
ایسا کرم ہوا مرے سرکارؐ کے سبب

نُورِ ہُدیٰ سے اُن کو خدایا! نواز دے
بھٹکے ہیں جو بھی قلبِ سیہ کار کے سبب

زینؔب یہ زیب و زینتِ گُلشن، یہ رنگ و بُو
ممکن ہوئے ہیں سیدِؐ ابرار کے سبب



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رک گئی میری نظر شمسُ الضحیٰ کے آس پاس
ہے جو بے حد خوبصورت اُس فضا کے آس پاس

روشنی ہے، نُور ہے، جلوہ ہے کوہِ طُور کا
رحمتوں کی ہے ضیا اُنؐ کی لِقا کے آس پاس

دل کی تختی پر لکھا جس وقت اِسم اللہ کا
فکر کی رفتار کو پایا خدا کے آس پاس

"رَبِّ سَلِّمْ" کی صدائیں جب اُٹھیں گی حشر میں
در شفاعت کے کھلیں گے مصطفےٰؐ کے آس پاس

پُر سعادت ہے یہ کتنا، پُر فضیلت کس قدر!
ہے ہجومِ عاشقاں غارِ حرا کے آس پاس

وجد میں لوح و قلم ہیں، رقص میں ارض و سما
نُور ہے اللہ کا خیرُ الوریٰ کے آس پاس

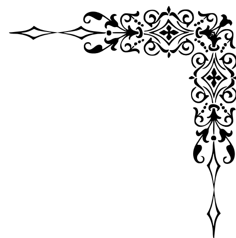
جس پہ اُنؐ کے نقشِ پا ہیں، پُر فضیلت وہ زمیں!
چشمِ نم لے جا ہمیں بھی اُس جگہ کے آس پاس

دستِ اطہر سے پلائیں گے اُنہیں کوثر کے جام
عاشقوں کی بھیڑ ہو گی مصطفٰےؐ کے آس پاس

اُن کے سر پر ہے تنا رب کی اماں کا سائباں
جو کبھی جاتے نہیں کبر و رِیا کے آس پاس

کیف و مستی سے بھری موجِ صبا بہرِ طواف
چل رہی ہے روضۂ بدرُ الدّجیٰؐ کے آس پاس

چشم گوہر بار ہے زینبؔ درِ سرکارؐ پر
کیفیّت طاری ہوئی دارِ بقا کے آس پاس



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہر سمت بہاریں ہیں، سرکارؐ کی گلیوں میں
غم دُور چلے جائیں، غم خوارؐ کی گلیوں میں

طیبہ میں صبا لے جا مٹی مری تُربت کی
ہر سمت بکھر جائے، سردارؐ کی گلیوں میں

منظر ہے ہر اِک پیارا، محبوبؐ کے کُوچے کا
مرنے میں بھی لذّت ہے، دِلدارؐ کی گلیوں میں

ناموسِ پیمبرؐ پر ہر شے کو لُٹاتے ہیں
زَر، قلب و جگر، جاں بھی سالارؐ کی گلیوں میں

دیدِ شہِؐ والا کی خواہش دلِ حیراں میں
جاگی ہے الٰہی پھر، سرکارؐ کی گلیوں میں

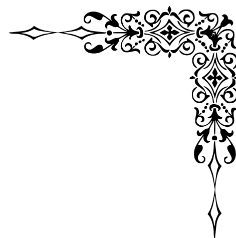


اِک رُوح فزا خُوشبو ہر دَم درِ سرورؐ سے

لاتی ہے ہَوا ہم تک، مختارؐ کی گلیوں میں

مسحور فضاؤں میں مخمور ہواؤں میں

ہے وجد میں زینبؔ بھی، شہکارؐ کی گلیوں میں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رہتا ہے مدینے میں عنایات کا موسم
ہر لمحہ عیاں کشف و کرامات کا موسم

سب ختم ہوا ظُلمت و آفات کا موسم
ہے جب سے ترےؐ نُور کی برسات کا موسم

وحدت کی مئے ناب پلائیں گے سبھی کو
ہے معرفتِ حق کی شروعات کا موسم

آئے گا نظر چاہنے والوں کو حرم میں
مقبول عبادت کے اشارات کا موسم

تُربت ترےؐ عُشّاق کی روشن ہو ابد تک
گزرے نہ کبھی نُور کے لمحات کا موسم



آتے ہی چلے جائیں نکیرین لحد سے
عاشق نہیں پائیں گے سوالات کا موسم

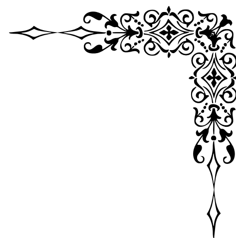
کوثر بھی پلائیں گے وہؐ اُن کو سرِ محشر
جب ہو گا غلاموں سے ملاقات کا موسم

افکار و خیالات پہ چھایا ہی رہے گا
اب میرے پیمبرؐ کی حسیں ذات کا موسم

اُس سُورۂ قرآں کو پڑھو، دل میں بٹھاؤ
ہے جس میں کِھلا خُلد کے باغات کا موسم

مخمور ہے وادی کی فضا آمدِ شہؐ سے
مسحور کرے ذکر بھری رات کا موسم

اُمّت میں رسولِ عربیؐ کے ہیں جو زینبؔ
ہے اُن کے لیے فخر و مباہات کا موسم



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

وہ کنزِ کرم، حُسنِ دل آرا نہ ملے گا
اُنؐ سا کبھی دنیا کو دوبارہ نہ ملے گا

پھرتے ہی رہو لے کے چراغِ رُخِ زیبا
اُنؐ جیسا کہیں حُسنِ سراپا نہ ملے گا

اِس گُلشنِ ہستی میں حسیں اور بہت ہیں
اُسؐ جیسا حسیں چہرۂ زیبا نہ ملے گا

محبوبؐ خدا اُنؐ سا کہیں تھا، نہ کہیں ہے
دنیا کو ملا تھا، نہ ملا ہے، نہ ملے گا

چلتے ہوئے مل جائے کہیں یہ نہیں ممکن
یہ عشق ہے سرکارؐ کا، سستا نہ ملے گا

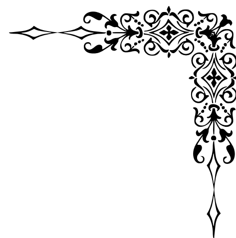


جو عاشقِ صادق ہے اُسے خوف نہیں ہے
دشمن کو ترےؐ حشر میں سایہ نہ ملے گا

محشر میں وہ مانگے گا مگر شہؐ کے عدُو کو
حسنینِؓ کریمین کا صدقہ نہ ملے گا

جنّت تو رہی مِلنے سے گستاخِ نبیؐ کو
دوزخ کے سوا کوئی بھی چارہ نہ ملے گا

جنّت میں چلی جائے اگر زینبِ خستہ
مل جائے گا سب، گُنبدِ خَضرا نہ ملے گا



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

صورت ہے بے مثال، ادا لاجواب ہے
میرا نبیؐ خُدا کا حسیں انتخاب ہے

پڑھنا درُود دیدہ و دل کی ہے روشنی
اُن کی ضیا سے سارا جہاں فیضیاب ہے

روضے پہ ایک ایک کرن نے کیا سلام
دہلیز پر اَدب سے جُھکا آفتاب ہے

حُسن و جمالِ شہؐ کی نہیں اِس میں تابِ دِید
بادل میں مُنہ چھُپائے ہوئے ماہتاب ہے

میرا نبیؐ یگانہ و یکتا ہے دَہر میں
محبوب ہے خُدا کا، حسیں بے حساب ہے



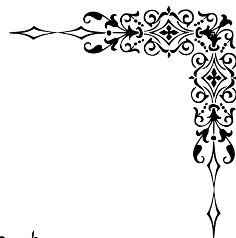
جس نے رسولِ حق سے نبھائی سدا وفا
دربارِ مصطفےٰ میں وہی باریاب ہے

مِدحت جگہ جگہ ہے خُدا کے حبیبؐ کی
قرآن میں، جو دَہر میں اُم الکتاب ہے

جس کی مہک گُلوں کے سراپے میں ڈھل گئی
وہ آپؐ کے بدن کا پسینہ گُلاب ہے

میلاد کی خُوشی اُنہیں بے حد عزیز ہے
دھڑکن میں جن کی یادِ رسالت مآبؐ ہے

جس میں ثنائے سرورِ عالم ہو بے بہا
وہ صنفِ شاعری، مرا دیرینہ خواب ہے



پڑھنے کا اجر بھی ہے بہت ہی بڑا مگر

مدحِ رسولؐ لکھنے کا بے حد ثواب ہے

جن و بشر، مَلک ہمہ تن گوش ہو گئے

منبر پہ تاجدارِؐ حرم کا خطاب ہے

اُنؐ کی لِقا ہے زینبؔ عاصی کی آرزو

ہو جائے دیدِ شاہِؐ زمن، بس یہ خواب ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مہکاتی ہے کونین کو سرکارؐ کی خُوشبو
بے مثل ہے دارین کے سردارؐ کی خُوشبو

دنیا کے ہر اک عطر کی خوشبو سے ہے برتر
ہے خُلد سے افضل شہِؐ ابرار کی خُوشبو

محسوس مجھے آپؐ کے روضے پہ ہوئی ہے
فردوسِ بریں کے گُل و گُلزار کی خُوشبو

بے خُود کیے دیتی ہے یہ عُشّاقِ نبیؐ کو
لائی ہے صبا آپؐ کے دربار کی خُوشبو

دل کھینچ کے لے جائے یہ، ایسی ہے نرالی
محراب، ترے منبر و مینار کی خُوشبو



پھولوں سے تو آتی ہے مگر دارِ نبیؐ میں
آئے مجھے اُنؐ کے در و دیوار کی خُوشبو

ایسا کوئی گُلزار تو دُنیا کا بتا دو
آتی ہو بہم جس میں گُل و خار کی خُوشبو

ذرّوں میں ہے، طیبہ کے سبھی برگ و شجر میں
ہر شے سے عیاں ہے، ترے کردار کی خُوشبو

اک کیف سا چھا جائے مرے قلب و جگر پر
جب لائے صبا آپؐ کے دربار کی خُوشبو

پہنچے شبِ اسرا جو نبیؐ عرشِ بریں پر
پھیلی تھی وہاں سُرعتِ رفتار کی خُوشبو



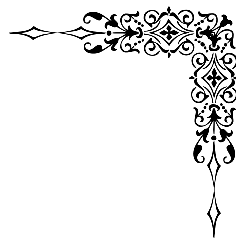
گلیوں میں تریؐ آ کے یہ محسوس ہوا ہے
اب تک ہے فضا میں ترےؐ پیزار کی خُوشبو

مہکے گی یہ تا حشر یہاں اور وہاں بھی
لاریب ترےؐ عشق کے بیمار کی خُوشبو

آمد سے تریؐ چاروں طرف پھیل گئی ہے
گلشن میں ترےؐ گیسوئے خم دار کی خُوشبو

رحمت کی گھٹاؤں میں گھرا ہے ترا روضہ
ہر جا ہے فلک پر ترےؐ انوار کی خُوشبو

ہے اِس کی حلاوت دلِ زینبؔ میں بھی راسخ
جو ہے شہِؐ ابرار کے گُفتار کی خُوشبو



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

لکھوں انوار سے ایک اِک سخن اپنے پیمبرؐ کا
مجھے اے کاش! مل جائے قلم جبریلؑ کے پر کا

کھلا دوں گُل ہزاروں آپؐ کی توصیف کے ہر سُو
ملے لطف و کرم دائم اگر محبوبِؐ داور کا

سرِ محشر بھی چاہوں نعتِ شاہِؐ انبیا لکھنا
جنوں بخشا مرے دل کو، کرم ہے بندہ پرورؐ کا

کبھی تسکیں ملے قلب و نظر کو، یہ نہیں ممکن
رکھے بے تاب ہر لمحہ نظارہ آپؐ کے در کا

نوازیں گے وہؐ جنّت میں بھی اپنے جانثاروں کو
درِ رحمت کھُلا ہو گا سدا سرکارؐ کے گھر کا



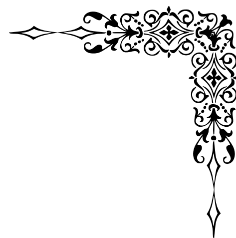
کرم جب سے ہے محبوبِؐ خدا کا، بس اُسی دن سے
نہیں دل میں کوئی خدشہ کہیں اب نفس کے شر کا

سرِ تسلیم خم ہے آپؐ کے دربارِ عالی میں
گدائے بے نوا کو ہو عطا ٹکڑا کوئی در کا

وفورِ گریہ دھو ڈالے بدن کو رُوح تک ذاکر!
سنا بارِ دِگر وہ قصۂ غم ابنِ حیدرؓ کا

ہے جب تک زندگی آلِ نبیؐ سے ہی وفا کرنا
بھرم رکھنا ہر اک پل فاطمہؑ کی پاک چادر کا

لگا لو خاکِ در سُرمہ بنا کر آنکھ میں زینؔب
اگر طیبہ کی بستی سے بُلاوا آئے سرورؐ کا



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تمہیؐ سے گُلشن مہک رہا ہے، تمہارؐی نِکہت گُلاب میں ہے
تمہارؐے جلوے چمن چمن ہیں، تمہیؐ سے گُلشن شباب میں ہے

فضا معطّر ہے گیسوؤں سے، جبیں کے انوار سے ہے روشن
سجی ہے توصیف ہر زباں پر، تمہاریؐ مِدحت کتاب میں ہے

صِفات جتنی ہیں لَم یَزَل کی، اُنہی کا عکسِ جمیل ہو تمؐ
پیمبروں کا کمال سارا، ہر ایک خُوبی جنابؐ میں ہے

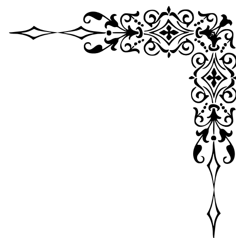
کیا ہے قُدرت نے آشکارا، تمہاریؐ ہستی پہ راز سارا
بس ایک محرم تمہیؐ ہو اُس کے، سدا جو رہتا حجاب میں ہے

نسیمِ صُبح، سحاب گھرے، تمہارےؐ لُطف و کرم کے لائے
یہ رحمتوں کا اُمڈتا دریا، حرم کے نُوری حَباب میں ہے



عُلوم و عِرفاں کے بھی خزانے، تمھیؑ کو بخشے سبھی خُدا نے
نصاب سارا تمہارؑے دیں کا، تمہارؑے ایک اِک خطاب میں ہے

پلائیں گے خُود کنارِ کوثر، وہ اپنے ہاتھوں سے جامِ کوثر
جو لُطف زینبؑ ملے گا پی کر، کہاں وہ جامِ شراب میں ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

یا رب! نبیؐ کے قُرب کی سوغات ہو نصیب
رُویا میں کاش اُنؐ سے ملاقات ہو نصیب

جاگے اگر تو بخت نہ تا عمر سو سکے
ہم کو وہ اُنؐ کا دستِ کرامات ہو نصیب

دیدِ نبیؐ ہو جس میں، دعا ہے ہمیں وہی
خُلدِ بریں کا گوشۂ باغات ہو نصیب

جو رُوح تک بھگو دے سراپا وجود کو
آنگن میں رحمتوں کی وہ برسات ہو نصیب

پلکوں سے دارِ نُور کی مٹی کو چُوم لیں
ہم کو بھی چاہتوں کی وہ بہتات ہو نصیب



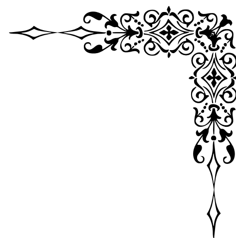
جس میں محمدؐ عربی کی ہو پیروی
ایسا نظامِ ارض و سماوات ہو نصیب

وہ بامراد اور بڑا خُوش نصیب ہے
جس کو جہاں میں محفلِ سادات ہو نصیب

بزمِ نبیؐ سجے گی محبُّوں سے حشر میں
ہم کو بھی ایسی صورتِ حالات ہو نصیب

جس نے کیے سجود، خُشوع و خُضوع کے ساتھ
اُس کو ہی حُسنِ نُورِ عبادات ہو نصیب

زینبؔ، ہے سب سے اُولیٰ و اعلیٰ خُدا کے بعد
میرے نبیؐ کی پیاری حسیں ذات، ہو نصیب



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اللہ کی رحمت سے دیں گے، وہؐ شِفا ہم کو
بخشش کے سوالی ہیں، کر دیں گے عطا ہم کو

روضے پہ چلے آئے، ارمان لیے دِل میں
ڈھانپے گی سدا اُنؐ کی، رحمت کی رِدا ہم کو

جب نذر کریں گے ہم سوغات درُودوں کی
آئے گا جواب اُنؐ کا، دیں گے وہ صِلہ ہم کو

دہلیز شہِؐ والا! تا عمر نہ چھوڑیں گے
تا وقتیکہ لے جائے یاں سے نہ قضا ہم کو

رب نے جو کیا ہم پر احساں، وہ عطا کیا ہے
اِک نُورِ ہُدیٰ بخشا، اِک دارِ بقا ہم کو

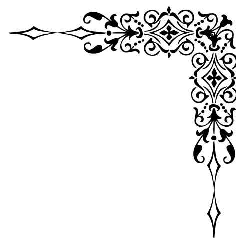


جس میں ہو ثنا ساری، اللہ کے پیارےؐ کی
اے مُرغِ چمن میٹھا، وہ گیت سُنا ہم کو

وہؐ دستِ مُبارک سے دیں گے ہمیں پیمانے
کوثر کے، نہ بُھولیں گے وہ روزِ جزا ہم کو

اُمّت کے لیے بخشش سرکارؐ نے مانگی ہے
سجدوں میں بچشمِ نم، بخشے گا خدا ہم کو

اوروں سے شِفا پائیں، زینبؔ یہ نہیں ممکن
جب تک نہ عطا ہو گی، آقاؐ سے شِفا ہم کو



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہو گئے قرباں مُحب اُنؐ کے تبسّم پر تمام
جاں بھی دیں گے آپؐ کی ناموس پر سارے غلام

گیسوؤں کی ہے گھٹا یا کہ اُتر آئی ہے شام
تاب لائے کیا رُخِ پُرنُور کی ماہِ تمام

دستِ اطہر سے پلا دیں شاہِؐ والا ایک جام
جس کو پی کر اُمّتی ہوں روزِ محشر شاد کام

باوضو کر کے قلم کو آنسوؤں سے آج ہم
لکھ رہے ہیں گُنبدِ خَضرا کے سائے میں سلام

جن کے دل میں موجزن ہے قُلزمِ عشقِ نبیؐ
وہ سدا کرتے ہیں ذکرِ مصطفےٰؐ کا اہتمام



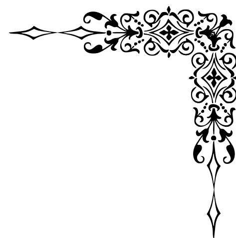
نذر کر دیں جان و دِل ہم آپؐ کی دہلیز پر
دِل کی راحت اور تسکیں آپؐ ہیں خیرُالانامؐ!

وہ کسی جانب نہیں اب دیکھتے، بس آپؐ پر
چاہنے والوں کی اُلفت کا ہوا ہے اِختتام

رُوئے انور کے لکھوں ہر دَم ترانے میں یہاں
زندگی بھر وِردِ لب ہو گا اُنہیؐ کا پیارا نام

مرحبا کی عرش پر گونجیں صدائیں بے شمار
جب خدا محبوبؐ سے ہونے لگا تھا ہمکلام

زینبؔ عاصی پہ بھی چشمِ کرم ہو حشر میں
جب وہاں آئے گا اُنؐ کے عاشقوں کا ازدحام



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اسرارِ کائنات کے عقدہ کشا ہیں آپؐ
وہم و گمان و عقل و خِرد سے ورا ہیں آپؐ

اوّل ہیں، آخریں بھی، حبیبؐ خدا ہیں آپ
رب کی عطا سے خُلد کے فرماں روا ہیں آپؐ

ہر شے میں نُور عارضِ رُخ کا ہے جلوہ ریز
مہر و مہ و نجوم کی دِلکش ضیا ہیں آپؐ

ظاہر میں آپ حُسنِ جہاں ہیں، مگر حضورؐ!
دائم فرازِ عرش پہ جلوہ نما ہیں آپؐ

اپنا حبیبؐ خاص بنایا ہے آپؐ کو
رب کی عطا، کرم سے، شہِؐ دو سرا ہیں آپؐ



سُن کر جسے نصیب ہو، قلبِ حزیں کو چین
وہ نغمۂ حیات فزا، بے شبہ ہیں آپؐ

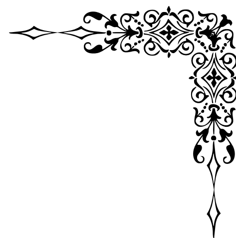
رونق بھی، زیب و زینتِ گلشن ہے آپؐ سے
بے شک ازل ابد کے حسیں، مصطفیٰؐ ہیں آپؐ

دونوں جہاں کی سروری حق نے دی آپؐ کو
ہیں وجہِ کائنات، خدا کی عطا ہیں آپؐ

ہم آپؐ کی نگاہِ کرم سے لگیں گے پار
راہِ حیات میں بھی شہاؐ! رہنما ہیں آپؐ

کھُلتے ہیں جن کے نامِ محمدؐ سے بادباں
اُن کشتیوں کے ہی تو شہاؐ! ناخدا ہیں آپؐ

مانگا دعا میں جس کو براہیمؑ نے سدا
زینبؔ جو مستجاب ہوئی، وہ دُعا ہیں آپؐ



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم

باغِ ہستی میں مہکتی جو بہار آئی ہے
آمدِ نُورِ شہِؐ دیں کی پزیرائی ہے

چار سُو حُسنِ ازل نے جو بکھیرے جلوے
عارضِ رُوئے محمدؐ کی یہ زیبائی ہے

خُوب ہیں آپؐ کی آنکھوں پہ یہ ابرو کے ہلال
زُلف لہرائی ہے یا کالی گھٹا چھائی ہے

اُنؐ کی آمد کا سرِ رُوئے زمیں ہے چرچا
رنگ اور نُور کی برسات چلی آئی ہے

زُلفِ وَالّیل کی، تیرےؐ رُخِ تاباں کی قسم
گفتگو رب نے یہ قرآن میں فرمائی ہے



فرش تا عرش ہیں آمد سے زمانے روشن

بزمِ عالم میں ترےؐ حُسن سے رعنائی ہے

تُوؐ نے انساں کا زمانے میں بڑھایا ہے وقار

ابنِ آدم کی ترےؐ دَم سے پزیرائی ہے

جب سے سرکارؐ نے پہچان کرائی رب کی

تب سے بندوں کی بہت اُس سے شناسائی ہے

کیا ڈرائیں گے غم و رنج و مصائب ہم کو

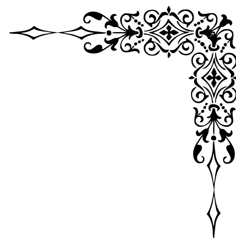
حاصل ہر وقت ہمیں اُنؐ کی مسیحائی ہے

جب ترے اسمِ گرامی کا کروں وِرد آقاؐ

بالیقیں رُوح و دل و جاں نے ضیا پائی ہے

عارضِ رُوئے فروزاں کی دمک سے زینبؔ

چاندنی چاند کی منہ ڈھانپ کے شرمائی ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

جم گئیں نظریں جبینِ شاہؐ کے انوار پر
نُور کی کرنیں دمکتی ہیں لب و رُخسار پر

وہ بھی عکسِ نُورِ شہؐ سے نُور ہو جاتے وہیں
عکس جب پڑتا کبھی صحن و در و دیوار پر

آپؐ ہی کی جستجو دنیا و مافیہا کو ہے
عالمِ امکاں ہے قرباں آپؐ کے دیدار پر

پُھول سارے گلستانِ زیست کے مہکے ہوئے
اے گلِ رعناؐ! تصدّق ہیں تری مہکار پر

چند قطرے رحمتوں کے ہم کو بھی کر دیں عطا
پُھول کِھل جائیں گے میرے عارضِ افکار پر

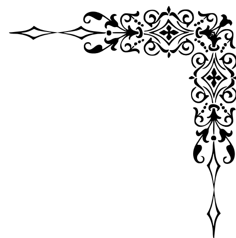


عالمِ بالا بھی ہے محوِ تمنّائے حبیبؐ
ہر زمانے کی نظر ہے احمدِؐ مختار پر

آپؐ کے جُود و سخا سے ہیں گدا بھی بادشہ
آپؐ کی چشمِ کرم ہے مُفلس و نادار پر

آپؐ کے پیارے نواسوں کا بھی صدقہ ہو عطا
اِک نظر کر دیں کرم کی میرے قلبِ زار پر

بُلبُلیں سب گلشنِ عالم کی زینؔب بالیقیں
ہیں تصدّق بُلبُلِ بطحا کی اِک چہکار پر



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

خدا کی حمد کرتے ہیں پرندے آشیانوں میں
کریں ذکرِ محمدؐ بھی سدا اپنی زبانوں میں

خدا کا ہے یہ فرماں بھیجتے رہنا درُود اُنؐ پر
جو ہیں محبوبؐ سب کے بے شبہ سارے جہانوں میں

سجائے عرشِ اعظم پر خدا محبوبؐ کی محفل
کریں ذکرِ نبیؐ ہر جا فرشتے آسمانوں میں

رُسُلؑ ہیں سب کے سب محوِ ثنائے احمدؐ مرسل
خدا کی ذات ہے خود بھی، نبیؐ کے مدح خوانوں میں

ہمیشہ بھیجتے رہنا درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر
ہُنر جو بھی یہ اپنائے، وہ ہو جائے یگانوں میں



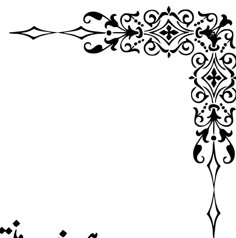
درُودوں سے معطّر ہیں دہن اُنؐ کے محبّوں کے
وہ اِس کا وِرد رکھیں مسجدوں میں، آستانوں میں

لگائیں دل حبیبؐ کبریا کی ذاتِ اقدس سے
نہیں کچھ بھی محبّت کی مجازی داستانوں میں

جنہیں وابستگی آلِ نبیؐ سے اور نبیؐ سے ہے
رہیں گے شاد وہ خُلدِ بریں کے گُلستانوں میں

وفا آلِ نبیؐ سے اہلِ ایماں کی نشانی ہے
بہت اونچا محمدؐ کا گھرانہ ہے، گھرانوں میں

محبّت سے خدائے لم یزل کا شکر کرتے ہیں
ترے عُشّاق جب بھی نام سنتے ہیں اذانوں میں



ہمیشہ منتظر ہوں گے وہ بعد از مرگ تُربت میں

کہ شہؐ کا ذکرِ عالی ہو لحد کے آشیانوں میں

زمیں سے تا فلک ہوں ڈھیر سونے کے تو کیا زینبؔ

بڑی ہے دولتِ عشقِ محمدؐ سب خزانوں میں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

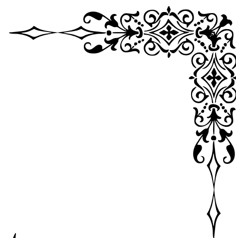
ترے نام سے اِبتدا کر رہے ہیں
ادا ہم یہ رسمِ وفا کر رہے ہیں

ملِے باریابی دُعا کر رہے ہیں
ترے در پہ یہ التجا کر رہے ہیں

لحد میں اُنھی کو دکھائیں گے جلوہ
درُودوں کی جو انتہا کر رہے ہیں

یہ دِل ہے اُنہیؐ کا، یہ جاں بھی اُنہیؐ کی
اُنہیؐ پر ہی سب کچھ فِدا کر رہے ہیں

کبھی سبز گُنبد کے سائے میں بیٹھیں
یہی آرزو بارہا کر رہے ہیں



رِدا رحمتوں کی اُنہیں ڈھانپ لے گی

جو مدحِ شہِؐ انبیا کر رہے ہیں

جہنّم کے شعلے ہیں اُن سے گریزاں

جو ذکرِ رسولِؐ خُدا کر رہے ہیں

سحر دَم صبا، ہر کلی، پھُول، شبنم

حبیبِؐ خُدا کی ثنا کر رہے ہیں

نہ چھوڑیں گے اُمّت کو محشر میں تنہا

وہ شفقت شہِؐ دو سَرا کر رہے ہیں

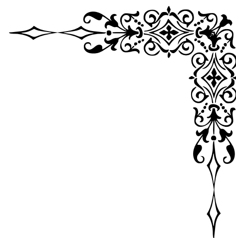
رُخِ وَالضُّحیٰ کی ملے دِید ہم کو

تمنّا یہ بدرُ الدّجیٰؒ کر رہے ہیں



خزانے ہیں جتنے خُدا کے جہاں میں
نبیؐ مُکرّم عطا کر رہے ہیں

وہیؐ بخشوائیں گے اُن کو بھی زینبؔ
یہاں جو خطا پر خطا کر رہے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تمؐ سے ہی تمہیںؐ بہرِ خدا مانگ رہے ہیں

ہم کب سے یہی ایک دعا مانگ رہے ہیں

حاضر درِ اقدس پہ ہیں سب چاہنے والے

بس اُنؐ کا کرم، اُنؐ کی عطا مانگ رہے ہیں

مانا کہ گنہگار و خطاکار ہیں لیکن

پھر بھی تریؐ رحمت کی رِدا مانگ رہے ہیں

دامن میں ہو جس کے درِ محبوبؐ کی خُوشبو

طیبہ کے نگر کی وہ صبا مانگ رہے ہیں

مدت سے یہی ایک طلب ہے دل و جاں کی

دن رات مدینے کی فضا مانگ رہے ہیں



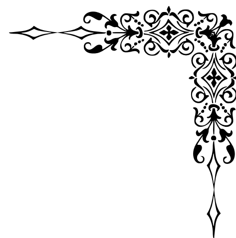
کچھ بھی تو نہیں اس کے سوا چاہیے آقاؐ!
اِک تیراؐ کرم روزِ جزا مانگ رہے ہیں

ہم ہاتھ اُٹھائے درِ رحمت پہ، خدا سے
برسات میں اشکوں کی دُعا مانگ رہے ہیں

عُقبٰی میں محب آپؐ کے دیدار کی صورت
سوزِ غمِ فرقت کی جزا مانگ رہے ہیں

بیمار دلِ زار لیے آئے ہیں در پر
وہ دیدِ مسیحاؐ کی دوا مانگ رہے ہیں

عُشّاق درِ ناز پہ سرکارؐ کے زینبؔ
بخشش کی ہر اک لمحہ دُعا مانگ رہے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

نُور و نِکہت کا سفر شہؐ کا ہے جاری، مرحبا!
دیکھنے والوں پہ ہے کیا وجد طاری، مرحبا!

فخر ہے اِس پر کہ ہم بھی آپؐ کی اُمّت میں ہیں
اَوج پر ہے سیّدیؐ! قسمت ہماری، مرحبا!

ہو اگر شاہِؐ اُمم! ہم پر تری چشمِ کرم
ختم ہو جائے گی ساری بے قراری، مرحبا!

ہے مُقدّر سے شرف اُنؐ کی غلامی کا ملا
کس قدر خُوش بخت ہے اُمّت یہ ساری، مرحبا!

ہر قدم پر لمحہ لمحہ کر رہے ہیں ہم سدا
اُنؐ کی اُلفت سے دِلوں کی آبیاری، مرحبا!



جاںنثارانِ نبیؐ کرتے رہیں جانیں نِثار
زندگی عشقِ نبیؐ سے ہے سنواری، مرحبا!

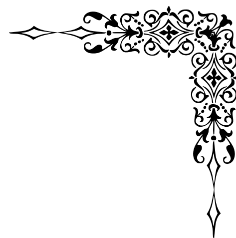
کیا زمین و آسماں، کیا دشت و صحرا گُلستاں
تا ابد ہر جا ہے اُنؐ کا فیض جاری، مرحبا!

حیدرِؓ کرّار اور حسنینؓ ہیں نُورِ نظر
فاطمہؓ ہے آپؐ کی بیٹی دُلاری، مرحبا!

قلب و جاں کو ہم اُجالیں بھیج کر اُنؐ پر درُود
جگمگائے نُور سے دُنیا ہماری، مرحبا!

سُننے والوں پر بھی طاری ہے، عجب کیف و سرور
اُن کی نعتوں نے مری دُنیا نکھاری، مرحبا!

سروری، زینبؔ اُنھی کے پیر چُومے گی یہاں
صرف ہیں اُنؐ کے ہی در کے جو بھکاری، مرحبا!



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آنکھوں میں شہرِ نُور کے منظر سما لیے
وجد و سُرور و کیف کے ساگر سما لیے

یادِ حبیبؐ کے کئی مہکے ہوئے گُلاب
گُلشن میں دِل کے شافعِ محشر سما لیے

آنکھوں میں ثبت گُنبدِ خَضرا کا نُور ہے
جلوے حرم کے رُوح کے اندر سما لیے

موجِ صبا نے روضۂ اقدس پہ جھُوم کر
دامن میں خُوشبوؤں کے سمندر سما لیے

دیدارِ مصطفٰےؐ کی جو حسرت تھی آنکھ میں
یادوں کے اُس نے کتنے ہی گوہر سما لیے

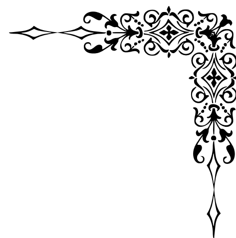


جن سے رہے گی تابہ ابد قلب وجاں میں ضَو
ہم نے ہر اِک نظر میں وہ منظر سما لیے

دُشوار مرحلہ تھا گُزر پُل صراط سے
شہپر پہ قُدسیوں نے ثناگر سما لیے

آلِ نبیؐ پہ ہو گئے قربان ہم غلام
دِل میں حضورؐ کے سبھی دِلبر سما لیے

زینبؔ نے دارِ نُور کے جلوے تمام تر
اپنے دِل و نظر میں سراسر سما لیے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

سُرورِ قلب و نظر، جانِ زِندگی ہیں آپؐ

گناہگاروں کا سرمایۂ خُوشی ہیں آپؐ

بہارِ گُلشنِ ہستی ہے آپؐ کے دَم سے

چمن چمن میں گُلوں کی شگفتگی ہیں آپؐ

عطا کریں گے مُحبّوں کو دِید کا تحفہ

ہماری جاں بھی ہیں، آنکھوں کی روشنی ہیں آپؐ

نہ صرف آپؐ ہیں خُلقِ عظیم کے مالک

حبیبؐ ِ ربّ ِ عُلیٰ، شانِ بندگی ہیں آپؐ

یہاں بھی آپؐ ہی قلبِ حزیں کی تسکیں ہیں

وہاں بھی جانِ جہاں، کیفِ سرمدی ہیں آپؐ

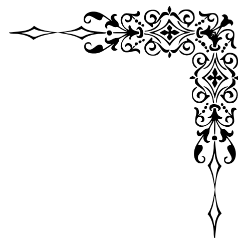


حضورؐ آپ ہی انسانیّت کے رَہبر ہیں
فروغِ راہِ ہُدیٰ، فخرِ آدمی ہیں آپؐ

یہ آرزو ہے کہ در پر ہو حاضری دائم
جہاں میں تا بہ ابد میری ہر خوشی ہیں آپؐ

ہے بے حساب کرم، رحمت و عطا اُنؐ کی
جو بے مثال سخی ہے، وہی نبیؐ ہیں آپؐ

فنا نہیں ہے مُحبّوں کے واسطے، زینبؔ
رہیں گے آپؐ سے قائم، کہ دائمی ہیں آپؐ



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

برگ و گُل سارا گلستان، رسولِؐ عربی!
نام پر آپؐ کے قربان، رسولِؐ عربی!

آپؐ پر ہے مرا اِیمان، رسولِؐ عربی!
ذِی حشم، صاحبِ قُرآن، رسولِؐ عربی!

زندگی ہو گئی آسان، رسولِؐ عربی!
آپؐ ہر دَرد کا دَرمان، رسولِؐ عربی!

محو ہیں آپؐ کی توصیف میں لمحہ لمحہ
گُلشن و دشت و بیابان، رسولِؐ عربی!

جب سے ہے آپؐ کی اُلفت کا سہارا دِل کو
ہم نہیں تب سے پریشان، رسولِؐ عربی!



سائباں رحمت و شفقت کا ہیں سب کے سر پر

آپؐ ہیں سب کے نگہبان، رسولِؐ عربی!

دو جہانوں میں خُدا نے ہمیں عزت بخشی

یہ ہے سب آپؐ کا احسان، رسولِؐ عربی!

زیست گُزرے تو فقط آپؐ کی اُلفت میں حضورؐ

ہے یہی ایک ہی ارمان، رسولِؐ عربی!

حق ہے جس نے بھی کہا اور حقیقت ہے یہی

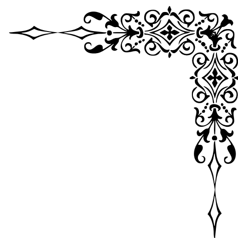
آپؐ ہیں بولتا قُرآن، رسولِؐ عربی!

دیکھ کر لُطف و کرم، آپؐ کی بے لوث عطا

ہوں گناہوں پہ پشیمان، رسولِؐ عربی!

گر تری چشمِ کرم زینبؔ عاصی پہ رہے

کیوں ہو وہ بے سر و سامان، رسولِؐ عربی!



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اپنے کرم کا مجھ کو سزاوار کیجیے

بے مایہ سنگ کو دُرِ شہوار کیجیے

دریا ہو جس میں آپؐ کی اُلفت کا موجزن

وہ دِل نصیب، احمدِؐ مُختار! کیجیے

جاہ و حشم، نہ دولت و دُنیا کی ہے طلب

بس اپنی یاد سے مجھے سرشار کیجیے

آقاؐ! بھٹک گئے جو رہِ مستقیم سے

اُن کے قُلوبِ خُفتہ کو بیدار کیجیے

روضے پہ حاضری کے لیے آئے ہیں غلام

اُن پر نگاہ لُطف کی، سرکارؐ! کیجیے



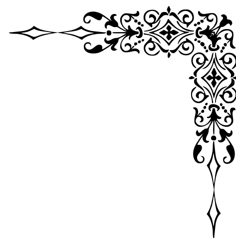
بحرِ الم میں ہے مری کشتی پھنسی ہوئی
بہرِ خُدا! کرم شہِؐ ابرار کیجیے

کوئی دوا، نہ اِس کی شِفا مانگیے کبھی
دِل کو نبیؐ کے عشق میں بیمار کیجیے

افکار کے صدف میں چُھپے موتیوں سے ہی
روشن ہر ایک نعت کے اشعار کیجیے

اے مومنو! جہاں میں سدا اپنی زندگی
عشقِ رسولؐ سے گُل و گُلزار کیجیے

زینبؔ ہر ایک غم کا جہاں میں ہے یہ علاج
ذکرِ رسولِؐ پاک کو غمخوار کیجیے



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کرم جب آپؐ کا اے سیّدِؐ ابرار! ہو جائے
دلِ ویراں مرا ہم پایۂ گُلزار ہو جائے

لِقائے رُوئے انور جس کو ہو جائے یہاں سرورؐ!
وہاں روزِ جزا بھی اُس کا بیڑا پار ہو جائے

تمنا، آرزو، حسرت یہی ہے روزِ اوّل سے
کہ دیدِ مصطفٰےؐ ہم کو سرِ دربار ہو جائے

نگاہ و دل ہمارے منتظر ہیں ایک مدّت سے
کہ حُسنِ سیدِ عالمؐ کا بھی دیدار ہو جائے

جو اُنؐ کی عزت و حُرمت بجا لانے سے قاصر ہے
وہ انساں ہی نہیں، رُسوا سرِ بازار ہو جائے



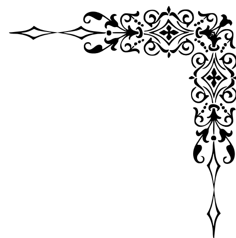
کرم کر دیں اگر وہ، منزلیں آسان ہو جائیں
مری سوئی ہوئی تقدیر بھی بیدار ہو جائے

اُڑے تیرےؐ گلی کوچوں میں، میری خاک بھی جا کر
حسیں دُعا منظور یہ میری، شہِؐ ابرار ہو جائے

بہشتِ ارض پر عُشّاق مانگیں، یہ دعا اکثر
کہ در پر حاضری بارِ دِگر، سرکارؐ ہو جائے

اگر آنچ آئے شاہِؐ دین کی ناموس و حرمت پر
لُٹانے کو دل و جاں، ہر مُحب تیار ہو جائے

وفا کرنی نہ آئے سرورِؐ دیں سے جسے زینبؓ
عبادت عمر بھر کرتا رہے، بیکار ہو جائے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رہبرِ کُل، سیدِؐ ابرار کے ہوتے ہوئے

خُوب سے ہوں خُوب تر، سرکارؐ کے ہوتے ہوئے

بھول جائیں غم سبھی، غمخوار کے ہوتے ہوئے

بے کس و بے بس نہیں، سردارؐ کے ہوتے ہوئے

سُرخ پُھولوں کی مہک اب ہے مرے کس کام کی

عطرِ جسدِ احمدِؐ مختار کے ہوتے ہوئے

شاعری جب ہو، تو ہو حمد و ثنا کے واسطے

چاہیے کیا نعت کے اشعار کے ہوتے ہوئے

ہے مقابل کون محبوبِؐ خدا کا دہر میں؟

کیسے ٹھہرے اُسؐ حسیں شہکار کے ہوتے ہوئے

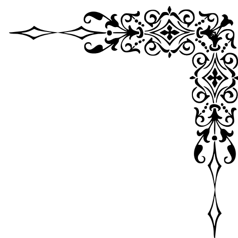


آ گیا موسم بہاروں کا، کھُلی دل کی کلی
فصلِ گُل ہے، سیدِؐ ابرار کے ہوتے ہوئے

برسرِ منزل نہ پہنچے کارواں، ممکن نہیں
کیسے بھٹکے قافلہ سالارؐ کے ہوتے ہوئے

حشر میں بھی پار لگ جائے گی اُمّت آپؐ کی
فکر کیوں ہو صاحبؐ و سردارؐ کے ہوتے ہوئے

اور صنفِ شاعری کے شعر کیوں زینؔب لکھے
عارضِ رُخ کے، حسیں انوار کے ہوتے ہوئے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

گُلشنِ ہستی میں وہ آئے، بہاروں کی طرح
رحمتوں کا ابر برسا، آبشاروں کی طرح

ہے تریؐ تابانیٔ رخ کا کمالِ بے مثال
ذرّہ ذرّہ جگمگا اُٹھا، ستاروں کی طرح

آپؐ کی روشن جبیں آئینۂ انوار ہے
روشنی ہے چار سُو، دِلکش نظاروں کی طرح

اُنؐ کی اُلفت سے نہ گر آباد ہو دل کا چمن
بے ثمر، بے سُود ہو گا، خار زاروں کی طرح

یاد سے دِل کے چمن میں کھِل گئے سارے گُلاب
ذِکر ہے گویا تراؐ، رنگیں بہاروں کی طرح



ہو سُخن میرا ثنا گوئی تری، شاہِؐ زمن!

خُوبصورت دِلنشیں ہو، مرغزاروں کی طرح

سیرت و خُلقِ حسیں کی ہر ادا ہے لاجواب

ہر نفس روشن ہے جس سے، نُور پاروں کی طرح

حامی و ناصر ہیں اُمّت کے، وہیؐ ہیں غمگسار

پاسداری بھی کریں گے، اپنے پیاروں کی طرح

آپؐ ہی ہوں گے ہماری آخری اُمید و آس

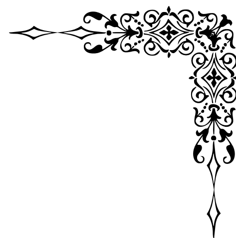
ہوں گے جب رُوزِ جزا ہم، شرمساروں کی طرح

آپؐ کی اُمّت پہ احساں، رب کرے گا بے حساب

حشر میں ہرگز نہ ہو گی، بے سہاروں کی طرح

تا ابد حاصل رہے زینؔب تجھے عشقِ رسولؐ

تُو جیے اُلفت میں اُن کی، شب گُزاروں کی طرح



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اگر مدینے کا قُرب و جوار آ جائے

ہر ایک شے پہ وہاں ہم کو پیار آ جائے

ثنائے احمدِؐ مُختار لکھنے والوں کی

جبیں پہ نُور کی صورت نکھار آ جائے

اگر درُود پڑھوں دل سے شاہِؐ والا پر

دیارِ دل میں مہکتی بہار آجائے

وہ جس کی ناؤ کے ہیں ناخدا مرے آقاؐ

ہزار آئیں تلاطم، وہ پار آ جائے

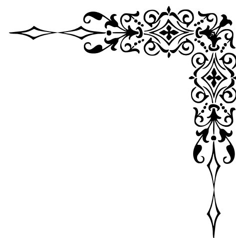
ہزار جان سے ہو جائیں گے وہیں قرباں

اگر خیال میں وہؐ گلعزار آ جائے



کرے گی گُنبدِ خَضرا کا وہ طواف مدام
اگر وہاں مری خاکِ مزار آ جائے

لبوں پہ رکھیے وظیفہ درُود کا زینؔب
کہ بیقراری بھی بن کر قرار آ جائے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اپنے کرم سے ہم کو سراپا نکھار دیں
آئے نہ پھر خزاں کبھی، ایسی بہار دیں

دَردِ فراق کا مجھے احساس تک نہ ہو
دِل اپنی اُلفتوں سے مجھے مُشکبار دیں

جس سے ہوں فیضیاب دِل و جان مستقل
قلبِ حزیں میں ایسی سکینت اُتار دیں

آنکھیں سُرورِ دِید سے ٹھنڈی رہیں مری
مجھ کو بھی یہ شرف کبھی، اے ذِی وقارؐ دیں

قلب و جگر کے زنگ مٹا دیں سبھی مرے
پردے بھی مصلحت کے نظر سے اُتار دیں



جلوے اُنہیؐ کے میری نظر میں سجے رہیں
حالات ایسے میرا مُقدّر سنوار دیں

آلِ نبیؐ کے نام کی خیرات ہو عطا
صدقہ حسنؓ، حُسینؓ کا آقاؐ اُتار دیں

دُنیا کا ہر خزانہ کریں اُمّتی نِثار
جانیں بھی اُنؐ کے عشق و محبّت میں ہار دیں

یا رب! نبیؐ کی یاد دِلوں کا قرار ہے
عشقِ رسولؐ سے مری ہستی نکھار دیں

برسیں گی تُم پہ رحمتیں خیرُ الانامؐ کی
ہر خِطۂ زمیں سے صدا بار بار دیں



آنچ آنے دیں نہ شاہؐ کی ناموس پر کبھی
ہم جان بھی حضورؐ کی حُرمت پہ وار دیں

زینؔب زباں پہ مدحِ حبیبِؐ خُدا رہے
دِل سے ثبوتِ عشق، سبھی جانثار دیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

کیف ہے، اک سرخُوشی ہے مصطفٰےؐ کے نام سے
خوبصورت زندگی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

ذاتِؐ اقدس پر ہے قرباں ہر دو عالم کا جمال
حُسن ہے، کیا دلبری ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

کب ستاروں کے تھے جُھرمٹ سینۂ افلاک پر
بزمِ انجم سج گئی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

جھلملاتے چاند تاروں میں کہاں تھی روشنی
یہ چمک یہ روشنی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

روشنی ارض و سما کی سب اُنہیؐ کے دَم سے ہے
چاندنی بھی چاند کی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے



شاعری میں نعتیہ اشعار کہنے کے لیے
شاعروں کی خُوش لبی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

پیروی سے اُنؐ کی پائیں گے صراطِ مستقیم
حق پرستی راستی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

فکر کی پرواز جس کی لامکاں سے ہے پرے
وہ مُقدّر کا دھنی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

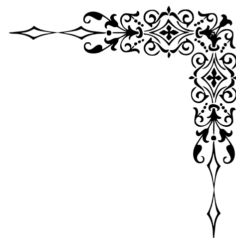
ظُلمتِ شب ہو گئی کافُور جب آئے حضورؐ
نُور ہے تابندگی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے

جس نے قلب و جاں کو بخشی ہے ضیائے دو جہاں
وہ تجلّی نُور کی ہے، مصطفٰےؐ کے نام سے



ہے ضیا توحید کی اُس کے دل و جاں پر محیط
جس پہ چھائی بے خودی ہے، مصطفیٰؐ کے نام سے

اے خدا! زینبؔ کو کر دے سُرخرو روزِ جزا
التجا تجھ سے یہی ہے، مصطفیٰؐ کے نام سے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

فلک پہ نُور کی چادر تنی ہوئی ہو گی
تمام وُسعتِ عالم میں روشنی ہو گی

فضا بھی نِکہت و نُزہت سے بھر گئی ہو گی
خبر حضورؐ کے آنے کی جب سنی ہو گی

وہ زندگی میرا ایماں، مری خوشی ہو گی
جو عشقِ احمدؐ مختار سے سجی ہو گی

متاعِ فخر، سکوں بخش زندگی ہو گی
جب آئی آپؐ کے مولود کی گھڑی ہو گی

نبیؐ و آلِ نبیؐ پر درُودِ پیہم سے
کلی ہر ایک کے دِل کی کِھلی ہوئی ہو گی



نویدِ صُبحِ بہاراں ہے آمدِ سرورؐ
روش روش درِ گُلشن سجی ہوئی ہو گی

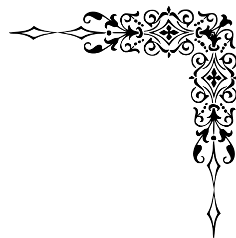
گُلوں میں نغمہ سرا ہو گا عندلیبِ چمن
چمن میں جھومتی ڈالی، کلی کلی ہو گی

گزر نہ جائے کوئی پل بغیرِ حُبِّ نبیؐ
دلِ حزیں میں یہی جستجو بسی ہو گی

نبیؐ کا عشق مری زندگی کا حاصل ہے
یہ آرزو ہی مری زیست کی خُوشی ہو گی

ثنائے جانِ دو عالمؐ دلوں کی بستی کی
فضا کو نُورِ سکینت سے بھر گئی ہو گی

ہے بندگی وہ، حقیقت میں بندگی زینبؔ
جو مُشکِ عشقِ نبیؐ میں گُندھی ہوئی ہو گی



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اُنہی کے ہی شمس و قمر گیت گائیں
کلی، غُنچہ و گُل اُنہیں گنگنائیں

مدینے کے دیوار و در جگمگائیں
رسولِؐ خدا جب کبھی مُسکرائیں

چلو زائرو آؤ طیبہ کو جائیں
وہاں ارضِ جنّت پہ مانگیں دُعائیں

محبّت میں سرکارؐ کے نغمہ خواں ہیں
فضائے سحر، پھُول، شبنم ہوائیں

محُبّوں نے خوشبو میں محفل بسائی
بچھاتے ہیں قُدسی پروں کی رِدائیں



مَلک محوِ ذکرِ نبیؐ ہیں فلک پر

سرِ فرش بزمِ نبیؐ ہم سجائیں

اگر لائیں تشریف وہؐ سُوئے گُلشن

مُعنبر ہَوا ہو، مُعطّر فضائیں

سفر نُور و نِکہت کا جاری رہے گا

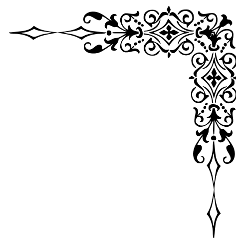
جہاں میں یہ خلقِ خدا کو بتائیں

تراؐ سبز گُنبد نگاہوں کا مرکز

تجلّی ہے انوار کی دائیں بائیں

مدینہ میں روضے پہ زینبؔ ہمیشہ

برستی ہیں ہر پل کرم کی گھٹائیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہر طرف نُور کے آثار نظر آتے ہیں
اُن کے جلوے جو ضیابار نظر آتے ہیں

شہرِ طیبہ میں اُنہیؐ کے رُخِ انور کے سبب
ضوفشاں سب در و دیوار نظر آتے ہیں

ہے جبیں آپؐ کی سر چشمۂ انوارِ خُدا
مہرِ و مہ آپؐ کے رُخسار نظر آتے ہیں

محتشم ہیں جو معظّم ہیں، مُکرّم سب سے
بے شبہ وہ مرے سرکارؐ نظر آتے ہیں

جن کی تعظیم کو افلاک سے آئیں قُدسی
وہ سراپا شہِؐ ابرار نظر آتے ہیں



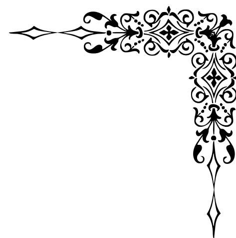
اپنی اُمّت کے لیے خُلدِ بریں کے رب سے
بِالیقیں آپؐ طلبگار نظر آتے ہیں

آپؐ کے عشق میں جو لوگ ہیں سرگرمِ نیاز
ہر گھڑی طالبِ دِیدار نظر آتے ہیں

آپؐ کا جلوۂ زیبا ہے فقط اُن کی شِفا
حُبِّ احمدؐ میں جو بیمار نظر آتے ہیں

فقر ہے اوڑھنا اور عجز بچھونا اُنؐ کا
دو جہانوں کے وہؐ سردار نظر آتے ہیں

بے کسوں اور یتیموں کے ہیں والی زینؔب
بے سہاروں کے طرفدار نظر آتے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

نویدِ صبحِ ازل، جانِ زندگی ہیں آپؐ
سخی، کریم و غنی ہیں جو، وہ نبی ہیں آپؐ

بہارِ گُلشنِ ہستی ہے آپؐ کے دَم سے
چمن چمن میں گُلوں کی شگفتگی ہیں آپؐ

عطا کریں گے محبّوں کو دید کا تحفہ
ہماری جان بھی، آنکھوں کی روشنی ہیں آپؐ

جہاں میں آپؐ ہیں خُلقِ عظیم کے مالک
حبیبؐ رب بھی ہیں، انساں کی شان بھی ہیں آپؐ

یہاں بھی آپؐ ہی قلبِ حزیں کی تسکیں ہیں
وہاں بھی جانِ جہاں! کیفِ سرمدی ہیں آپؐ

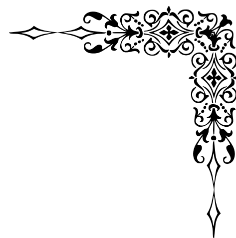


حضورؐ! آپؐ ہی انسانیّت کے جوہر ہیں
حبیبِ ربِ عُلیٰ، فخرِ آدمی ہیں آپؐ

حضورؐ! آپ کے در پر ہو حاضری دائم
جہاں میں تا بہ ابد میری ہر خُوشی ہیں آپؐ

ہیں خیر خواہ غلاموں کے، بے کسوں کے رفیق
گناہگاروں کا سرمایہ، اے سخی ہیں آپؐ

فنا کے گھاٹ اترتے نہیں محب زینبؔ
رہیں گے آپؐ سے قائم، کہ دائمی ہیں آپؐ



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

بُلند تر ہیں صِفات اُنؐ کی
عظیم تر ہے حیات اُنؐ کی

تمام عالم مہک رہا ہے
گُلوں سے بڑھ کر ہے ذات اُنؐ کی

ہے اُنؐ کا کرنا، خُدا کا کرنا
خُدا کی ہے وہ، جو بات اُنؐ کی

فضا معطّر ہے جن کے دَم سے
سراپا خُوشبو ہے ذات اُنؐ کی

مثال گیسو کی دی جو شب سے
ہے زیرِ احسان رات اُنؐ کی



ادب ہے عشقِ نبیؐ کا زینہ

جو یہ نہ جانیں ہے مات اُن کی

خبر نبیؐ کے ہو دشمنوں کو

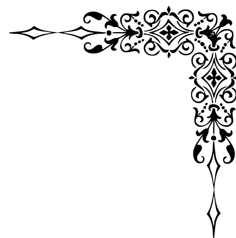
ہے موت اِن کی، حیات اُن کی

ہے مدح خواں اُنؐ کا ہر پہر بھی

ہر اِک سحر بھی، ہے رات اُنؐ کی

بھٹک گئے تھے کبھی جو زینبؔ

نبیؐ کی اُلفت نجات اُن کی



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

حاضر ترے دربار میں، بندے ہیں خطا کار
ہو اُن پہ تری چشمِ کرم احمدؐ مختار

روضے کی زیارت کو تڑپتا ہے دلِ زار
بستے ہیں نگاہوں میں ترے گنبد و مینار

رکھتے ہیں خبر آج بھی ایک ایک کی سرکارؐ
غمخوار وہی حشر میں ہوں گے سرِ دربار

آنکھوں کو کروں منبر و محراب سے روشن
پلکوں پہ رکھوں خاکِ درِ سیّدؐ ابرار

پُرکیف مناظر ہیں، سبھی رُوح فزا ہیں
خوش رنگ مدینے کا ہے ہر کُوچہ و بازار



شمعِ رُخِؐ انور کی ضیا سے ہیں فروزاں
ہر لمحہ مدینے کی فضائیں، در و دیوار

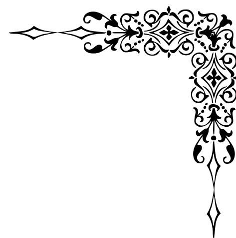
پائی ہے ستاروں نے دمک عارضِ رُخ سے
ہے آپؐ کی پُر نُور جبیں مطلعِ انوار

ہر پُھول کی خوشبو ہے الگ اور نرالی
یاں خُلد سے بڑھ کر ہیں مدینے کے چمن زار

کب محوِ تمنّا، دلِ عُشّاق نہیں ہیں
ہر لمحہ ہر اک آن رہیں طالبِ دیدار

گر عشقِ محمدؐ کی لگا دے کوئی قیمت
لاریب خریدیں دِل و جاں دے کے خریدار

زینؔب مرے احوال پہ یہ فضل و کرم ہے
محبوبِ خدا سے ہے ملا طالعِ بیدار



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

معرفت کے ہیں خزانے، آپؐ کی دہلیز پر
لگ گیا یہ دل ٹھکانے، آپؐ کی دہلیز پر

حالِ دل اپنا سنانے، آپؐ کی دہلیز پر
بیٹھ جاتے ہیں دِوانے، آپؐ کی دہلیز پر

جم کے رہ جائیں نگاہیں، سبز گُنبد پر مُدام
کاش رُک جائیں زمانے، آپؐ کی دہلیز پر

شوق سے اشکوں کے موتی، اپنی آنکھوں کے حضورؐ
ہیں سبھی ہم نے لُٹانے، آپؐ کی دہلیز پر

دل میں جاگی آرزوئے دیدِ رُوئے مصطفٰےؐ
خواب دیکھیں گے سہانے، آپؐ کی دہلیز پر

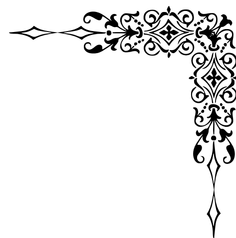


اُلفتِ شاہؐ اُمم میں جسم و جاں، قلب و نظر
ہم چلیں گے آزمانے، آپؐ کی دہلیز پر

آپؐ کی یادیں خیال و فکر کے گُلدان میں
آ گئے ہیں ہم سجانے، آپؐ کی دہلیز پر

دم بدم آتے رہیں گے جب تلک زندہ ہیں ہم
تا ابد نعتیں سنانے، آپؐ کی دہلیز پر

زینؔبِ عاصی کو اِذنِ باریابی ہو نصیب
اپنی قسمت جگمگانے، آپؐ کی دہلیز پر



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

منتظر صدیوں سے تھے سرورؐ! ترے سارے رسولؐ
محتشم، اے ہادئ برحق! میرے پیارے رسولؐ!

محسنِ انسانیّت ہیں، رہبرِ کامل ہیں آپؐ
اِس پہ شاہد ہیں، سبھی قرآں کے سیپارے، رسولؐ!

ذرّہ ذرّہ آپؐ کی وادی کا ہے رشکِ قمر
پھُول ہیں تیرے گُلستاں کے سبھی نیارے، رسولؐ!

سُوزِ فُرقت سے ہیں سارے چاہنے والے ملُول
دُورئ پیہم سے ہیں سب دَرد کے مارے، رسولؐ!

آپؐ کی ہستی پہ قرباں ہے دو عالم کا جمال
آپؐ کے کردار پر ہر کوئی دِل وارے، رسولؐ!



فاطمہؓ زہرا، علیؓ، حسنینؓ ہیں لختِ جگر

ہیں تری چشمانِ اطہر کے سبھی تارے، رسولؐ!

آپؐ کی اُلفت سے قلب و جاں میں جاری ہو گئے

فیض و بخشش، نُورِ رحمت کے کئی دھارے، رسولؐ!

تیرےؐ اہلِ بیت ہیں ہر اِک قدم پر سُرخرُو

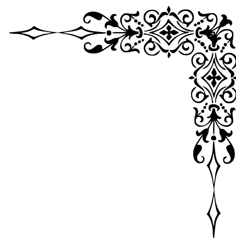
وہ کبھی حالات سے ہرگز نہیں ہارے، رسولؐ!

آپ نے اِن میں لُعابِ پاک جب ڈالا حضورؐ

ہو گئے میٹھے کنویں، جو تھے کبھی کھارے، رسولؐ!

آپؐ کی ناموس و حُرمت ہے اُنہیں زینبؑ عزیز

قلب و جاں، تیرے محبّوں نے سبھی وارے، رسولؐ!



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

وہؐ بزمِ ناز میں اکثر جو مسکراتے ہیں
خوشی سے اہلِ وفا جھُوم جھُوم جاتے ہیں

سیاہ شال جو اوڑھے حضورؐ آتے ہیں
ہیں محوِ دِید جو، وہ خود کو بھول جاتے ہیں

پڑے نظر جو رُخِ شاہؐ پر صحابہؓ کی
ضیائے رُوئے پیمبرؐ سے جگمگاتے ہیں

جمال و حُسن کی رعنائیوں کا کیا کہنا
فرشتے دِید کو اَوجِ فلک سے آتے ہیں

نبیؐ کے شہر کی یادیں ہمیں رُلاتی ہیں
ہم اُنؐ کی یاد کے دل میں دیے جلاتے ہیں



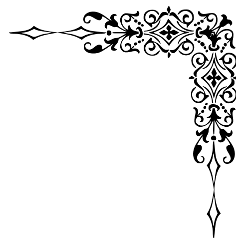
دیارِ نُور کا جلوہ سجا کے آنکھوں میں
ہم اُنؐ کی نعت کے اشعار گنگناتے ہیں

مُحب کہیں بھی ہوں تسکینِ جسم و جاں کے لیے
درُود و ذِکر کی محفل سدا سجاتے ہیں

جب آنکھ سوزِ غمِ ہجر سے چھلک جائے
تمام چاہنے والوں کو بھی رُلاتے ہیں

ہم اُنؐ کی یاد سے غافل رہے نہ اِک پل بھی
سرِ نیاز درِ ناز پر جھکاتے ہیں

دلوں کا چین درُود و سلام ہے زینبؔ
اِنہی سے راحت و تسکیں مُدام پاتے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رُوح پرور شہرِ طیبہ کی فضا اچھی لگے
صُبح دَم وہ مُشکبو بادِ صبا اچھی لگے

بخشش و اکرام کی برسات ہے چاروں طرف
رُوضۂ اطہر پہ رحمت کی گھٹا اچھی لگے

گیسوئے وَالّیل سے تشبیہ دیتے ہیں اُسے
سُرمئی بادل کے چھانے کی ادا اچھی لگے

وہ تہی دامن نہیں جاتے کبھی دربار سے
مانگنے والوں کو یہ شانِ عطا اچھی لگے

ہوں لحد میں بھی نبیؐ کی دِید سے ہم فیضیاب
رُوح پرور یہ دُعائے جانفزا اچھی لگے

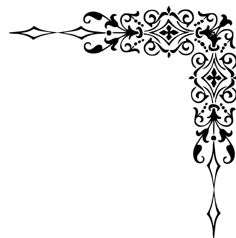


شہؐ سے اُن کے جانثاروں کی محبّت دیکھیے
جن کو محبوبِ خُدا کی ہر ادا اچھی لگے

جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں گدایانِ نبیؐ
سب کو اُنؐ کی وُسعتِ جُود و سخا اچھی لگے

محفلِ نعتِ نبیؐ میں سامعیں سرشار ہیں
ہر کسی کو نعت خوانوں کی ثنا اچھی لگے

گُنبدِ خَضرا کے سائے میں رہیں کچھ دیر تک
کیا خبر، اُنؐ کو یہ زینبؔ کی ادا اچھی لگے



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

جہاں پہ عشقِ رسالت مآبؐ دیکھتے ہیں
وہاں خدا کا کرم بے حساب دیکھتے ہیں

صحابہؓ صُبح و مَسا گُلستانِ طیبہ میں
نبیؐ کے عارضِ رُخ کا گُلاب دیکھتے ہیں

نبیؐ کی ذاتِ مقدّس پہ ناز ہے ہم کو
ہم اُنؐ کی رِفعت و عظمت کے خواب دیکھتے ہیں

جنہیں ہوا ہے عطا دَرد و سوزِ عشقِ نبیؐ
وہ رُوبرو کئی رحمت کے باب دیکھتے ہیں

جمال و حُسن میں اُنؐ سا نہیں کہیں کوئی
حَسین سب سے اُنہیں بُو ترابؓ دیکھتے ہیں



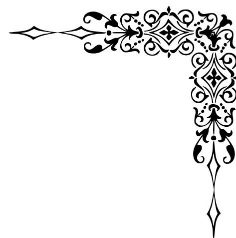
جہاں میں شاہِؐ اُمم کے ہی جانثاروں کو
ہمیشہ دَرد کشِ اضطراب دیکھتے ہیں

تڑپ رہے ہیں جو دِل جذبۂ حضوری سے
نبیؐ کی بزم میں وہ باریاب دیکھتے ہیں

وہ اُن کے نقشِ قدم پر نثار ہوتے ہیں
جو حُبِّ آلِ نبیؐ کا ثواب دیکھتے ہیں

جہاں میں شاہِؐ اُمم! تیرے جانثار سبھی
عمل کے واسطے اُم الکتاب دیکھتے ہیں

نبیؐ کی پیروی مقصودِ زیست ہے زینبؔ
بغیر اِس کے جہاں کو سراب دیکھتے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آپؐ کی چشمِ کرم ہے، دِیدۂ نم کا علاج
آپؐ ہی کی خاکِ در ہے، میرے ہر غم کا علاج

غمگسار و چارہ گر ہیں وہ مسیحائے اُمم
اُن کو ہی بخشا گیا ہے، ہر دو عَالم کا علاج

کشتیوں کے ناخُدا ہیں، قُلزمِ ہستی میں وہؐ
صرف اُنؐ کے بس میں ہے، طُوفانِ پیہم کا علاج

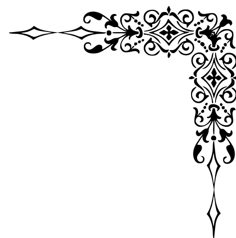
اُس کے ہاتھوں لادَوا کو بھی ملی کامل شِفا
مُژدۂ رحمت ہے اُسؐ خیرِ مجسّم کا علاج

اعتبار اب ہم کو دُنیاوی طبیبوں کا نہیں
راس ہے مجھ کو، اُسی رحمان و اَرحمؐ کا علاج



جسم و جاں کے ہر مرض کو ختم کر دیتے ہیں آپؐ
آپؐ ہی کی پیروی ہے، ابنِ آدم کا علاج

فضلِ رَبّی سے کنارے آ لگی کشتی مری
آپؐ کی تقلید ہے زینبؔ، ہر اِک غم کا علاج



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

چلے ہیں سُوئے حرم سازِ زندگی کے لیے

تڑپ ہے دِل میں ترےؐ در کی حاضری کے لیے

مچل رہے ہیں فلک پر نجوم و مِہر و قمر

تمہارےؐ پرتوِ عارض کی روشنی کے لیے

عظیم تر ہے یہ احسان میرے خالق کا

حبیبؐ بھیج دیا سب کی رہبری کے لیے

ہیں مستحق وہ سبھی، غیر ہوں کہ ہوں اپنے

نبیؐ کے عشق کی دولت ہے ہر کسی کے لیے

زر و جواہر و دولت سے کچھ نہیں حاصل

بس اُنؐ کا ذکر ہے کافی میری خُوشی کے لیے



لکھا ہوا ہے ازل سے فقط اُسی کے نام
نبیؐ کا عشق ہے تقدیر کے دھنی کے لیے

تمہاریؐ یاد کی کلیاں سدا کھلیں دل میں
یہی علاج ہے دل کی شگفتگی کے لیے

جہاں سے روز حبیبؐ خدا گزرتے تھے
ہماری رُوح ہے بے تاب اُس گلی کے لیے

اگر ہے دامنِ دل تر تو کوئی فکر نہیں
ہتھیلیاں ہیں ابھی آنکھ میں نمی کے لیے

طیُّور، گُلشن و صحرا، حجر، یہ برگ و شجر
یہ سب ہیں میرے نبیؐ کی ثناگری کے لیے



نبیؐ کے چاہنے والے جہاں جہاں بھی ہیں

پڑھیں درُود سدا سرمدی خوشی کے لیے

وہ سب سے بڑھ کے خدا کو عزیز ہیں زینبؔ!

تمام عالمِ امکاں ہے بس اُنہیؐ کے لیے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

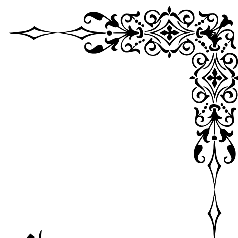
چار سُو دُھوم ہے، دُنیا میں ہے چرچا تیراؐ
کس قدر اَوج پہ رہتا ہے ستارہ تیراؐ

ہفت افلاک سے آتی ہیں صدائیں ہر دَم
اے نبیؐ! کون و مکاں پر ہے اجارا تیراؐ

روشنی وُسعتِ عالم میں حقیقت تیریؐ
نُور ہی نُور جہاں میں ہے سراپا تیراؐ

تیرےؐ جلوے ہی ہر اِک سمت نظر آتے ہیں
مرکزِ دیدۂ عُشّاق ہے روضہ تیراؐ

ہر نبی نے تریؐ عظمت کی گواہی دی ہے
شاہدِ حال ہے ہر ایک صحیفہ، تیراؐ



چاند دو لخت ہوا، مِہر پلٹ کر آیا
معجزہ کیسا دکھاتا ہے اشارہ تیراؐ

فیض اُٹھائیں تری سیرت سے زمانے سارے
آئینہ نُور کا ہے خُلقِ حمیدہ تیراؐ

سیّدیؐ، مرشدیؐ، اے ہاشمیؐ و مُطلبیؐ
وُسعتِ دَہر میں ہر رُوپ نرالا تیراؐ

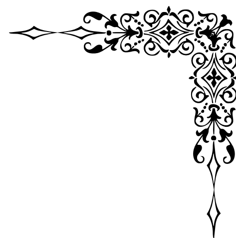
رحمتیں بانٹتا رہتا ہے ترا دستِ کرم
واہ! کیا جُود و کرم ہے شہِؐ بطحا تیراؐ

مالِکُ المُلک، مَلِک، خُلدِ بریں،ارض و سما
عرشِ اعظم بھی شہاؐ سارا زمانہ تیرا



مِہر و مہ، نُورِ جبیں سے ترےؐ لیتے ہیں ضیا
مُشک و عنبر سا مہکتا ہے پسینہ تیراؐ

کر دے زینبؔ کو بھی شاداب ترا ابرِ کرم
جوش پر آج بھی رحمت کا ہے دریا تیراؐ



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہے زباں پہ ذکرِ شہِؐ اُمم، نہ کہیں بھی جس کی مثال ہے
ترےؐ عشق کا دلِ زار میں یہ جو سلسلہ ہے، کمال ہے

جو ترا ؐ ہوا، اُسے دو جہاں کی خُوشی ملی، وہ نہال ہے
تریؐ یاد دِل میں بسی رہے، یہ خزانۂ زر و مال ہے

سرِ حشر بھی رہے مُشکبو، یہ دہن درُود و سلام سے
ترا ؐ وِرد ہے مری زندگی، مری بندگی کا جمال ہے

ترا ؐ جلوہ جلوۂ طُور ہے، مرے قلب و جاں کا سُرور ہے
یہ جو کہکشاں میں ہے روشنی، یہ ترا ؐ ہی نُورِ جمال ہے

ہیں خُدا کی ذات کے روبرو، سرِ عرش رب سے ہے گفتگو
کوئی ہمسری کرے آپؐ کی، یہ جہاں میں کس کی مجال ہے



وہ جو عشقِ شہؐ میں سنور گیا، وہ اُویسِؓ قرنی، بلالؓ ہے

ہے فِدائے شاہِ زمنؐ وہی، جو غلام صاحبِ حال ہے

ترا اسمِ پاک بنا شہاؐ! مرا وردِ صُبح و مَسا سدا

کوئی یاد اُنؐ کی مٹا سکے، مرے دِل سے، خواب و خیال ہے

یہ چمک دمک مہ و مہر کی، یہ ضیا، یہ نُورِ سحر سخیؐ!

تریؐ رحمتوں سے ہے بہرہ ور، وہ جنُوب ہے کہ شُمال ہے

مرے کام جو بھی بگڑ گئے، وہ ترےؐ کرم سے سنور گئے

تُوؐ جو مہربان و کریم ہے، مرا سائباں، مری ڈھال ہے

رہے اُنؐ کی چشمِ کرم اگر، ہے یقیں کہ داورِ حشر بھی

نہ حساب لے، مجھے بخش دے، مری چشمِ تر کا سوال ہے



اُسے ہی تو عشقِ نبیؐ ملا، کہ جو تھا ازل سے چنا ہوا
کہ بغیرِ عشقِ نبیؐ مُحب، کہیں جی سکے یہ مُحال ہے

وہ حبیبؐ زینبِ بے نوا کے ہے دارِ دِل میں بسا ہوا
وہ رؤفؐ ہے، وہ رحیمؐ بھی، وہی رحمتِ ذُوالجلال ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

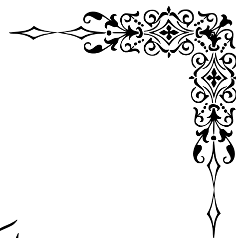
روضۂ مصطفےؐ ہو، مرے سامنے
خُلد جلوہ نُما ہو مرے سامنے

جب بھی شاہِؐ اُمم کا تصوّر کروں
حُسن کی انتہا ہو مرے سامنے

آپؐ کا اسمِ اطہر ہو وِردِ زباں
عکسِ نُورِ خدا ہو مرے سامنے

جب ہو حُسنِ سُخن کی بیاں دلکشی
رنگ و نِکہت، ضیا ہو مرے سامنے

خُوشبوئے زُلفِ اطہر کو پا جاؤں میں
موجِ بادِ صبا ہو مرے سامنے



ایک چشمِ کرم گر کرے چارہ گرؐ

ہر مرض سے شفا ہو مرے سامنے

فرش سے تا فلک نُور ہی نُور ہو

نُور کا سلسلہ ہو مرے سامنے

یہ مرے قلبِ مُضطر کی ہے آرزو

وہ رُخِ دِلکُشا ہو مرے سامنے

خُلد صدقے میں حسنینؓ کے ہو عطا

درِ جِناں کا کھُلا ہو مرے سامنے

جب بھی دامن کو پھیلاؤں در پر ترےؐ

تیریؐ جُود و سخا ہو مرے سامنے



آرزو ہے لحد میں جب اُتروں کبھی

تب حبیبؐ خدا ہو مرے سامنے

ہو لبوں پر سدا وِردِ صلِّ علیٰ

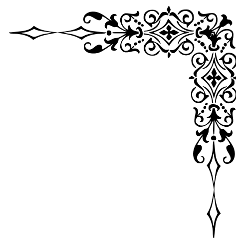
حُسنِ بدرُ الدّجیٰؐ ہو مرے سامنے

جب خیالِ دیارِ نبیؐ آئے تو

ایک گلشن کھِلا ہو مرے سامنے

سائباں ایک زینؔب یہاں چار سُو

رحمتوں کا تنا ہو مرے سامنے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

قلب و جاں میں روشنی ہے، مصطفیٰؐ کے نام سے
جگمگاتی زندگی ہے، مصطفیٰؐ کے نام سے

شہریاروں نے جھکائے سر اُسی دہلیز پر
جس کی باندی سروری ہے، مصطفیٰؐ کے نام سے

معرفت کی آبشاریں حشر تک جاری رہیں
علم، عرفاں، آگہی ہے، مصطفیٰؐ کے نام سے

چین ہے، امن و سکوں ہے، راحت و تسکین ہے
زندگی کی ہر خوشی ہے، مصطفیٰؐ کے نام سے

جانِ عالم کا تصوّر مثلِ گُل ہے مُشکبار
دلکشی، شائستگی ہے، مصطفیٰؐ کے نام سے



جھلملاتے چاند تاروں میں کہاں تھی روشنی
یہ چمک، یہ روشنی ہے، مصطفےٰؐ کے نام سے

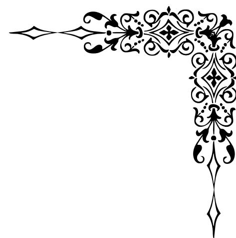
جس کو بھی حق نے چنا حمد و ثنا کے واسطے
اُس کو دنیا جانتی ہے، مصطفےٰؐ کے نام سے

اوّلین و آخریں ٹھہرے، وہی مختارِ کُل
سُرخرو ہر اُمّتی ہے، مصطفےٰؐ کے نام سے

گونجتے ارض و سما ہیں، اُنؐ کے وِردِ پاک سے
چار سُو رحمت ہوئی ہے، مصطفےٰؐ کے نام سے

نامکمل ہے دُعا جب تک نہ لوں نامِ نبیؐ
کیا کمالِ بندگی ہے، مصطفےٰؐ کے نام سے

سینکڑوں نعتیں لکھیں، زینبؔ نبیؐ کی شان میں
جن میں ساری نغمگی ہے، مصطفےٰؐ کے نام سے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

درِ مصطفےٰ پر مناجات کیجے
یہاں اپنے اشکوں کی برسات کیجے

سلاموں سے دِن ہو معطّر ہمارا
درُودوں کی خُوشبو میں ہر رات کیجے

نبیؐ مُکرّم کے صدقے خُدایا!
ہماری بھی مقبول حاجات کیجے

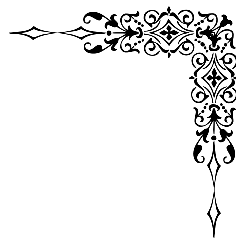
تڑپ دِید کی ہے ہمیں، دُور آقاؐ
نگاہوں کے سارے حجابات کیجے

کبھی خواب میں ہم غلاموں سے سرورؐ
سرِ بزم آ کر ملاقات کیجے



عقیدت سے اظہارِ اُلفت ہمیشہ
کہیں پر بھی ہوں، بہرِ سادات کیجے

مدینہ ہے زینؔب دیارِ محمدؐ
بڑے ہی ادب سے وہاں بات کیجے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

نیکی عبث ہے اور مری بندگی عبث
بِن عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہے مری زندگی عبث

شہؐ کے مقام کا جسے کامل یقیں نہ ہو
وہ عقل اور شعور عبث، آگہی عبث

حُبِّ نبیؐ جو دل میں نہ بیدار کر سکے
بے فائدہ خِرد ہے، وہ فرزانگی عبث

جس کا نہیں ہے اسوۂ سرکارؐ پر عمل
اُس کا جنونِ شوق بھی، دیوانگی عبث

جو دل سے غفلتوں کی سیاہی نہ دھو سکے
اُس علم کا حصول عبث، روشنی عبث

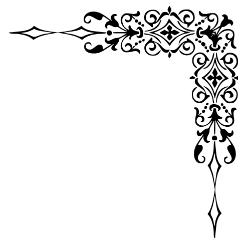


گلشن وہ جس میں حُبِّ نبیؐ کی مہک نہیں
اُس میں ہو عندلیب کی چہکار بھی عبث

جن کے دلوں میں عشقِ نبیؐ کی تپش نہیں
اُن کے مجاہدات عبث، بندگی عبث

آئین جس کا ختمِ نبوّت نہ ہو، وہاں
تختِ سکندری ہے عبث، سروری عبث

زینبؔ کے دل میں دیدِ نبیؐ کی ہے آرزو
اس کے سوا ہے دہر کی ہر دلکشی عبث



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

حیاتِ سرورؐ عالم ہے آئینہ صداقت کا
کوئی انداز کر سکتا ہے کیسے اُنؐ کی عظمت کا

مُحب اُنؐ کے ہیں اور قربان ہیں اُنؐ پر دِل و جاں سے
کیا دعویٰ اُنہیؐ سے ہم نے اُلفت اور چاہت کا

نبیؐ کی ذات ہے بعدِ خُدا تسکینِ قلب و جاں
شرف حاصل ہوا ہم کو بھی اُنؐ کی پیاری نسبت کا

دِلوں میں یاد ہے ہر پل، لبوں پر ذِکر ہے اُنؐ کا
بڑا خُوش کُن ہے اِک رشتہ ہمارا اُنؐ سے اُلفت کا

دُرودوں سے سدا اپنی زباں کو مُشکبو رکھنا
صِلہ بے شک بڑا ہی بے بہا ہے اِس سعادت کا

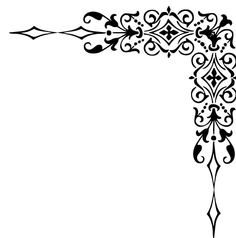


تصوّر جب کیا تو سامنے تھا گُنبدِ خَضرا
ادا کیسے کروں میں شُکر یا رب! اِس عنایت کا

عجم سارا ہوا مغلوب پھر آہستہ آہستہ
عرب میں جب عَلَم لہرا دیا حق و صداقت کا

وہاں ڈٹ کر کھڑے رہنا، یہاں تک جاں لُٹا دینا
تقاضا ہو جہاں محبوبؐ کی ناموس و حُرمت کا

اُسے ملتی ہے پینے کو شرابِ معرفت زینؔب
جسے اِدراک ہے شاہاؐ! تری نُوری حقیقت کا



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آنکھوں میں اشک اُمڈے تو ہنس کر لیے سمیٹ

گرنے کو بے قرار تھے باہر، لیے سمیٹ

سوزِ غمِ فراق سے آنکھیں ہیں اشکبار

اجر و ثواب کے کئی گوہر لیے سمیٹ

قسمت سے دارِ نُور میں، باغِ رسولؐ کے

دامانِ قلب و جاں میں گُلِ تر لیے سمیٹ

رستوں پہ اُنؐ کے نقشِ کفِ پا کو ڈھونڈنے

ہم جا بجا پھرے، کئی پتھر لیے سمیٹ

کِنگروں میں عرش کے ہی ٹھکانے بنا دیئے

رب نے شہید اپنے، وہ دِلبر لیے سمیٹ

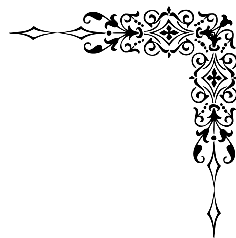


ہر کُوچہ و گلی میں مدینے کی ہم گئے
آنکھوں میں سب حسین مناظر لیے سمیٹ

آگے نہ بڑھ سکا کہ نہ تھا اِذنِ کِردگار
سِدرہ پہ جبرئیلؑ نے شہپر لیے سمیٹ

ربِّ کریم اُس کو نوازے گا حشر میں
جس نے شکستہ دِل، کئی بے گھر لیے سمیٹ

دِل کو غمِ فراق سے زینبؔ جِلا ملی
قلبِ حزیں نے نُور کے دفتر لیے سمیٹ



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مُحب لیتے ہیں اُنؐ کا نام دنیا میں محبّت سے
وفورِ شوق سے، بے حد عقیدت اور چاہت سے

لِکھوں پلکوں سے اُنؐ کی نعت میں، قرطاس پر دل کے
صمیمِ قلب، جذبوں کی فراوانی سے، اُلفت سے

بظاہر ہیں بشر لیکن حقیقت نُور ہے اُنؐ کی
کوئی انکار کر سکتا نہیں ہے، اِس حقیقت سے

پیمبرؐ کی شفاعت اور کرم رب کا نہ ہو جب تک
کوئی بخشا نہیں جاتا، فقط اپنی عبادت سے

وہ گوہر علم و عرفاں کے کریں تقسیم لوگوں میں
جو آتے ہیں سند لے کر یہاں، اُس شہرِ حِکمت سے



دہن سے پھُوٹتی ہیں مسکراہٹ کی حسیں کرنیں
لب و لہجہ ملا شیریں اُنھیںؐ رب کی عنایت سے

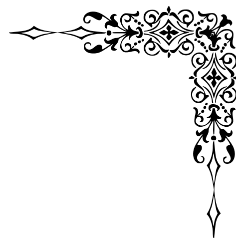
نظر کا مرکز و محور بنا ہے گُنبدِ خَضرا
ہوئے سرشار قلب و جاں شہاؐ، تیری زیارت سے

دیا توحید کا سرکارؐ نے جب درس دُنیا کو
فروزاں ہو گئی ساری فضا، نُورِ ہدایت سے

شبِ اِسرا گئے اقصیٰ❖، اِمامت کی رسولوں کی
امامؐ الانبیا کہلائے، نبیوں کی امامت سے

مئے وحدت پلائی عاشقوں کو جام بھر بھر کے
خُدا کے ذکر کا چرچا کیا زینبؔ فراست سے

❖ الاِسرا اوالمِعراج کی شب نبی کریم ﷺ کا وہ سفر جو مکہ سے بیت المقدس تک تھا الاِسرا کہلاتا ہے اور اس کے بعد مسجدِ اقصیٰ سے سات آسمانوں سے اوپر تک کا سفر المِعراج کہلاتا ہے۔



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

درُود شرط ہے ذکرِ محمدیؐ کے لیے
سلام بھیجتے رہنا سلامتی کے لیے

فرازِ عرش سجا ہے تو سیّدیؐ کے لیے
زمیں کا فرش بچھا ہے تو مرشدیؐ کے لیے

وہؐ نُورِ راہِ ہدایت ہیں ہر کسی کے لیے
ورُود اُنؐ کا ہے دنیا میں راستی کے لیے

زمیں پہ لایا گیا اُنؐ کو سروری کے لیے
بنایا نُور علیٰ نُور روشنی کے لیے

تمام عالمِ امکاں سمیت، دنیا میں
نہیں کہیں پہ کوئی اُنؐ کی ہمسری کے لیے

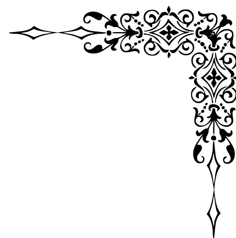


جہاں سے روز گزرتے رہے رسولؐ خدا
ہماری رُوح تڑپتی ہے اُس گلی کے لیے

دل و نظر میں بسایا ہے روضۂ اقدس
درُود شرط ہے تسکینِ سرمدی کے لیے

چلیں وہ سُوئے چمن، تو مدام اہلِ چمن
مہک لٹائیں سدا جانِ زندگی کے لیے

عطا کے نُور سے زینؔب رہے سدا روشن
جسے خدا نے چنا ہے، ثنا گری کے لیے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہجومِ عاشقاں پر سائبانِ نُورِ رحمت ہے
رسولؐ اللہ کی اک ایک پل چشمِ عنایت ہے

رہیں گے منتظر دہلیز پر تا عمر دیوانے
تمنّا، آرزو، دیدِ رُخِ انور کی حسرت ہے

اُنہیؐ کے حُسن کا صدقہ ہے حُسنِ یوسفؑ کِنعاں
شمائل بھی حسیں کتنے، ادا کیا خوبصورت ہے

کیا تخلیق ہر شے کو محمدؐ کے لیے رب نے
رُسُل میں ہیں وہی اوّل، وہی آخر، حقیقت ہے

فرشتے یہ علی الاعلان کہہ دیں گے سرِ محشر
ہو مژدہ عاشقوں کو، بے نقاب آج اُنؐ کی صورت ہے



ہمیشہ بھیجتے رہنا درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر
یہی ہے بندگی میری، یہی میری عبادت ہے

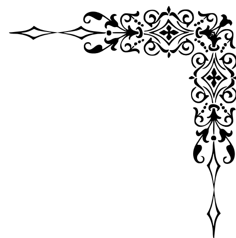
نہیں غمخوار دنیا میں مرا تیرےؐ سوا کوئی
توجہ کی تریؐ اے چارہ گر! مجھ کو ضرورت ہے

قلم کو آنسوؤں سے باوضو کر کے لکھوں نعتیں
اگر مقبول ہو جائیں تو یہ اُنؐ کی عنایت ہے

لکھوں شام و سحر، ہر پل ثنائے سرورِؐ عالم
یہ عادت تو ثناگویانِ احمدؐ کی سعادت ہے

زمین و آسماں رب نے بنائے آپ کی خاطر
ہمارے واسطے "لولاک" ہی اس کی وضاحت ہے

جہاں میں فرض ہے زینبؔ، نبیؐ کی پیروی کرنا
عمل جو کر کے دکھلا دے، وہی حقدارِ جنّت ہے



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نبیؐ کے ذکر کو اونچا مُدام کرتا ہے
خدا کتابِ مُبیں میں یہ کام کرتا ہے

سدا جو مدحِ نبیؐ صبح و شام کرتا ہے
زمانہ اُس کا بڑا احترام کرتا ہے

درُود بھیجتے رہتے ہیں جو محمدؐ پر
اُنہیں جہاں میں خدا نیک نام کرتا ہے

خدا کی حمد، ثنائے نبیؐ سے ہو پہلے
جو اہلِ علم ہے یہ اہتمام کرتا ہے

درُود بھیجتے رہنا ہے عاشقوں کا طریق
خدا بھی عرش پہ خود اہتمام کرتا ہے



اگر پڑے کوئی مشکل تو بس درُود پڑھیں
بُرے نصیب کو اچھا یہ کام کرتا ہے

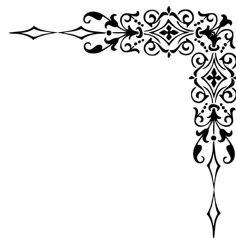
رہِ وفا میں دیا سر امامؑ نے اپنا
ہر ایک شے وہ سخی، رب کے نام کرتا ہے

صمیمِ قلب سے بھیجے درُور آقا پر
یہ کام اُنؐ کا مُحب، صبح و شام کرتا ہے

ثنائے سیّدِؐ عالم نہ کیوں کریں ہم بھی
نبیؐ کی مدح تو رب کا کلام کرتا ہے

نجات کے لیے ہم بھی نہ کیوں درُود پڑھیں
یہ وِرد شاہ و گدا، ہر غلام کرتا ہے

ثواب و اجر اُسے بے بہا ملے زینبؔ
جو عام اُنؐ کا درُود و سلام کرتا ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

وجہِ تخلیقِ جہاں ہے اُنؐ کی ذاتِ باکمال
ہے تصدّق حُسنِ دو عالم، بہشتوں کا جمال

آ گئے وہ خُوش نظر، وہ خُوش ادا، وہ خُوش خِصال
ہے سراپا معجزہ آقاؐ کا حُسنِ بے مِثال

دو جہاں پیدا کیے رب نے اُنہیؐ کے واسطے
خود رضا چاہے محمدؐ کی خدائے لایزال

فخرِ موجودات ہیں، وہؐ صاحبِ لولاک بھی
لمحہ لمحہ ہے اُنہیؐ کا، ایک اِک پل، ماہ و سال

ذِی وقار و ذِی حشم ہیں، اہلِ بیتِ مصطفےٰؐ
ہیں بڑے اُن کے مراتب، تا ابد ہیں لازوال



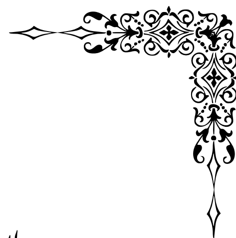
ہے ضیا مِہر و قمر کی مانند اُنؐ کے سامنے
ہوں مقابل سیّدیؐ کے، ہے کسی کی کیا مجال

گُلشنِ ہستی میں کی ہر گُل نے اُنؐ کی جستجو
اُنؐ پہ قرباں یوسفِؑ کِنعاں کا ہے سارا جمال

حُسنِ صورت اور سیرت میں ہیں لاثانی حضورؐ
رُک کے دیکھے گا زمانہ، کس قدر ہیں باکمال

ٹھہر جائے موسمِ گُل آپؐ کی دہلیز پر
اوڑھتے ہیں جب کبھی، رحمت بھری کالی دوشال

اوّلین و آخریں بھی ہیں، وہیؐ ختم الرّسل
وہؐ ہیں مقصودِ حیات و کائناتِ ذوالجلال



یہ جہانِ آب و گِل ہے، آپؐ کے دَم سے حسیں
آپؐ کا مرہونِ مِنّت ہے، گُلستاں کا جمال

معرفت کی مے پئیں، جانیں رموزِ بندگی
جو ہیں اربابِ نظر، کرتے نہیں ہیں قیل و قال

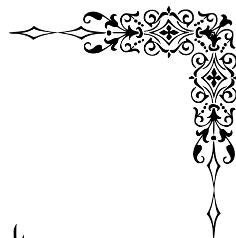
جو کریں ہر کام میں محبوبِؐ حق کی پیروی
کس قدر روشن ہے زینبؔ، زندگی میں اُن کا حال



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

معلّم ہمارا وہیؐ راہبر ہے
وہؐ اُمّت کے احوال سے باخبر ہے
درِ مصطفٰےؐ ہی تو دارِ بقا ہے
زمانے پہ اُن کے کرم کی نظر ہے
جو نُورِ مُبیں ہے، وہ میرا نبیؐ ہے

حسیں ہے سراپا، منوّر جبیں ہے
معطّر بدن، گفتگو دل نشیں ہے
یہ حسن و جمالِ شہِؐ دوسرا ہے
کوئی اور اُنؐ کے مقابل نہیں ہے
جو سب سے حسیں ہے، وہ میرا نبیؐ ہے



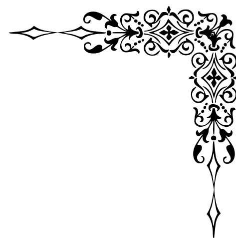
جمالِ رُخِ شہؐ سے روشن سحر ہے
جہاں میں جو ہر خُوب سے خُوب تر ہے
حسیں گیسوؤں کی گھٹاؤں میں آقاؐ
دمک اُنؐ کے چہرے کی رشکِ قمر ہے
جو دل کے قریں ہے، وہ میرا نبیؐ ہے

ہیں پُتلی کے تِل میں چمکتے ستارے
اُن آنکھوں کے ڈورے گلابی ہیں سارے
دمکتے ہیں موتی لبوں کے کنارے
یہ دندانِ اطہر ہیں یا نُور پارے
جو اکمل تریں ہے، وہ میرا نبیؐ ہے



نبیؐ معظّم بہت محترم ہیں
خدا کے کرم سے شفیعؐ الاُمم ہیں
وہی روزِ محشر شفاعت کریں گے
جنھیں بخشوائیں گے زینبؔ وہ ہم ہیں

جو صادق امیں ہے، وہ میرا نبیؐ ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رسولوں کی آنکھوں کا تارا محمدؐ
دل و جان سے ہم کو پیارا محمدؐ

کیے کفر کے دُور سارے اندھیرے
ہے عرشِ عُلیٰ کا ستارہ محمدؐ

یہ دنیا سجائی گئی جس کی خاطر
وہ محبوبِؐ رب ہے ہمارا محمدؐ

ہمارے سفینے کو ساحل نہ ملتا
نہ دیتے اسے گر سہارا محمدؐ

کھِلیں بادباں ذکر و وِردِ نبیؐ سے
بھنور میں دکھائے کنارا محمدؐ



مہ و مہر جس کی ضیا سے ہیں روشن

وہ نُورِ خدا ہے ہمارا محمدؐ

یتیموں، غریبوں کا ملجا و ماویٰ

بنا بےکسوں کا سہارا محمدؐ

کِھلیں پُھول دشت و بیابان میں بھی

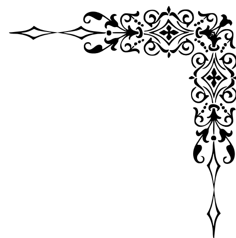
کریں جس طرف بھی اشارہ محمدؐ

مدینہ بُلا لیں کہ آنکھوں کی ٹھنڈک

ہو روضے کا دلکش نظارہ محمدؐ!

کبھی بھی نہ بھولے گی وہ وقت زینبؔ

جو تیرے نگر میں گزارا محمدؐ!



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہم پر رِدا نبیؐ کے کرم کی تنی رہے
بگڑے نہ کوئی بات، ہماری بنی رہے

حمدِ خُدا سے صُبح مہکتی رہے مُدام
ذکرِ نبیؐ سے رات کی محفل سجی رہے

میں خُود کو ساری عمر بھُلا دوں، تو غم نہیں
اِک اُنؐ کی یاد سے مری جھولی بھری رہے

عشقِ رسُولؐ ہے، یہ کوئی دِل لگی نہیں
دائم حضورؐ سے مرے دِل کی لگی رہے

کیوں کر نظر اُٹھے مری اغیار کی طرف
یہ چشمِ شوق آپؐ کے در پر جمی رہے



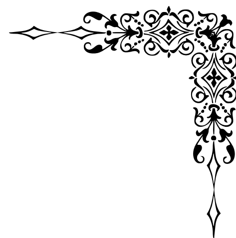
مہکیں دہن ہمارے درُود و سلام سے
دِل میں بس اُنؐ کے نام کی شمع جلی رہے

محوِ طوافِ گنبدِ خَضرا رہے نظر
دائم نظر کا مرکز و محور یہی رہے

بچپن سے ہے ثنائے نبیؐ کی لگن مجھے
اِس سے کلی سدا مرے دِل کی کھلی رہے

ہر دَم مری نگاہ کا مرکز رہیں حضُورؐ
دِل میں اُنہیؐ کی یاد کی خُوشبو بسی رہے

مُشکِ خُتن چمن ہے پسینے سے شاہؐ کے
زینؔب گلُوں میں باس اِسی کی رچی رہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ثنائے نبیؐ بارہا کر رہے ہیں
کوئی رسمِ اُلفت ادا کر رہے ہیں

ترے سبز گُنبد کے سائے میں بیٹھے
حضُوری کی ہم التجا کر رہے ہیں

یہ دِل بھی تمہاراؐ، یہ جاں بھی تمہاریؐ
سبھی کچھ تمہیؐ پر فِدا کر رہے ہیں

خزانے ہیں سارے جہاں میں خدا کے
نبیؐ مُکرّم عطا کر رہے ہیں

عطا اُن کو فضل و کرم ہے نبیؐ کا
درُودوں کی جو انتہا کر رہے ہیں

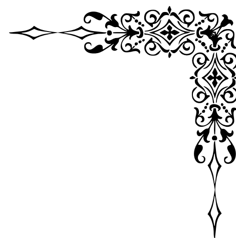


ہو بعدِ خدا ذِکر اُنؐ کا زباں پر
شب و روز ہم یہ دعا کر رہے ہیں

اُنہیں جامِ کوثر پلائیں گے آقاؐ
جو دُنیا میں اُنؐ سے وفا کر رہے ہیں

زمانہ ہمیں بھول جائے تو کیا ہے
دِل و جاں اُنہیں سے وفا کر رہے ہیں

شفاعت کریں گے وہ اُنؐ کی بھی زینبؔ
یہاں جو خطا پر خطا کر رہے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مُحب رہیں گے حضُوری میں حشر تک دائم
دِلوں میں جن کے سمایا ہے، عشقِ شاہؐ اُمم

ہر ایک لمحہ جہاں میں، نبیؐ کا رحم و کرم
تمام چاہنے والوں پہ ہے، خدا کی قسم!

یہ فیضِ عام ہے اُنؐ کا، وہ اپنی چشمِ کرم
کریں گے جس پہ، نہ اُس کو ستائے گا کوئی غم

اِسی کے دَم سے گُلِ آرزو شگفتہ ہے
جو اُنؐ کی یاد سے دل پر مرے گری شبنم

ہر ایک پل ہے طلب، آپؐ کے کرم کی ہمیں
کرم حضورؐ کا ہر زخم کے لیے مرہم



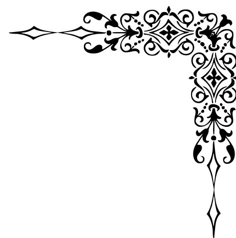
نئے تھے رنگ گُلوں کے، مہک نرالی تھی
اُٹھے جو سُوئے گُلستاں، مرے نبیؐ کے قدم

چمن کے غُنچہ و گُل، آپؐ کے لیے خَنداں
ہیں طائرانِ چمن، محوِ مدحِ شاہِؐ اُمم

دِلوں کی دھڑکنیں وِردِ درُود کرتی ہیں
نہ ذِکر کی ہو حلاوت کبھی دہن سے کم

غمِ فراق ہے جاتے ہوئے اِنہیں لاحق
تمہارےؐ چاہنے والے گئے بچشمِ نم

نبیؐ کی آل کا زینبؔ، ملا ہمیں صدقہ
اُنہیؐ کے نام کی خیرات کھا رہے ہیں ہم



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

یہ نہ پوچھو اُنہیں ہم سے کیا چاہیے
کچھ نہیں، ایک عہدِ وفا چاہیے

اے طبیبؐ ِ ازل، رحمتؐ ِ لایزل
سر پہ دَستِ کرم آپؐ کا چاہیے

میرے ہر دَرد کا جو مَداوا بنے
دَہر میں چارہ گر آپؐ سا چاہیے

میری فکر و نظر کو جو بخشے جِلا
آپؐ کی ذات سے وہ ضیا چاہیے

جن کو دُکھ دَرد میں ہم پُکارا کریں
وہ مسیحاؐ، وہ مُشکل کُشا چاہیے



منزلوں تک جو آسان کر دے سفر

آپؐ جیسا ہمیں رہنما چاہیے

تاجدارِ حرم! اے شفیعؐ الاُمم!

مِہر، لُطف و کرم آپؐ کا چاہیے

آپؐ کے دارِ انوار میں یا نبیؐ!

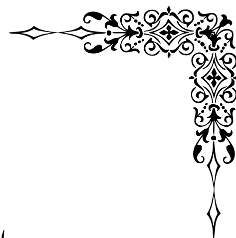
قلب و جاں، صورتِ آئینہ چاہیے

آپؐ کے فیض سے راہِ پُرخار میں

کوہ سے بھی بڑا حوصلہ چاہیے

دو کریموں کی ہم پر اگر ہو نظر

پھر ہمیں اور دنیا میں کیا چاہیے



مانگنے ہی نہ دے اور کر دے عطا
ایسی جُود و سخا ہو، تو کیا چاہیے

اے غریبوں، یتیموں کے فریادرَس
ہم کو غم خوار بھی آپؐ سا چاہیے

پوچھتا ہے یہ رضواں درِ خُلد پر
کس کو دیدار، محبوبؐ کا چاہیے

ہم کو زینبؔ حبیبؐ ِ خُدا کی رضا
فضل و رحم و کرم مانگنا چاہیے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

کہاں کہاں نہیں چمکا، مرا مہِ کاملؐ
چراغِ عرشِ معلّیٰ، مرا مہِ کاملؐ

چمن میں زیست کے مہکا، مرا مہِ کاملؐ
اِسی کا ہے گُلِ رَعنا، مرا مہِ کاملؐ

جمالِ حق ہے سراپا، مرا مہِ کاملؐ
بنا ہے عرش کا دُولہا، مرا مہِ کاملؐ

بشر بھی ہے وہؐ مگر، عظمتِ بشر ٹھہرا
خُدا کا حُسنِ ارادہ، مرا مہِ کاملؐ

خُدا نے اُنؐ کو بنایا صفِ رُسل کا امام
ہے راہبر وہ نرالا، مرا مہِ کاملؐ



نہیں ہے بعدِ محمدؐ کوئی نبی لوگو!
ہے آخری، وُہی پہلا، مرا مہِ کاملؐ

قدم قدم پہ ہے طیبہ میں بابِ رحمت وا
ہے رحمتوں کا خزینہ، مرا مہِ کاملؐ

مُرادِ قلبِ دلِ عاشقاں نبیؐ میرا
حبیبؐ ہے وہ خُدا کا، مرا مہِ کاملؐ

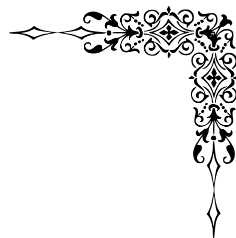
جمالِ یوسفِؑ کِنعاں نثار ہے اُنؐ پر
جہانِ حُسن میں یکتا، مرا مہِ کاملؐ

وہ جس کے آنے سے ظُلمت ہوئی جہاں سے دُور
چراغ راہِ ہُدیٰ کا، مرا مہِ کاملؐ



اُسی کی حمد و ثنا ہے کتابِ حق لاریب
فضیلتوں کا صحیفہ، مرا مہِ کاملؐ

ہے اُسؐ کے آنے سے ہر سُو یہاں ضیا زینبؔ
ہے آفتاب زمیں کا، مرا مہِ کاملؐ



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دونوں عالم کا سرورؐ مدینے میں ہے

جس کے ہیں سب ثنا گر مدینے میں ہے

جو کنارے لگاتا ہے طوفان میں

بحرِ غم کا شناور مدینے میں ہے

وہ طبیبؐ ازل، چارہ گر ہے مرا

بےکسوں کا وہ یاورؐ مدینے میں ہے

تشنہ لب سارے آؤ، مدینے چلیں

رحمتوں کا سمندر مدینے میں ہے

جس کو دیکھوں تو یاد آئے باغِ اِرم

دِلنشیں ایسا منظر مدینے میں ہے



جس کا ہر اِک ورق ہے نویدِ کرم
رحمتوں کا وہ دفتر مدینے میں ہے

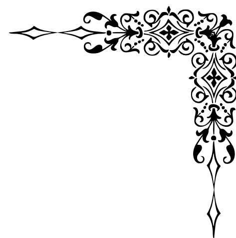
ایک اِک تشنہ لب کو یہ احساس ہے
ساقیٔ حوضِ کوثر مدینے میں ہے

کیوں نہ دل مطمئن، رُوح سرشار ہو
شافعؐ روزِ محشر مدینے میں ہے

اُنؐ کی توصیف و مِدحت جو کرتا رہے
وہ ثناگر برابر مدینے میں ہے

رشک کرتے ہیں اُس پر شہنشاہ بھی
جو بظاہر گداگر مدینے میں ہے

اُس کی تکریم زینبؔ کروں دِل سے میں
جو کوئی بھی کبوتر مدینے میں ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

سمایا ہے دِل میں خیالِ مدینہ
چلو دیکھ آئیں جمالِ مدینہ

نگاہوں کا محور بنا سبز گُنبد
نہیں شہر کوئی مثالِ مدینہ

تمنّا نہیں مال و دولت کی اُن کو
ہے جن کے لبوں پر سوالِ مدینہ

حضورؐ اپنے روضے پہ ہم کو بُلائیں
ملے پھر سے نُورِ وصالِ مدینہ

غمِ ہجرِ بطحا سے دِل مُضطرب ہے
سنا اے صبا! مجھ کو حالِ مدینہ

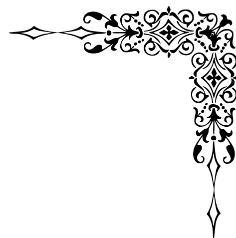


سعادت کا گھر بھی، کرم کا بھی مخزن

اِسی سر زمیں پر ہے لعلِ مدینہ

یہاں جو بھی آئے سکوں لے کے جائے

ہے زینبؔ یہی تو کمالِ مدینہ



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اہلِ دل یوں دہر میں جیتے رہیں
ذکرِ محبوبؐ خُدا کرتے رہیں

دل کے آئینے میں وہؐ آئیں نظر
پتلیوں میں آنکھ کی بستے رہیں

تھے تصدّق اُنؐ پہ کل بھی، آج بھی
آپؐ کی اُلفت کا دَم بھرتے رہیں

آپؐ کے در کے خس و خاشاک ہم
اپنی پلکوں سے سدا چُنتے رہیں

آرزوئے دِید سے روشن ہوئے
میری آنکھوں کے دیے جلتے رہیں



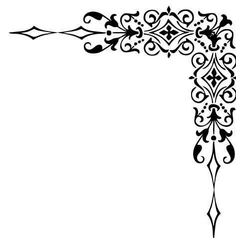
ہیں عجب سارے محمدؐ کے غلام
اِک نرالی شان سے جیتے رہیں

ہم بھی شامل ہوں، اُنہی میں بار بار
سُوئے طیبہ قافلے چلتے رہیں

وِردِ لب اُنؐ کا درُودِ پاک ہو
شوق سے نعتِ نبیؐ پڑھتے رہیں

گوہرِ نایاب ہیں وہ اشک بھی
آنکھ سے دامن پہ جو گرتے رہیں

ہیں عنادِل باغ میں سب نغمہ ریز
آمدِ سرورؐ پہ گُل کِھلتے رہیں



دِید ہو اُنؐ کی لحد میں بھی ہمیں
ہم یہاں بھی یہ دعا کرتے رہیں

خوبصورت اُنؐ کی یادوں کے گلاب
دِل میں زینبؔ کے سدا کِھلتے رہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

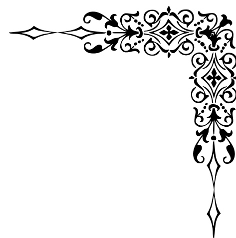
سمایا ہے نظر میں سیّدِؐ ابرار کا روضہ
دِل و جاں کی ہے تسکیں احمدِؐ مُختار کا روضہ

مہکتا ہے نبیؐ کا آستانہ مُشک و عنبر سے
سراسر نُور سے معمور ہے سرکارؐ کا روضہ

نہیں تابِ قلم لکھے حریمِ ناز کے جلوے
ہے کیسا دِلنشیں، دِلبر، حسیں دِلدارؐ کا روضہ

نظر پڑتے ہی قلبِ مُضطرب کو کیف سے بھر دے
بنا شہکارِ فن رب کے دُرِ شہوارؐ کا روضہ

کُھلی ہے دُور سے ہی دیکھ کر من کی کَلی زینبؔ
بسایا دِل میں ہم نے قافلہ سالارؐ کا روضہ



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سلام اے رہبرِ اعظمؐ ہمارے
سلام اے آمنہؓ کے ماہ پارے

سلام اے شاہِؐ دیں، اے فخرِ آدم
سلام اے حضرتِ حق کے دُلارے

سلام اے سیّدیؐ! لاکھوں، کروڑوں
تمھاریؐ ذاتِ اقدس پر ہمارے

مکان و لامکاں کا گوشہ گوشہ
خدا محبوبؐ کی خاطر سنوارے

دل آرا، دلنشیں اُنؐ کا حرم ہے
نہیں ایسے جِناں کے بھی نظارے



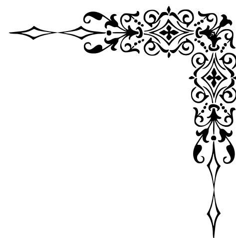
جئیں گے رحمتُ اللِعالمیںؐ ہم
تمہاریؐ رحمتوں کے ہی سہارے

کریں گے حشر میں سب کی شفاعت
جہنّم کے بُجھا دیں گے شرارے

ہمیں عرفانِ حق بخشا تمہیںؐ نے
کرم سب یاد آتے ہیں تمہارےؐ

قیامت خیز طوفاں سے بچا کر
مری کشتی لگا دیں گے کنارے

سنیں گے ہر جگہ فریاد اُس کی
اُنہیںؐ زینب کہیں سے بھی پکارے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مرا مُرشد و رہنما مصطفیٰ ﷺ ہے
عطا ہے خدا کی، شفیعؐ الورا ہے

وہؐ نورِ ازل، مظہرِ کبریا ہے
وہؐ کنزِ کرم، رحمتِ دو سرا ہے

شفیع الاُممؐ ہے، وہ خیرُ الوراؐ ہے
جہاں اُنؐ کے حُسنِ ادا پر فدا ہے

ہے فخرِ دو عالم، شہِؐ انبیا ہے
وہ بدرُ الدّجیٰؐ ہے، وہ شمسُ الضّحیٰؐ ہے

بشر ہے، حقیقت میں نُورِ خدا ہے
کرم، فیض و بخشش کی وہؐ انتہا ہے



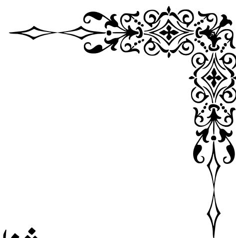
سہارا ہمارا، وہی آسرا ہے
سبھی کشتیوں کا وہی ناخدا ہے

درُودِ نبیؐ نُورِ ارض و سما ہے
فرشتوں کا نغمہ ہے، وِردِ خدا ہے

نہیں کوئی حد اُسؐ کے جُود و سخا کی
وہ رحمت، کرم، فضل کی انتہا ہے

غبارِ مدینہ یقیناً شِفا ہے
اِسی خاک میں ہر مرض کی دوا ہے

مجھے وہ عطا ہو جو اُس کی رضا ہے
خدا سے مری بس یہی التجا ہے



شفاعت سے سب کا بھرم رکھ لیا ہے
شہِؐ دوسرا نے کرم کر دیا ہے

وہیؐ بالیقیں، اوّل و آخریں ہے
کوئی شک ہے زینؔب، نہ اِس میں شبہ ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

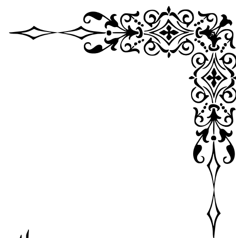
فلک پر جو پھیلی ہوئی روشنی ہے
یہ انوار و رحمت کی چادر تنی ہے

فقط آپؐ ہی مظہرِ نُورِ حق ہیں
دو عالم کی شاہی قدم چُومتی ہے

زمانے ہیں قرباں شہِؐ انبیا پر
تمنّائے مِہر و قمر بھی یہی ہے

نہیں انتہا جسؐ کی عظمت کی کوئی
وہ ارفع و اعلیٰ ہمارا نبیؐ ہے

زمان و زمن کی ہر اِک شے جہاں میں
تصدّق ترےؐ سنگِ در پر ہوئی ہے



یہاں اِنس وجاں، سب ہوئے جس کے قُرباں
وہ محبوبِ داور ہمارا نبیؐ ہے

تری مسکراہٹ سے اے سرورِؐ دیں!
دمکتی ہوئی شہر کی ہر گلی ہے

ہیں محوِ تمنّا کہ دیدِ نبیؐ ہو
یہی آرزو سب کے دِل میں بسی ہے

مُحبّوں میں لکھ دو مجھے بھی فرشتو!
خوشا! عشقِ سرورؐ مری زندگی ہے

رضائے نبیؐ میں رضائے خدا ہے
خدا کی رضا میں رضائے نبیؐ ہے



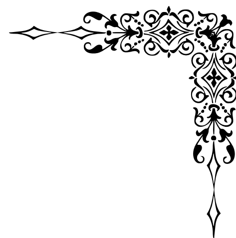
ہیں نبیوں کے سرورؐ، ہمارے پیمبرؐ
مگر اُنؐ کی مسند وہی عاجزی ہے

ہے بے مثل جُود و سخا، فیض و بخشش
سراپا وہؐ لُطف و کرم ہے، سخی ہے

سُخن میں مُقدّم ہے مِدحت نبیؐ کی
ثنائے محمدؐ مری شاعری ہے

یتیموں، غریبوں سے اُلفت ہے اُنؐ کو
نہ ہمدرد دنیا میں اُنؐ سا کوئی ہے

عطا ہے درِ مصطفٰےؐ کی یہ زینبؔ
بخیل آئے تو بن کے جاتا سخی ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اے رسولِ عربی! در پہ بُلا لیں مجھ کو
رحمت و نُور کی چادر میں چھُپا لیں مجھ کو

آپؐ کے دَر پہ گزر جائے مری عمر تمام
قُرب میں روضۂ اطہر کے بسا لیں مجھ کو

نقش ہے دل پہ ترا، روزِ ازل سے آقاؐ
ہوں محبّوں میں ترے، اپنا بنا لیں مجھ کو

روز و شب مدح و ثنا میں تریؐ مشغول رہوں
اپنی توصیف میں دائم ہی لگا لیں مجھ کو

شاہراہِ غمِ دنیا کے جھمیلوں میں اگر
ڈگمگا جاؤں تو سرکارؐ سنبھالیں مجھ کو



میں کرم سے ترےؐ ساحل پہ پہنچ ہی جاؤں
گرچہ طوفان کی موجیں بھی اُچھالیں مجھ کو

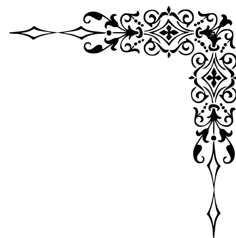
مِدحتِ شاہِؐ دو عالم نہیں چھوٹے گی کبھی
یہ جہاں والے بھی گر مل کے ستالیں مجھ کو

محفلِ نعت میں پڑھتی ہوں میں نعتیں تیریؐ
لوگ پھر کیوں تریؐ محفل سے نکالیں مجھ کو

حاضری جب بھی ہوئی روضۂ اقدس پہ مری
رحمتیں نُور کے ہالوں میں سما لیں مجھ کو

جوش پر آج ہیں سرورؐ کے کرم کے دریا
اپنی لہروں کی روانی میں بہا لیں مجھ کو

ہوں خطاکار، نہیں صورتِ بخشش زینبؔ
سیّدیؐ اپنی شفاعت سے بچا لیں مجھ کو



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مئے دیدِ رُخِ انور پلا دیں، یا رسولؐ اللہ!

کرم کر دیں، مُقدّر جگمگا دیں، یا رسولؐ اللہ!

عطا کر دیں ہمیں تابانیٔ رُخ کے حسیں جلوے

جو شعلہ طُور کا ہم کو بنا دیں، یا رسولؐ اللہ!

بر آئے یُوں تمنّائے دلِ مُضطر کہ من جھُومے

دلِ بے تاب کے سب غم مٹا دیں، یارسولؐ اللہ!

جو ہر دَم آپؐ کے ذکرِ مبیں کا وِرد کرتی ہو

کرم کر دیں، زباں ایسی بنا دیں، یا رسولؐ اللہ!

پلا دینا ہمیں کوثر وہاں دستِ مبارک سے

حسیں تحفہ بھی اپنی دِید کا دیں، یا رسولؐ اللہ!



رہیں گے منتظر دہلیز پر پلکیں بچھا کر ہم

رِدائے نُورِ رحمت میں چھُپا دیں، یا رسولؐ اللہ!

فقط ہم آپؐ کے در سے رہیں تا عمر وابستہ

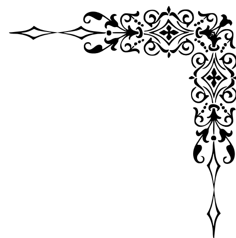
اُٹھا کر دستِ اقدس یہ دُعا دیں، یا رسولؐ اللہ!

محبّوں کو عطا ہوں عارضِ رُخ کے حسیں جلوے

رخِ تاباں ہمیں اپنا دِکھا دیں، یا رسولؐ اللہ!

سرِ تسلیم خم ہے بارگاہِ ناز میں تیریؐ

جگہ زینبؔ کی بھی اِس میں بنا دیں، یا رسولؐ اللہ!



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

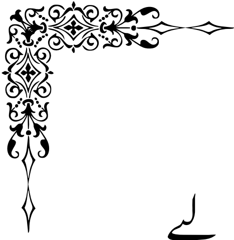
ذکرِ سرکارؐ کریں دِل میں بسانے کے لیے
زیست سے نقشِ معاصی کو مٹانے کے لیے

والہانہ شہِ والاؐ پہ درُود اور سلام
بھیجتے ہیں دِل، عاصی کو جِلانے کے لیے

اُن کی آمد سے گلستاں کو ملا حُسنِ بہار
جھُوم کر آئے صبا، پھُول کھِلانے کے لیے

مِدحتِ آلِ نبیؐ جذبۂ دل سے لکھوں
وقف ہے میرا سُخن، اُنؐ کے گھرانے کے لیے

مدحِ سرکارؐ کروں فرض عبادت کی طرح
نعت روضے پہ پڑھوں، شہؐ کو سنانے کے لیے



شاعری ہے مری محبوبؐ خدا کی مِدحت
یہ نہیں عشقِ مجازی کے فسانے کے لیے

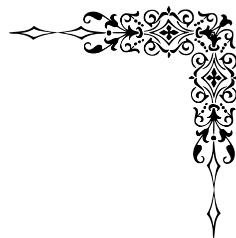
شوق نے رُوح فزا خواب دکھایا کوئی
اب کے جائیں گے مدینے کو، نہ آنے کے لیے

قصۂ دَرد و غمِ ہجر سنائیں کیسے
آنکھ بیتاب ہے، پھر اشک بہانے کے لیے

دیدۂ نم ترے کوچے میں لیے پھرتے ہیں
وادیٔ نُور میں آئے ہیں، نہ جانے کے لیے

آپ نے حق و صداقت کا دیا جو پیغام
حشر تک ہے وہ زمانے کو سنانے کے لیے

یاد کرتے ہی اُنہیںؐ، آنکھ بھر آئے زینبؔ
مسکراتے ہیں فقط، کرب چھُپانے کے لیے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مِثلِ شمس و قمر، اے شہِؐ بحر و بر!
ہیں ترے بام و دَر، اے شہِؐ بحر و بر!

ہم پہ بھی ہو نظر، اے شہِؐ بحر و بر!
عرض ہے مُختصر، اے شہِؐ بحر و بر!

تیری توصیف سے جگمگاتا رہے
میرے دِل کا نگر، اے شہِؐ بحر و بر!

وِردِ لب ہو سبھی کے درُود و سلام
کیوں رہیں بے خبر، اے شہِؐ بحر و بر!

میں نے پلکوں سے لِکھی ثنا آپؐ کی
مِل گیا ہے ثمر، اے شہِؐ بحر و بر!



اب تلک یاد ہے شہرِ طیبہ کا وہ

رُوح پرور سفر، اے شہِؐ بحر و بر!

ذوق افزا ہیں منظر ترے شہر کے

ہیں حسیں کس قدر، اے شہِؐ بحر و بر!

رب نے چاہا تو جاری رہے گا سدا

یہ ثنا کا ہُنر، اے شہِؐ بحر و بر!

خُوبصورت بہشتِ بریں سے بھی ہے

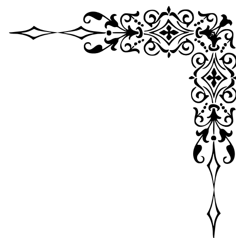
آپؐ کی رہگزر، اے شہِؐ بحر و بر!

آپؐ کے در سے منہ موڑ کر جو چلا

وہ ہوا در بدر، اے شہِؐ بحر و بر!

مدح زینبؔ لکھے عمر بھر آپؐ کی

شام ہو کہ سحر، اے شہِؐ بحر و بر!



نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حکومت، مال و دولت کی، نہ شہرت کی ضرورت ہے

فقط اُنؐ کی نگاہِ لُطف و رحمت کی ضرورت ہے

دِلوں کو نُورِ عشقِ مصطفٰےؐ سے جگمگائیں گے

ہمیں نُورِ بصیرت اور بصارت کی ضرورت ہے

نکل آئے ہیں یادِ مصطفٰےؐ میں آنکھ سے آنسو

دہن کو ذکرِ آقاؐ کی حلاوت کی ضرورت ہے

زباں پر ہر گھڑی رکھیں، درُودوں کے حسیں نغمے

اگر محشر میں آقاؐ کی شفاعت کی ضرورت ہے

محمدؐ مصطفٰےؐ صلِّ علیٰ کی ذاتِ اقدس سے

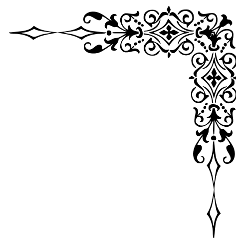
محبّت اور حد درجہ عقیدت کی ضرورت ہے



نظر اعمال پر اُس کی نہیں، بلکہ ہے نیّت پر
خدا کو بے رِیا ذوقِ عبادت کی ضرورت ہے

بُلایا اپنے در پر بارہا محبوبؐ خالق نے
ہمیں بارِ دِگر اُنؐ کی اِجازت کی ضرورت ہے

بروزِ حشر زینبؔ کو اُنہیؐ کی جستجو ہو گی
اُسے ایک ایک پل، اُنؐ کی شفاعت کی ضرورت ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تمہاریؐ ذاتِ اقدس، بحر و بر کی روشنی آقاؐ!
تمہاراؐ ذکرِ اطہر، عاشقوں کی زندگی آقاؐ!

خدا کے بعد افضل سرورِؐ عالم! تری ہستی
سکون و راحتِ دل ہے، ترا ذکرِ جلی آقاؐ!

عطا، جُود و سخا اُنؐ کی، نرالی ہے زمانے میں
ہے اِک چشمِ کرم اُنؐ کی، ہماری ہر خُوشی آقاؐ!

ترا اسمِ گرامی نقش ہے آئینۂ دل پر
مرے ایمان میں آئی، اِسی سے تازگی آقاؐ!

نظارہ سبز گُنبد کا مری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے
اگر بس میں ہو تو آ کر نہ جاؤں میں کبھی آقاؐ!

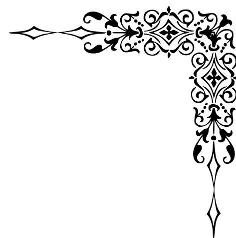


ستاروں نے تری وادی کے ذرّوں سے چمک پائی
دمک مِہر و قمر کو رُوئے انور کی ملی آقاؐ!

تری بے مثل ہستی کے کیے ہیں تذکرے، کیا کیا
ثنائے بے بہا رب نے تری قرآں میں کی آقاؐ!

یہاں تکریم پائے گا، وہاں بھی سُرخرو ہو گا
کہ جس نے کی ترے نقشِ قدم کی پیروی آقاؐ!

نظر ہو جائے گر زینبؔ پہ، سردارِؐ زمن تیری
مُقدّر ساتھ دے، کھِل جائے گی دل کی کلی آقاؐ!



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آپؐ ہی سے مانگتے ہیں، آپؐ کرتے ہیں عطا
کس کے در جائیں گے ہم، اب آپؐ کے دَر کے سوا

جو خُدا کو دیکھنا چاہے، حقیقت جان لے
جلوۂ رب ہے نبیؐ کی دید میں رکھا ہوا

روشنی ہے جس قدر انجم، مہ و خُورشید میں
آپؐ ہی کے دَم سے ہے یہ روشنی ساری ضیا

علم و عرفاں، آگہی ہے اُنؐ کے دَر پر سجدہ ریز
دیکھتے ہیں اہلِ دانش آپؐ ہی کا نقشِ پا

آپؐ کی اُمّت میں ہونے کی سعادت کم نہیں
مل گئی منزل ہمیں، کَٹنے لگا ہے راستہ



اے شفیعؐ المُذنبیں! اے رحمتُ اللّعالمیںؐ!

خوش نصیبی ہے ہماری، آپؐ سا ہے رہنما

کیف آور کس قدر صحنِ حرم کی ہے فضا

مُشک و عنبر سے معطّر ہے وہاں بادِ صبا

سبز گنبد کے مکیںؐ کو دائمی میرا سلام

دِل مہکتا ہے درُودوں سے وہاں، صُبح و مسا

دَرد ہر اِک اُمّتی کا بھی دلِ اطہر میں ہے

بخشوائیں گے گنہگاروں کو وہ روزِ جزا

حالِ دل کس کو سنائیں، آپؐ کے ہوتے ہوئے

جانتے ہیں آپؐ میرے دل کا مقصد، مُدّعا



آپؐ کی ذاتِ مقدّس پر کروڑوں ہوں درُود
حشر تک چلتا رہے میرے خدا یہ سلسلہ

دل دریچے کھول دے اپنی ثنا گوئی سے وہ
زینؔبِ عاصی کے لکھنے کا طریقہ ہے جدا



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

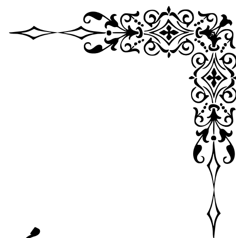
تمہیؐ کو سرورِؐ کون و مکاں سمجھتے ہیں
تمہیؐ کو زیست کا رُوحِ رواں سمجھتے ہیں

تمہیؐ ہو محرمِ اسرارِ عالمِ بالا
تمہیںؐ رحیم کا رازِ نِہاں سمجھتے ہیں

تمہاریؐ یاد ہی قلبِ حزیں کی تسکیں ہے
تمہیںؐ طبیبِ دلِ عاشقاں سمجھتے ہیں

تمہیں خدا بھی رؤفؐ و رحیمؐ کہتا ہے
تمہیؐ کو مِہر و عطا کا جہاں سمجھتے ہیں

عظیم خُلق، ادا بے مثال ہے اُنؐ کی
ہم اُنؐ کا رحم و کرم بے کراں سمجھتے ہیں



محب ہیں شمعِ رخِ مصطفیٰؐ کے پروانے

غلام خود کو سگِ آستاں سمجھتے ہیں

نگاہ والے زمانے میں سرورِؐ دیں کا

حسین دَر، درِ جنّت نشاں سمجھتے ہیں

عزیز جاں سے بھی بڑھ کر ہیں وہؐ مُحبّوں کو

اُنہیؐ کو جانِ جہاں، جانِ جاں سمجھتے ہیں

جو اُنؐ کی یاد سے خالی گزر گئے لمحے

جہان بھر میں اِنہیں رائیگاں سمجھتے ہیں

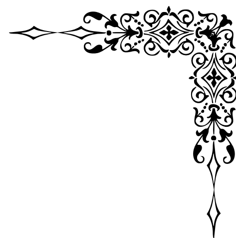
نبیؐ نبیؐ ہے محبّوں کے وِردِ لب، ہر دَم

اُنہیؐ کے ذِکر کو ہم حرزِ جاں سمجھتے ہیں



ترے ہی دَم سے یہ دنیا وجود میں آئی
ترے بغیر اِسے بے اماں سمجھتے ہیں

خدا نے دی وہ بزرگی اُنہیںؑ جسے زینبؑ
اُنہیؑ کی ذات کے شایانِ شاں سمجھتے ہیں



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

بے مثل و بے مثال ہیں، لاریب ذِی حشم

بعدِ خدا بزرگ ہیں، وہؐ سب سے محترم

جُود و سخا کریں گے، وہ بے انتہا کرم

کاسہ لیے کھڑے ہیں درِ مصطفےٰؐ پہ ہم

غفلت میں ہو نہ جائے کہیں زندگی کی شام

رو رو کے مانگتے ہیں دعائیں بہ چشمِ نم

بحرِ کرم، عنایت و بخشش ہے موجزن

ملتے اُنہیؐ کے در سے ہیں، فیض و عطا بہم

ملتا ہے دِل کو چین و سکوں اِس لیے حضورؐ

آتے ہیں بار بار ترےؐ آستاں پہ ہم

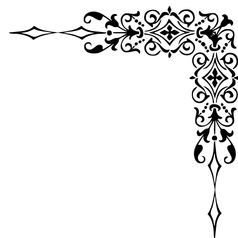


چوکھٹ پہ سر جھکائے سراپا ہیں التجا
صدقہ حَسنؓ حُسینؓ کا دیں گے شہِؐ اُمم

ہیں محوِ دیدِ گُنبدِ خَضرا قریب سے
دیکھو بہشتِ ارض پہ بے خود کھڑے ہیں ہم

رتبے عطا کیے ہیں خدا نے وہ بے بہا
لاکھوں قلم لِکھیں بھی تو، ہوں گے کبھی نہ کم

زینؔب بروزِ حشر نہ رُسوا ہو، اے خدا!
اُمّت میں ہے حبیبؐ کی، رکھنا وہاں بھرم



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

جو وفا شعار ہو گئے　　اُن کے بیڑے پار ہو گئے

مجھ پہ بھی کرم کی ہو نظر　　دَرد بے شمار ہو گئے

آمدِ حبیبؐ جب ہوئی　　دشت لالہ زار ہو گئے

ذکر جب حبیبؐ کا ہوا　　سُن کے بے قرار ہو گئے

تذکرے پہ حُسنِ شاہؐ کے　　سامعیں نثار ہو گئے

مِدحتِ نبیؐ کا فیض ہے　　لفظ زرنگار ہو گئے

جن سے کی ثنا حبیبؐ کی　　حرف شاندار ہو گئے

جب پڑی نگاہِ مصطفٰےؐ　　پھول خارزار ہو گئے



آمدِ نبیؐ سے بے گماں — بن بھی مرغزار ہو گئے

گُلستاں کی ہر کَلی کھِلی — باغ پُر بہار ہو گئے

ضَوفشاں نصیب کے دِیے — آج پہلی بار ہو گئے

اسمِ پاک اُنؐ کا جب لیا — مُشکلوں سے پار ہو گئے

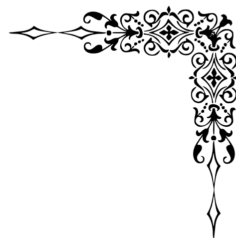
رہنما وہی ہیں بالیقیں — راستے ہزار ہو گئے

اُمّتِ نبیؐ میں ہم یہاں — شکر ہے شمار ہو گئے

راز جو عیاں کبھی نہ تھے — وہ بھی آشکار ہو گئے

آئیں گے لحد میں شاہِؐ دیں — محوِ انتظار ہو گئے

زینبؔ فقیر کے سبھی — لفظ شاہکار ہو گئے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

فرازِ عرش پہ سرورؐ کی آمد آمد ہے
عرب کے ماہِ منوّر کی آمد آمد ہے

وہ جس کو چاہیں زمانے، یہ کائنات تمام
سُرورِ جاں، اُسی دلبرؐ کی آمد آمد ہے

ہیں جنؐ کی ہستیِ تاباں سے عالمیں روشن
سنو! اُسی مہِ انور کی آمد آمد ہے

جلائیں مشعلیں، خوشیاں منائیں قُدسی بھی
ہمارے ہادی و رہبرؐ کی آمد آمد ہے

شفیعِؐ روزِ جزا ہیں نبیؐ مرے زینبؔ
حبیبِؐ داورِ محشر کی آمد آمد ہے



نعتِ رسولِ کریم ﷺ

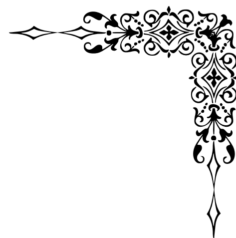
حبیبِؐ پروردگار آقاؐ!
ہیں آپؐ کے ہم نثار آقاؐ!

تمہیؐ ہو تسکینِ رُوح و جاں بھی
تمہیؐ ہو دل کا قرار آقاؐ!

بلند کرتی ہے ذکر تیراؐ
ہر اِک اذاں کی پکار آقاؐ!

نظر نواز و حسیں تریں ہے
ترے چمن کی بہار آقاؐ!

لہو کی مانند ہے بدن میں
ترے مدینے کا پیار آقاؐ!



درُود پڑھتے رہیں ہمیشہ
کچھ ایسے ہم کو سنوار آقاؐ!

بنا لیں یادِ نبیؐ کو عادت
دِلوں میں بھر دے وہ پیار آقاؐ!

گُلوں سے بڑھ کر مرے لیے ہے
تمہارےؐ گلشن کا خار آقاؐ!

جو مستقل ہو، نہ آ کے جائے
ملے وہ حُسنِ بہار آقاؐ!

مجھے درُودوں کی برکتوں سے
سبھی غموں سے گزار آقاؐ!



دُعا ہے میری، جہاں ہے طیبہ
وہاں ہو اپنا مزار آقاؐ!

محب تو پلکوں سے چُومتے ہیں
تری گلی کا غبار آقاؐ!

صراط پر جب چلے گی اُمّت
لگا دیں مجھ کو بھی پار آقاؐ!

جسے مدینہ بنا دیا ہے
سدا دِکھا وہ دیار آقاؐ!

دُعا ہے زینبؔ کی روزِ محشر
ترا کرم ہو حصار آقاؐ!

منقباتِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہما



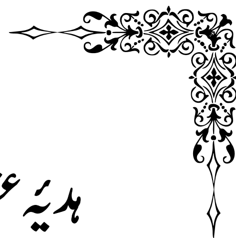
وفُورِ گریہ دھو ڈالے، بدن کو رُوح تک ذاکِر

سُنا بارِ دِگر وہ قصۂ غم ابنِ حیدرؑ کا

ہے جب تک زندگی، آلِ عبا سے ہی وفا کرنا

بھرم رکھنا ہر اِک پل، فاطمہؑ کی پاک چادر کا





ہدیۂ عقیدت بحضور سیّدی مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہٗ

روشن ہے، تابدار ہے، مولا علیؓ کی ذات
اِک بابِ زرنگار ہے، مولا علیؓ کی ذات

سیراب ہیں اِسی سے سبھی طالبانِ حق
اِک ایسی آبشار ہے، مولا علیؓ کی ذات

افعال دِلپزیر ہیں، اُوصاف دِلنشیں
ہر سمت مُشک بار ہے، مولا علیؓ کی ذات

ایسا غنی، سخی ہے کہ اُس سا نہیں کہیں
سچ، حق پہ اُستوار ہے، مولا علیؓ کی ذات

مشکل کُشا ہے سب کا، وہ حاجت روا بھی ہے
مؤمن کا اعتبار ہے، مولا علیؓ کی ذات



ٹوٹے ہوئے دلوں کو بھی آپس میں جوڑ دے
غم خوار و غم گسار ہے، مولا علیؓ کی ذات

سب کچھ لُٹا دیا ہے رہِ کردگار میں
ایسی وفا شعار ہے، مولا علیؓ کی ذات

دنیا میں حق پرست بھی، حق آشنا بھی ہے
وحدت کی پاسدار ہے، مولا علیؓ کی ذات

اللہ نے دیئے ہیں مراتب اُنہیں تمام
دُنیا میں باوقار ہے، مولا علیؓ کی ذات

ہوتا رہے گا ذکرِ علیؓ تا ابد یہاں
تا حشر برقرار ہے، مولا علیؓ کی ذات



جاں، آل و مال دیں کے لیے وقف کر دیئے
کس درجہ جاں نثار ہے، مولا علیؓ کی ذات

عرفان و معرفت کی ضیا اُنؓ کی ذاتِ پاک
زینبؓ پہ آشکار ہے، مولا علیؓ کی ذات



ہدیۂ عقیدت بحضور سیّدی مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ

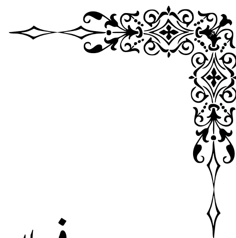
ایثار کی مثال ہیں، مولائے کائنات
کس درجہ باکمال ہیں، مولائے کائنات

سب جانتے ہیں اُنؓ کی بزرگی کا امتیاز
محبوبِ لایزال ہیں، مولائے کائنات

جاہ و حشم ہے اُنؓ کا، فقط عشقِ مصطفٰےﷺ
خوش خُلق و خوش خصال ہیں، مولائے کائنات

دیدِ رُخِ علیؓ ہے عبادت، حدیث ہے
کیا صاحبِ جمال ہیں، مولائے کائنات

چشمِ کرم سے آپؓ کی پائیں شفا سبھی
جو بھی شکستہ حال ہیں، مولائے کائنات!



فرماں روا ہیں مُلکِ ولایت کے، آپؓ ہی

اِس پر مُحب نہال ہیں، مولائے کائنات!

ذات آپؓ کی ہے عشقِ رسالتؐ کا آئینہ

دینِ مبیں کی ڈھال ہیں، مولائے کائنات

صبر و رضا کا دَرس ہے، ذات آپؓ کی حضور!

ہمّت میں بے مثال ہیں، مولائے کائنات

قائل نبیؐ بھی آپؓ کی دانشوری کے ہیں

دانائے ماہ و سال ہیں، مولائے کائنات

دنیا کی مشکلات میں مشکل کُشا ہیں آپؓ

زینبؓ، غموں میں ڈھال ہیں، مولائے کائنات



ہدیۂ عقیدت بحضور خاتونِ جنّت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

شانِ آلِ عبا، سیّدہ فاطمہؓ
دُخترِ مصطفٰے، سیّدہ فاطمہؓ

مُستند شانِ صبر و رضا آپؓ کی
باوفا، باصفا، سیّدہ فاطمہؓ

عابدہ، طاہرہ، ہیں سراپا حیا
صابرہ، شاکرہ، سیّدہ فاطمہؓ

رشکِ مہر و قمر، نازشِ بحر و بر
آپ ہیں بے شبہ، سیّدہ فاطمہؓ

ذرّہ ذرّہ ہوا مثلِ شمس و قمر
تیری دہلیز کا، سیّدہ فاطمہؓ!



وصف ہر اِک دمکتا نگینہ ترا
مہر، جُود و سخا، سیّدہ فاطمہؓ

شانِ فقر و ولایت کا ہر سلسلہ
ہے تمھی سے چلا، سیّدہ فاطمہؓ!

اولیا کا بھی سرتاج تجھ کو کیا
یہ شرف ہے ترا، سیّدہ فاطمہؓ

فیض پائیں ترے دَر سے محشر تلک
سب کے سب اولیا، سیّدہ فاطمہؓ

عجز تیری ادا، فقر تیری رِدا
کیا ہے شانِ عطا، سیّدہ فاطمہؓ

آپؓ باباؐ کی اُمّت کی ہیں شافعہ
عظمتِ بے بہا، سیّدہ فاطمہؓ



فرض ہے ہم پہ تعظیم بھی آپؓ کی

رفعتِ دو سرا، سیّدہ فاطمہؓ

دے کے اُمّت کو لختِ جگر آپؐ نے

اُس پہ احساں کیا، سیّدہ فاطمہؓ

ہیں بڑے معتبر تیرے نُورِ نظر

اُنؓ کو چاہے خُدا، سیّدہ فاطمہؓ

کیا مُقدّر ہے اُس کا جسے مل گیا

صدقہ حسنینؓ کا، سیّدہ فاطمہؓ

رشک سے لوگ دیکھیں گے روزِ جزا

عالی رُتبہ ترا، سیّدہ فاطمہؓ

زینبؔ بے نوا، تیرے دَر کی گدا

دیں اُسے آسرا، سیّدہ فاطمہؓ



ہدیۂ منقبت بحضور امامِ عالی مقام مولا حسین رضی اللہ عنہ

بھیگے ہیں آنسوؤں سے یہ، میرے سُخن کے پُھول
ذکرِ حُسینؓ سے ہیں سُلگتے، دہن کے پُھول

جس رہگزر پہ نقشِ کفِ پا ہیں آپؓ کے
اُس پر بکھیرتی ہے صبا، سب چمن کے پُھول

سرورؓ جِناں کے آئے تھے، شہرِ رسولؐ سے
زہراؓ کے باغ کے تھے، وہ پیارے سَمَن کے پُھول

سب کچھ لُٹا دیا میرے سچّے امامؓ نے
سینچے لہُو سے آپ نے، دیں کے بدن کے پُھول

تپتی ہوئی زمین پہ یا رب! بکھر گئے
نوچے ہیں کس لعیں نے، غریبُ الوطن کے پُھول



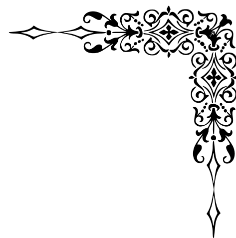
دینِ نبیؐ کے واسطے سچے امامؑ نے
کیسے لُٹا دیئے سرِ کربَل، بدن کے پھول

پیشانیوں پہ جن کی شہادت کا نُور ہے
خُوشبو میں ہیں وہ، نافۂ مُشکِ خُتن کے پھول

تاحشر جن پہ ناز کریں گی شہادتیں
مولا حُسینؓ کے ہیں یہ، شاہِؐ زمن کے پھول

قطرے لہُو کے حشر تلک دیں گے روشنی
خُوشبو میں لاجواب ہیں، کربَل کے بَن کے پھول

کیا ظُلم تھا، کسی کو یہ معلوم ہی نہ تھا
تھے کربلا کی ریت پہ، کس کے چمن کے پھول



سرور ہیں، تاجدار، جوانانِ خُلد کے
زہراؑ کے گلستاں کے وہ سارے، مَدن کے پھُول

بی بیؑ کے نُورِ عین، علیؑ کے حُسینؑ پر
قربان ہو گئے ہیں، زمان و زمن کے پھُول

نانا ہے اُن کا سرورِؐ عالم، شہِؐ اُمم
جن پر فِدا ہیں، خُلد کے سارے چمن کے پھُول

کیسے کروں میں آپؑ کی اُلفت کا حق ادا
حاضر ہیں یا حُسینؑ، یہ میرے سُخن کے پھُول

اشکوں کی نذر پیش ہے زینؔب، امامؑ کو
دیکھے بہت امامؑ نے کرب و محن کے پھُول

ہدیۂ منقبت بحضور امامِ عالی مقام مولا حسین رضی اللہ عنہ

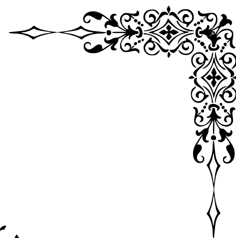
قُلوب کا ہے شہنشہ، سنو! حُسینؓ حُسینؓ
قلندروں کا وظیفہ، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

رِضائے حق کا اشارہ، سنو! حُسینؓ حُسینؓ
قلم نے لوح پہ لکھا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

حصُولِ فیض کا دریا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ
وفائے عہد سراپا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

وجودِ نُور سراپا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ
نظر نظر میں سمایا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

حُسینیّت کا ہے چرچا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ
یزیدیت ہوئی رُسوا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ



وہ مؤمنوں کا ہے آقا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ
ہے چار سُو یہی نعرہ، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

نئی سحر کا اُجالا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ
نبیؐ کی آنکھ کا تارا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

طبیب ہے وہ دلوں کا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ
غموں کی دُھوپ میں سایہ، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

علیؓ کا نُورِ نظر، فاطمہؓ کا لختِ جگر
نبیؐ کا جلوۂ زیبا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

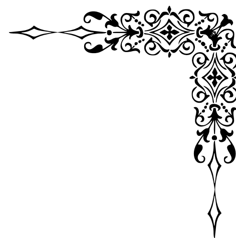
حضورؐ کا وہ سراپا دکھائی دیتا ہے
اُنہیؐ کا طور طریقہ، سنو! حُسینؓ حُسینؓ



وہ دینِ حق کو بچانے گیا تھا مقتل میں
نبیؐ کا پیارا نواسہ، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

حُسینؓ صبر و رضا کی کتاب کا عنواں
علیؓ کا لاڈلا بیٹا، سنو! حُسینؓ حُسینؓ

لہو سے لکھا ہے زینبؓ زمینِ کربَل پر
شہید زندہ ہے واللہ، سنو! حُسینؓ حُسینؓ



ہدیۂ منقبت بحضور بی بی زینب رضی اللہ عنہا

زہراؓ و علیؓ کا دُرِ شہوار ہیں زینبؓ!
اُمّت کے لیے سایۂ دیوار ہیں زینبؓ!

ذات آپؓ کی ہے صبر کی منزل کی مسافِر
اِس راہ میں دِلشاد ہیں، سرشار ہیں زینبؓ!

ہمّت کا نشاں، حیدرِؓ کرّار کی بیٹی
مشکل میں بھی، کیا صاحبِ کردار ہیں زینبؓ!

بیٹے بھی کیے، حق کے لیے بھائی پہ قرباں
مؤمن کے لیے دعوتِ ایثار ہیں زینبؓ!

بیٹوں کی جدائی کا سہا زخم، مگر اب
بھائی کی جدائی میں گرفتار ہیں زینبؓ!



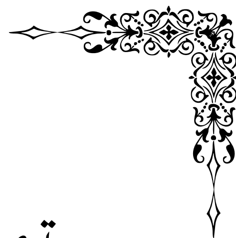
کربَل سے چلیں قید لعینو کے شہر تک
صدماتِ الم ناک سے دوچار ہیں زینبؓ!

میں دِل سے حقیقت کو نہ مانوں تو کروں کیا
کس منہ سے کہوں میں، سرِ بازار ہیں زینبؓ!

تیرے سبھی پیاروں کو کیا قتل جنھوں نے
اَرزَل ہیں وہ، بدبخت ہیں، بدکار ہیں، زینبؓ!

ذِلّت میں گرفتار ہیں، دنیا میں یزیدی
محشر میں بھی ذِلّت کے سزاوار ہیں زینبؓ!

ہے ربِّ دو عالم کی رضا اُن کی نظر میں
بے خوف و خطر کیا سرِ دربار ہیں زینبؓ!



توصیف سے تاریخ کے اوراق بھرے ہیں

بے مثل خطابت کا بھی شہکار ہیں زینبؓ!

وہ اپنے شہیدوں کے ہر اِک قطرۂ خوں کی

انصاف کی یزداں سے طلبگار ہیں، زینبؓ!



ہدیۂ منقبت بحضور اہلِ بیتِ عظام رضی اللہ عنہما

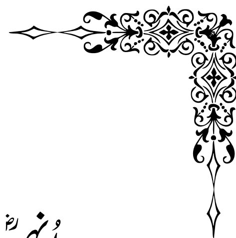
نبیؐ کی ذات کا حصہ ہیں اہلِ بیتِ عظامؓ
عقیدتوں کے سبھی پھول ہیں اُنہی کے نام

وہ راہِ عشق و وفا کے ہیں راہ رَو ایسے
قدم قدم پہ، جو ہر لمحہ سُرخرُو ہیں مُدام

لہُو سے گُلشنِ اسلام سینچنے والے
بنے ہیں صبر و رضا کی جماعتوں کے امامؓ

اُنہیؓ کی جُنبشِ ابرو پہ جاں نثار کریں
رہِ وفا میں گزرتے ہیں جاں سے اُن کے غلام

یہ عمر صَرف ہو آلِ نبیؐ کی اُلفت میں
طلوع ہو یاد سے دن، ذکر میں ڈھلے ہر شام



اُنہیؓ کے چاہنے والوں کی خیر ہو ہر دم
ہو پنجتن کو غلاموں کا تاحیات سلام

کیا خدا نے جوانانِ خُلد کا سُلطاں
ملا حُسینؓ و حسنؓ کو وہاں بھی خاص مقام

ادب سے بیٹھ کے، اُنؓ کا خیال کر کے سبھی
صمیمِ قلب سے انؓ پر پڑھیں درُود و سلام

نبیؐ کے دیں کے لیے کربلا میں مولاؓ نے
سکوں کے ساتھ شہادت کا پی لیا تھا جام

میں خاکِ پائے علیؓ و بتولؓ ہوں زینبؔ
اُنہی کے نام ہی لکھ دی حیات، میں نے تمام

ہدیۂ منقبت بحضور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

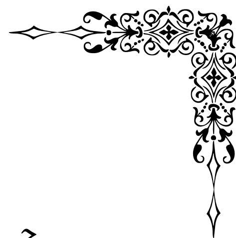
ترے نام سے جُڑا ہے مرا نام، غوثِ اعظمؒ!
تری عظمتوں کے صدقے یہ غلام، غوثِ اعظمؒ!

مہ و مِہر، کہکشائیں، سرِ لامکاں فرشتے
تری رفعتوں کے قرباں ہیں تمام، غوثِ اعظمؒ!

سرِ بزم علم و عرفاں کے گُہر لٹا رہے ہیں
کبھی بانٹتے ہیں سب میں سرِ عام، غوثِ اعظمؒ!

ہے ترے کرم کی آقا، مجھے ہر قدم ضرورت
میں گروں جو کھا کے ٹھوکر مجھے تھام، غوثِ اعظمؒ!

سرِ حشر تیری نسبت ہی مرا حِصار ہو گی
نہ سوال سخت ہوں گے نہ کلام، غوثِ اعظمؒ!



ہو جسے یہاں میسّر، ہے بڑے نصیب والا
ترے عشق کا چھلکتا کوئی جام، غوثِ اعظمؒ!

تری رہنمائی حاصل ہے جہاں کے ہر وَلی کو
تُو سبھی کا پیشوا ہے، تُو امام، غوثِ اعظمؒ!

ترے سلسلے پہ آقا، ہے خدا کی خاص رحمت
ترا سلسلہ بنائے سبھی کام، غوثِ اعظمؒ!

ترے روضۂ مبارک پہ کبھی تو حاضری ہو
مرے دل میں آرزو ہے یہ مُدام، غوثِ اعظمؒ!

ہیں امیدوار ہم بھی تری بخشش و عطا کے
تری رحمت و کرم کو ہے سلام، غوثِ اعظمؒ!



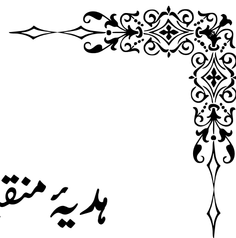
تو اگر قبول کر لے، مری عاقبت بنا دے
مرا ہدیۂ عقیدت، یہ کلام، غوثِ اعظمؒ!

کبھی جب مصیبتوں نے مجھے مشکلوں میں گھیرا
میرے لب پہ آ گیا ہے ترا نام، غوثِ اعظمؒ!

وہ خطاب وجدآور، وہ کرامتیں، عطائیں!
ہیں متاعِ بے بہا یہ، ترے کام، غوثِ اعظمؒ!

تو حبیب ہے نبیؐ کا، ہے علیؓ کا لاڈلا بھی
ترا باغِ مصطفےٰؐ میں ہے قیام، غوثِ اعظمؒ!

ہے تری مرید زینبؔ بڑی خوش نصیب آقا!
کہ تری عطا سے پایا یہ مقام، غوثِ اعظمؒ!



ہدیۂ منقبت بحضور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سراپا ہیں عطائے بے بہا، محبوبِ سبحانی!
ہیں عالی مرتبت بے انتہا، محبوبِ سبحانی!

بڑی مُشکل ہے اے مُشکل کُشا، محبوبِ سبحانی!
مدد کو آیئے بہرِ خُدا، محبوبِ سبحانی!

خدا کا ہم پہ ہے احساں بڑا، محبوبِ سبحانی!
دیا ہے آپ جیسا رہنما، محبوبِ سبحانی!

تمہی ملکِ ولایت کے اکیلے تاجور ٹھہرے
تمہی ہو بادشاہِ اولیا، محبوبِ سبحانی!

کبھی روضے پہ آؤں ہے تمنائے دلِ مُضطر
بر آئے گی تمنّا مرحبا، محبوبِ سبحانی!



ریاضت، معرفت میں آپؒ کا ثانی نہیں کوئی
ازل سے ہیں امام الاولیا، محبوبِؒ سبحانی!

محیؒ الدِّینؒ بھی، مِن جانبِ رب آپ کہلائے
کہ بخشی آپ نے دیں کو جِلا، محبوبِؒ سبحانی!

جو برسوں سے تھا زیرِ آبِ دریا، غرق اِک بیڑا
اسے سالِم برآمد کر دیا، محبوبِؒ سبحانی!

تصرّف ہے تجھے حاصل، گڑے مُردے جِلانے کا
ادا تیری حیات افزا ہے کیا، محبوبِؒ سبحانی!

تمھارے سلسلے کو اوّلیّت ہو گئی حاصل
تمہارا سلسلہ ہے بے بہا، محبوبِؒ سبحانی!

خُدا کا شکر ہے ہم لوگ تیرے سلسلے میں ہیں
لکھے زینؔب تری مِدحت سدا، محبوبِؒ سبحانی!